بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد اول

حصہ دوم

نوٹ: کتاب کے سائز کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے

الجامع المسند الصحیح المختصر
من امور رسول اللہ ﷺ وسنتہ وایام

المعروف

صحیح البخاری

للامام

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم (اردو)

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

أَطْعَمُهُ أَبَدًا وَايْمُ اللهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُوْ بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِيْنَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ وَاللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوْا مِنْهَا أَجْمَعُوْنَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

تو اس کے نیچے اُس سے بہت زیادہ بڑھ جاتا۔ پس سب شکم سیر ہو گئے اور جو پہلے تھا اُس سے بھی زیادہ باقی رہ گیا۔ حضرت ابوبکر نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ اُتنا ہی یا اس سے زیادہ تھا۔ پس اپنی رفیقۂ حیات سے فرمایا۔ اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں، اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، اب تو اس سے تین گنا زیادہ ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے بھی اُس سے کھایا اور فرمایا کہ وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر اُس میں سے ایک لقمہ کھا کر اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور وہ حضور کے پاس رہا۔ ہمارے اور قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت ختم ہو گئی تو بارہ آدمی اُن سے الگ ہو گئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ پس اُن میں سے اُن سب نے کھایا یا جو کچھ فرمایا۔

كِتَابُ الْأَذَانِ

اذان کا بیان

بَابُ ۳۹۲ بَدْءِ الْأَذَانِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ۔

اذان کی ابتداء۔ ارشادِ ربانی ہے: اور جب تم نماز کے لیے اذان کہتے ہو تو وہ اسے ہنسی کھیل بنا لیتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ بالکل عقل نہیں رکھتے (۵۸/۵) نیز فرمایا: جب تمہیں نماز کے لیے بلایا جاتا ہے جمعہ کے روز (۶۲/۹)

۵۷۳ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُّوْتِرَ الْإِقَامَةَ۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا تو یہود و نصاریٰ یاد آئے۔ پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

۵۷۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: مسلمان جب مدینہ منورہ میں آئے تو نماز کے لیے اندازے سے جمع ہو جایا کرتے اور اس کے لیے اعلان نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی۔ بعض نے کہا کہ ہم نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا کریں اور بعض نے کہا کہ یہود کی طرح سنکھ۔ حضرت عمر نے کہا کہ کیا ہم ایک آدمی کو مقرر نہ کر دیں جو نماز کا اعلان کیا کرے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال! اٹھو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ ۔

بَابُ ۳۹۳ الْاَذَانُ مَثْنٰى مَثْنٰى

۵۷۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ ۔

۵۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَّعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا اَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ ۔

بَابُ ۳۹۴ الْاِقَامَةُ وَاحِدَةٌ اِلَّا قَوْلَهٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ۔

۵۷۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ ۔

بَابُ ۳۹۵ فَضْلِ التَّاْذِيْنِ

۵۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قَضَى النِّدَاءَ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قَضَى التَّثْوِيْبَ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَّذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى ۔

بَابُ ۳۹۶ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ وَ

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا

ہو کر نماز کا اعلان کرو۔

اذان دو دو دفعہ ہے

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، سماک بن عطیہ، ایوب، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلمات اذان دو دو دفعہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔

محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد الحذاء، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب لوگ زیادہ ہو گئے تو انھوں نے ذکر کیا کہ نماز کے وقت کی ایسی پہچان مقرر کی جائے جس سے رگ جان جائیں، بعض نے ذکر کیا کہ آگ جلائی جائے یا ناقوس بجایا جائے پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلمات اذان دو دو دفعہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

کلمات اقامت ایک ایک دفعہ ہیں سوائے کے۔

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ اور اقامت کے ایک ایک دفعہ کہیں، اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے ایوب سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا، سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔

اذان کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو واپس لوٹتا ہے، یہاں تک کہ جب اقامت کہی جائے تو دوڑتا ہے اور مکمل ہو جائے تو واپس آتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کرو جو یاد نہیں ہوتیں اور آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔

بلند آواز سے اذان کہنا

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اذان صاف کہو ورنہ

فَأَمَّا لَا فَاعْتَزِلْنَا ۔

۵۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ایک طرف ہو جاؤ ۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ انصاری مازنی والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہوا کرو تو نماز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی آواز کو جو بھی جن یا انسان یا دوسری مخلوق سُنے گی وہ قیامت کے روز اس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی۔

بَابٌ ۳۹۷ مَا يُحْقَنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

۵۸۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ قَالَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۔

اذان کی وجہ سے خون کا ممنوع ہونا

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے لڑتے تو صبح تک رُکے رہتے اور انتظار کرتے۔ اگر اذان سُنتے تو اُن سے ہاتھ روک لیتے اور اگر اذان نہ سُنتے تو اُن پر حملہ کرتے ہم خیبر کی طرف نکلے اور ان کے پاس رات کے وقت پہنچے۔ جب صبح ہوئی اور اذان نہ سُنی تو سوار ہو گئے اور میں حضرت ابو طلحہ کے پیچھے سوار ہو گیا اور میرا قدم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے مس ہو جاتا تھا۔ وہ ہماری طرف اپنے تھیلے اور کلہاڑیاں لے کر نکلے جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا۔ محمد، خدا کی قسم محمد اور لشکر۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں دیکھا تو کہا۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔

بَابٌ ۳۹۸ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِي

۵۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

۵۸۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

جب اذان سُنے تو کیا کہے

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن ابراہیم بن حارث، عیسیٰ بن طلحہ سے

عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ بِمِثْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

روایت ہے کہ ایک روز میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ تک وہی کہتے سُنا جو مؤذن کہہ رہا تھا۔

۵۸۳ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى نَحْوَهٗ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اِخْوَانِنَا اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ۔

اسحاق، وہب بن جریر، ہشام نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یحییٰ نے فرمایا کہ ہمارے بعض بھائیوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انھوں (حضرت معاویہ) نے مؤذن سے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ سُن کر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ کہا اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سُنا۔

بَابٌ ۳۹۹ الدُّعَآءِ عِنْدَ النِّدَآءِ ۔

اذان کے بعد کی دعا

۵۸۴ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

علی بن عیاش، شعیب بن ابو حمزہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اذان سُن کر یہ دعا کرے اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد مصطفیٰ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انھیں مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے تو اُس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو گئی۔

ف: قرآن کریم میں پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے ایک خاص انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

(۱۷ : ۷۹)

قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

یہ مقام محمود میدان محشر میں ایک اعلیٰ مقام ہوگا جس پر تمام مقربین بارگاہ الٰہیہ میں سے صرف ایک بندے کو فائز کیا جائے گا اور وہ ہستی پوری کائنات میں سے صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ اس مقام پر آپ کو دیکھ کر سب اولین و آخرین آپ کی تعریف کریں گے۔ یہی تو وہ مقام ہے جس پر جلوہ افروز ہو کر درِ شفاعت کھولا جائے گا۔ یہی شفاعتِ کبریٰ ہے اور اس مقام پر صرف رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی فائز ہیں۔ آج بھی اور کل بھی۔ آج تقرری ہو چکی ہے اور کل کو میدانِ محشر میں اس کا ظہور ہوگا۔ آپ کی شفاعتِ کبریٰ کے بغیر اور آپ سے پہلے کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی کسی کی شفاعت کے لیے لب کشا نہیں ہو سکے گی۔ عظیم الشان ہستیاں بھی کسی کو بخشوانے کی خاطر ایک لفظ بھی زبان پر لانے کی ہمت نہ کر سکیں گی۔

جب آپ شفاعتِ کبریٰ کر کے درِ شفاعت کھول دیں گے۔ تو اس کے بعد شفاعت کا دوسرا دور شروع ہوگا اور اس وقت آپ کے ساتھ تمام مقربین بارگاہ الٰہیہ اپنے اپنے منصب کے مطابق شفاعت کریں گے اور یہ حکمت الٰہیہ کے تحت اسی کے فضل و کرم کے اسباب ہوں گے۔ اس مقام محمود کو مقام وسیلہ اور مقام فضیلت بھی کہتے ہیں۔ جو حضرات اذان کے بعد مذکورہ لفظوں

میں دعا کریں گے اُن کے لیے آپ کی شفاعت لازم ہو جائے گی بشرطیکہ وہ دنیا سے اپنی دولتِ ایمان سلامتی کے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں۔ جو خوش نصیب آپ کو شفیع المذنبین مانتے اور آپ کی شفاعت پر یقین رکھتے ہیں انہیں اِنْشَآءَ اللّٰهُ تعالیٰ۔ آپ کی شفاعت سے حصہ نصیب ہوگا اور جو آپ کی شفاعت بالاذن، شفاعت بالمحبت اور شفاعت بالوجاہت کے منکر ہیں انہوں نے اپنے لیے شفاعت کے دروازے خود ہی بند کر لیے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ۔

بَابٌ ٣٩ الْاِسْتِهَامِ فِي الْاَذَانِ وَيُذْكَرُ اَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوْا فِي الْاَذَانِ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ ۔

اذان کے لیے قرعہ ڈالنا

مذکور ہے کہ کچھ لوگوں میں اذان کے متعلق اختلاف ہوا تو حضرت سعد نے اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی۔

٥٨٥ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے اور پھر قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے اور اگر جانتے کہ ظہر میں جلدی کرنا کیا ہے تو اُس کی طرف سبقت لے جاتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑتا۔

بَابٌ ٤٠ الْكَلَامِ فِي الْاَذَانِ وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِيْ اَذَانِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ يَّضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ اَوْ يُقِيْمُ ۔

اذان کے دوران باتیں کرنا

سلیمان بن صرد نے اذان کے دوران باتیں کیں اور حسن بصری نے فرمایا کہ ہنسنے میں مضائقہ نہیں خواہ وہ اذان یا اقامت کہہ رہا ہو۔

٥٨٦ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ يَوْمٍ رَدْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّنَادِيَ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَاِنَّهَا عَزْمَةٌ

عبدالحمید صاحب الزیادی اور عاصم احول سے روایت ہے کہ عبداللہ بن حارث نے فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں ایک بارش والے دن میں خطبہ دیا۔ جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پر پہنچا تو آپ نے اُسے اَلصَّلٰوۃُ فِی الرِّحَالِ کہنے کا حکم فرمایا۔ بعض لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا۔ ایسا اُس (حضور) نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے اور یہ افضل ہے۔

بَابٌ ٤١ اَذَانِ الْاَعْمٰى اِذَا كَانَ لَهٗ مَنْ يُّخْبِرُهٗ ۔

نابینا کا اذان دینا جب کہ اُسے وقت بتانے والا ہو۔

٥٨٧ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ ۔

سالم بن عبداللہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن اُمّ مکتوم اذان کہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ نابینا تھے اور اُس وقت تک اذان نہیں کہتے تھے جب تک یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی، صبح ہو گئی۔

باب ۳۰۳ الاذان بعد الفجر

۵۸۸ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر قال اخبرتني حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اعتكف المؤذن للصبح وبدا الصبح صلى ركعتين خفيفتين قبل ان تقام الصلوة

۵۸۹ - حدثنا ابو نعيم قال حدثنا شيبان عن يحيى عن ابي سلمة عن عائشة رضي الله عنها كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي ركعتين خفيفتين بين النداء والاقامة من صلوة الصبح

۵۹۰ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن ام مكتوم

باب ۳۰۴ الاذان قبل الفجر

۵۹۱ - حدثنا احمد بن يونس قال حدثنا زهير قال حدثنا سليمان التيمي عن ابي عثمان النهدي عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يمنعن احدكم او احدا منكم اذان بلال من سحوره فانه يؤذن او ينادي بليل ليرجع قائمكم ولينبه نائمكم وليس ان يقول الفجر او الصبح وقال باصابعه ورفعها الى فوق وطأطأ الى اسفل حتى يقول هكذا وقال زهير بسبابتيه احداهما فوق الاخرى ثم مدها عن يمينه وشماله

۵۹۲ - حدثني اسحاق قال اخبرنا ابو اسامة قال عبيد الله حدثنا عن القاسم بن محمد عن عائشة وعن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحدثني يوسف بن عيسى قال حدثنا الفضل قال حدثنا عبيد الله بن عمر عن القاسم بن

صبح صادق کے بعد اذان کہنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ مؤذن جب صبح کی اذان کہہ لیتا تو آپ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے، اذان اور نماز فجر کی اقامت کے درمیان میں۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا

ابو عثمان نہدی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے بلال کی اذان اسے اپنی سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ رات کے وقت اذان کہتے ہیں تاکہ تمہارا قیام کرنے والا فارغ ہو جائے اور تمہارا سونے والا بیدار ہو جائے اور یہ نہیں کہ کوئی اسے فجر یا صبح کہے اور اپنی انگلیوں سے بتایا کہ انہیں اوپر اٹھایا، پھر نیچے لے آئے، یہاں تک کہ اس طرح ہو جائے۔ زہیر نے فرمایا کہ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں ایک دوسری کے اوپر رکھیں، پھر انہیں دائیں اور بائیں جانب دراز کر دیا۔

اسحاق، ابو اسامہ، عبید اللہ، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوسف بن عیسیٰ، فضل، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مُحَمَّدٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ۔

بَابٌ ۴۰۵ كَمْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

۵۹۳ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَاءَ ۔

۵۹۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ ۔

بَابٌ ۴۰۶ مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ ۔

۵۹۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ ۔

بَابٌ ۴۰۷ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ ۔

۵۹۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ ابْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ

نے فرمایا، بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن اُمّ مکتوم اذان کہیں۔

اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابن بُریدہ، حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا۔ دونوں اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز کا وقفہ ہے جو پڑھنا چاہے۔

عمرو بن عامر انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، موذن جب اذان کہتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کھڑے ہو کر ستونوں کے پاس چلے جاتے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے اور اذان و اقامت کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا ___ عثمان بن جبلہ اور ابو داؤد، شعبہ سے روایت ہے کہ ان دونوں (اذان و اقامت) کے درمیان وقفہ نہ ہوتا مگر تھوڑا۔

جو اقامت کا انتظار کرے

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ موذن جب فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے، نماز فجر سے پہلے اور صبح صادق ظاہر ہو جانے کے بعد پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن اقامت کی اطلاع دینے حاضر خدمت ہو جاتا۔

اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے۔

عبد اللہ بن بُریدہ نے حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان نماز ہے، دونوں اذانوں

اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ ۔

کے درمیان نماز ہے۔ تیسری دفعہ فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے۔

بَاب ۴۰۸ مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ ۔

جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِيْ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ رَحِيْمًا رَّفِيْقًا فَلَمَّا رَاٰى شَوْقَنَا اِلٰى اَهَالِيْنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ہم بیس روز تک آپ کی بارگاہ میں ٹھہرے۔ آپ بہت مہربان اور شفیق تھے۔ جب آپ نے اہل وعیال کی طرف ہمارا رجحان دیکھا تو فرمایا: واپس جا کر گھر والوں میں رہو۔ انہیں علم دین سکھاؤ اور نماز پڑھتے رہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہہ دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

بَاب ۴۰۹ الْاَذَانُ لِلْمُسَافِرِ اِذَا كَانُوْا جَمَاعَةً وَّالْاِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَّقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيْرَةِ ۔

مسافر کے لیے اذان واقامت جب کہ وہ کئی ہوں

اور اسی طرح عرفات و مزدلفہ میں اور مؤذن کا الصلوٰۃ فی الرحال کہنا ٹھنڈی اور بارش والی رات میں ہوتا ہے۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ٹھنڈا کرو۔ یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جو سفر کرنا چاہتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سفر میں نکل جاؤ تو اذان کہنا، پھر اقامت کہنا اور تم میں سے بڑا امامت کرائے۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم چند ہم عمر نوجوان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر

مالك قال أتينا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن شببة متقاربون فأقمنا عنده عشرين يوما وليلة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم رحيما رفيقا فلما ظن أنا قد اشتهينا أهلنا أو قد اشتقنا سألنا عمن تركنا بعدنا فأخبرناه فقال ارجعوا إلى أهليكم فأقيموا فيهم وعلموهم ومروهم وذكر أشياء أحفظها أو لا أحفظها وصلوا كما رأيتموني أصلي فإذا حضرت الصلوة فليؤذن لكم أحدكم وليؤمكم أكبركم ۔

ہوئے اور آپ کے پاس بیس رات دن ٹھہرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان و شفیق تھے۔ جب آپ نے گھر والوں کی طرف ہمارا رجحان ملاحظہ فرمایا تو جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے اُن کا حال پوچھا۔ ہم نے عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں میں جاؤ اور اُن میں نماز پڑھنا اور اُنہیں دین کی تعلیم دینا اور اُنہیں حکم دینا۔ چند باتیں ارشاد فرمائیں جو مجھے یاد رہیں یا نہ رہیں اور نماز پڑھنا جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہا کرے اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

۶۰۱ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله بن عمر قال حدثني نافع قال أذن ابن عمر في ليلة باردة بضجنان ثم قال صلوا في رحالكم وأخبرنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر مؤذنا يؤذن ثم يقول على أثره ألا صلوا في الرحال في الليلة الباردة أو المطيرة في السفر ۔

نافع سے روایت ہے کہ ایک ٹھنڈی رات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان پہاڑی پر اذان کہی۔ پھر فرمایا، اپنی رہائش گاہوں میں نماز پڑھو اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو حکم دیا کرتے جو اذان کے بعد کہتا۔ اَلَا صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ ایسا سفر میں ٹھنڈی یا بارش والی رات میں کیا جاتا تھا۔

۶۰۲ - حدثنا إسحق قال أخبرنا جعفر بن عون قال حدثنا أبو العميس عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالأبطح فجاءه بلال فآذنه بالصلوة ثم خرج بلال بالعنزة حتى ركزها بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم بالأبطح وأقام الصلوة ۔

عون بن ابو جحیفہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وادیٔ ابطح میں دیکھا کہ حضرت بلال نے حاضر بارگاہ ہو کر نماز کی اطلاع دی۔ پھر حضرت بلال نیزہ لے کر نکلے اور اسے ابطح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے گاڑ دیا۔ اور آپ نے نماز پڑھائی۔

باب ۴۱۰ هل يتتبع المؤذن فاه ههنا وههنا وهل يلتفت في الأذان

ويذكر عن بلال أنه جعل إصبعيه في أذنيه وكان ابن عمر لا يجعل إصبعيه في أذنيه وقال إبراهيم لا بأس أن يؤذن على غير وضوء وقال عطاء الوضوء حق وسنة وقالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل أحيانه ۔

کیا مؤذن اذان میں اِدھر اُدھر منہ پھیرے اور کیا اذان میں کسی طرف دیکھے حضرت بلال کے متعلق منقول ہے کہ اُنہوں نے دو انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور حضرت ابن عمر کانوں میں اُنگلیاں نہیں ڈالا کرتے تھے اور ابراہیم نے کہا کہ بغیر وضو اذان کہنے میں مضائقہ نہیں ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ وضو حق اور سنت ہے اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ ۞

محمد بن یوسف، سفیان، عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا اور وہ اذان میں اپنا منہ ادھر اُدھر کر رہے تھے۔

باب ۴۱۱ قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلَاةُ وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ فَاتَتْنَا الصَّلَاةُ وَلْيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ ۞

آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی۔ ابن سیرین یوں کہنے کو ناپسند کرتے کہ ہم نے نماز فوت کر دی بلکہ یوں کہے کہ ہم نماز نہ پڑھ سکے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد زیادہ صحیح ہے۔

۶۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۞

عبداللہ بن قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے لوگوں کے قدموں کی آواز سنی۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ تمہیں کیا ہوا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نماز کے لیے جلدی کر رہے تھے فرمایا: ایسا نہ کرنا جب نماز کے لیے آؤ تو اطمینان سے خواہ جتنی نماز ملے اور جو رہ جائے تو پوری کر لو۔

باب ۴۱۲ مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا قَالَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

جو ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔ اسے ابو حضرت قتادہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۶۰۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۞

آدم، ابن ابو ذئب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے اطمینان اور وقار سے چلو اور جلدی نہ کرو بلکہ جتنی ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔

باب ۴۱۳ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ ۞

اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں!

۶۰۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي ۞

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، عبداللہ بن ابو قتادہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو۔

أَنْ يُصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ ؎

٦٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ؎

٦٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمٰى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۳۲ هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ ؎

٦٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هٰذَا إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلٰى رُكَبِكُمْ ؎

٦٣٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ [illegible]

کی اجازت۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور آندھی والی رات میں نماز کے لیے اذان کہی اور پھر کہا۔ سنو کہ نماز اپنے گھروں میں پڑھ لو! پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات ٹھنڈی اور بارش والی ہوتی تو مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرماتے۔

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی امامت کرتے اور وہ نابینا تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کبھی اندھیرا اور پانی بھی ہوتا ہے اور میں بینائی سے محروم ہوں پس یا رسول اللہ! آپ میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ میں اُس جگہ کو نماز کے لیے مقرر کر لوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ انھوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی۔

کیا جو حاضر ہو جائیں امام انھیں نماز پڑھا دے اور کیا جمعہ کے روز بارش کے باوجود بھی خطبہ دے؟

عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کیچڑ والے روز ہمیں خطبہ دیا۔ چنانچہ مؤذن کو حکم دیا جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پر پہنچا کہ اَلصَّلٰوۃُ فِي الرِّحَالِ۔ کہو پس بعض لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے گویا انھیں اعتراض تھا۔ فرمایا کہ شاید تمھیں اس پر اعتراض ہے حالانکہ ایسا اُس ہستی نے کیا جو مجھ سے بہتر تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور یہ ضروری ہے اور میں تمھیں نکالنا پسند نہیں کرتا ـــــ حماد، عاصم، عبداللہ بن حارث نے حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ بھی فرمایا: میں نے ناپسند کیا کہ تمھیں مشقت میں ڈالوں اور تم گھٹنوں تک کیچڑ میں تھڑے ہوئے آؤ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ [illegible] کہ چھت ٹپکنے

جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ ۔

لگی اور وہ کھجور کی شاخوں کی تھی۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا اثر میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا۔

۶۳۵ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ الْجَارُودِ لِأَنَسٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ ۔

ابن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا اور وہ بھاری بھرکم آدمی تھا اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر تشریف لانے کی آپ کو دعوت دی۔ پس آپ کے لیے چٹائی بچھائی اور اُس کے ایک حصے پر پانی چھڑک دیا۔ پس آپ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آلِ جارود میں سے ایک آدمی نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر اُسی روز۔

بَابٌ ۳۳ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ حَتَّى يُقْبِلَ عَلَى صَلَاتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ ۔

جب کھانا آجائے اور اقامت کہہ دی جائے حضرت ابن عمر پہلے کھانا کھاتے۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ یہ آدمی کی دانشمندی ہے کہ پہلے حاجت پوری کرے اور نماز کی طرف اُس وقت توجہ ہو جب اُس کا دل فارغ ہو۔

۶۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ ۔

مسدد، یحییٰ، ہشام ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کی اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لیا کرو۔

۶۳۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو نمازِ مغرب پڑھنے سے پہلے اُسے کھا لو اور کھانے میں جلدی نہ کرنا۔

۶۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھائے اور جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اُس سے فارغ ہو جائے اور حضرت ابن عمر کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا اور نماز کھڑی ہو جاتی تو نماز [illegible] یہاں تک کہ کھانے سے فارغ

بِأَيَّتِهِمَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَإِنْ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ وَقَالَ زُهَيْرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدَنِيٌّ ۔

ہو جائے اور وہ امام کی قرأت سننے رہتے تھے ۔ زہیر اور وہب بن عثمان، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے اگرچہ نماز کھڑی ہو چکی ہو ۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی ابراہیم بن المنذر، وہب بن عثمان نے اور وہب مدنی ہیں ۔

بَابٌ ۴۳۴ إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهٖ مَا يَأْكُلُ ۔

جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا رہا ہو ۔

۶۳۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۔

جعفر بن عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کی دستی میں سے کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری پیچھے ڈال دی۔ پس نماز پڑھی اور دوبارہ وضو نہ کیا ۔

ف: اس مضمون کی متعدد احادیث ہیں جن سے واضح ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز پڑھنے کے لیے صرف کلی کر لینا کافی ہے۔ جن حدیثوں میں یہ وارد ہوا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے دوبارہ وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے وہ حدیثیں اِن حدیثوں سے منسوخ ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

بَابٌ ۴۳۵ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَهْلِهٖ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ ۔

جو اپنے گھر والوں کے کام میں مشغول ہو پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے ۔

۶۴۰ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ أَهْلِهٖ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ ۔

اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ گھر والوں کے کاموں میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے ۔

بَابٌ ۴۳۶ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهٗ ۔

جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اُس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کا طریقہ سکھانے کا ہو ۔

۶۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا قَالَ إِنِّيْ لَأُصَلِّيْ بِكُمْ

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ فرمایا کہ تمہیں نماز میں پڑھاؤں گا اور اس نماز سے میرا یہی ارادہ ہے کہ جس طرح میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وَمَا أُرِيدُ الصَّلٰوةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى۔

بَابُ ٤٣ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ۔

٦٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

٦٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ

کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کس طرح پڑھا کرتے تھے۔ ایوب نے ابو قلابہ سے پوچھا کہ وہ کیسے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ کی طرح اور وہ بزرگ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو پہلی رکعت میں اُٹھنے سے پہلے بیٹھتے۔

صاحب علم و فضل امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

ابو بُردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو مرض شدت اختیار کر گیا۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ وہ نرم دل آدمی ہیں۔ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انہوں نے دوبارہ وہی گزارش کی تو فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ قاصد پیغام لے گیا تو اُنھوں (حضرت ابوبکر) نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں نماز پڑھائی۔

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں سنا سکیں گے۔ حضرت عمر کو حکم دیجیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ عرض کیجیے کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں سنا سکیں گے۔ حضرت عمر سے فرمائیے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے یہی کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھہرو تم تو حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا۔ آپ سے مجھے بھلائی نہیں پہنچی۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیرو کار، خادم اور صحابی تھے کہ حضرت ابوبکر اُنھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیماری میں نماز پڑھایا کرتے جس میں کہ

أن أبا بكر كان يصلي لهم في وجع النبي صلى الله عليه وسلم الذي توفي فيه حتى إذا كان يوم الإثنين وهم صفوف في الصلوة فكشف النبي صلى الله عليه وسلم ستر الحجرة ينظر إلينا وهو قائم كأن وجهه ورقة مصحف ثم تبسم يضحك فهممنا أن نفتتن من الفرح برؤية النبي صلى الله عليه وسلم فنكص أبو بكر على عقبيه ليصل الصف وظن أن النبي صلى الله عليه وسلم خارج إلى الصلوة فأشار إلينا النبي صلى الله عليه وسلم أن أتموا صلوتكم وأرخى الستر فتوفي من يومه صلى الله عليه وسلم ۔

وصال فرمایا۔ یہاں تک کہ جب پیر کا روز ہوا اور وہ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ ہٹایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرۂ انور گویا مصحف کا ورق تھا۔ پھر تبسم ریزی فرمائی ہم نے مصمم ارادہ کر لیا کہ از راہ مسرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کرتے رہیں پس حضرت ابوبکر ہٹنے لگے کہ صف میں مل جائیں یہ گمان کرتے ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاید نماز کے لیے تشریف لے آئیں۔ آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ گرا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی روز وصال فرمایا۔

٦٤٥۔ حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزيز عن أنس قال لم يخرج النبي صلى الله عليه وسلم ثلثا فأقيمت الصلوة فذهب أبو بكر يتقدم فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم بالحجاب فرفعه فلما وضح وجه النبي صلى الله عليه وسلم ما نظرنا منظرا كان أعجب إلينا من وجه النبي صلى الله عليه وسلم حين وضح لنا فأومأ النبي صلى الله عليه وسلم بيده إلى أبي بكر أن يتقدم وأرخى النبي صلى الله عليه وسلم الحجاب فلم يقدر عليه حتى مات ۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین روز تشریف نہ لائے۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر آگے بڑھنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردے کو پکڑ کر اٹھایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرۂ انور ظاہر ہوا تو ہم نے ایسا کوئی اور منظر نہیں دیکھا تھا جو ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے شاندار معلوم ہوا ہو جو ہم پر ظاہر ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ سے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا۔ پھر آپ وصال فرمانے تک ایسا نہ کر سکے۔

٦٤٦۔ حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال حدثني يونس عن ابن شهاب عن حمزة بن عبد الله أنه أخبره عن أبيه قال لما اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه قيل له في الصلوة فقال مروا أبا بكر فليصل بالناس قالت عائشة إن أبا بكر رجل رقيق إذا قرأ غلبه البكاء قال مروه فليصل فعاودته فقال مروه فليصل إنكن صواحب يوسف تابعه الزبيدي وابن أخي الزهري وإسحق ابن يحيى الكلبي عن الزهري وقال عقيل ومعمر [illegible]

حمزہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ سے نماز کے متعلق عرض کی گئی۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں، قرأت کے وقت رونا غالب آ جائے گا۔ فرمایا۔ اُن سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ عرض گزار ہوئیں۔ فرمایا کہ اُن سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں اور تم حضرت یوسف کو گھیرنے والی عورتوں کی طرح ہو ـــــ متابعت کی ہے اس کی زبیدی اور زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحیٰی کلبی نے زہری سے اور کہا عقیل اور معمر نے زہری، حمزہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ ۳۸ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ لِعِلَّةٍ ۔

۴۲۷ ۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ ۔

جو کسی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اپنے مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لہٰذا وہ انہیں نماز پڑھاتے رہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو تشریف لائے اور حضرت ابوبکر لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابُ ۳۹ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ جَازَتْ صَلَاتُهُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ ہٹے یا نہ ہٹے، کیا اس کی نماز ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۴۲۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان میں صلح کرانے کی غرض سے بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے؟ چنانچہ اقامت کہی گئی تو فرمایا ہاں۔ پس حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ اندر گھسے اور صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجائیں جب کہ حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس حضرت ابوبکر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے اور صف میں آ ملے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ ٭

بَابٌ ۴۲ إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ ٭

۶۴۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوْهُمْ مُرُوْهُمْ فَلْيُصَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا حِيْنَ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ٭

بَابٌ ۴۳ إِذَا زَارَ الْإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ ٭

۶۵۰ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ أُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا ٭

بَابٌ ۴۴ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ

آگے بڑھ گئے۔ پس نماز پڑھی اور فارغ ہو کر فرمایا۔ اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا! حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابو قحافہ کی یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیاں بجاتے دیکھا جب نماز میں کوئی بات ہو تو سُبْحَانَ اللّٰهِ کہو اور اس پر توجہ دی جائے جب کہ تالی تو عورتوں کے لیے ہے۔

جب لوگ علم قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ہم نوجوان تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس روز کے قریب رہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اپنے گھروں کو جاؤ تو انہیں علم دین سکھانا اور فلاں فلاں نمازیں فلاں فلاں وقتوں میں پڑھنے کے لیے کہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

جب امام لوگوں کے پاس جائے تو اُن کی امامت کر سکتا ہے

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت عتبان بن مالک انصاری اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے اجازت طلب کی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ فرمایا۔ تم کہاں چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں؟ پس میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جس کو میں پسند کرتا تھا۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے آخری مرض میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی [illegible] سر اٹھائے

ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْإِمَامِ يَعُودُ فَيَمْكُثُ
بِقَدْرِ مَا رَفَعَ ثُمَّ يَتْبَعُ الْإِمَامَ وَقَالَ الْحَسَنُ
فِيمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى
السُّجُودِ يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ
ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الْأُولَى بِسُجُودِهَا وَفِيمَنْ
نَسِيَ سَجْدَةً حَتَّى قَامَ يَسْجُدُ ؞

تو لوٹ جائے اور جتنی دیر سر اُٹھائے رکھا اتنی دیر ٹھہر کر پھر امام کی پیروی کرے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ جو امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور سجدے نہ کر سکے تو آخری رکعت میں دو سجدے کرے اور پہلی رکعت کو اُس کے سجدوں کے ساتھ پڑھ لے اور جو سجدے کو بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدہ کرے۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ
عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عُتْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِينِي
عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى
ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ
قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ضَعُوا لِي
مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ
لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ
قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ضَعُوا
لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ
ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى
النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ
ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ
لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ
قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ
فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ
تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا
عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ
فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا، کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض کے متعلق نہیں بتائیں گی؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو فرمایا کیا۔ لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی، نہیں بلکہ یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ ہم نے یہی کیا تو غسل فرمایا۔ پھر جانا چاہا تو بیہوش ہو گئے۔ افاقہ ہُوا تو فرمایا، کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ پس اُٹھے اور غسل فرمایا۔ پھر جانے لگے تو بیہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہُوا تو فرمایا، کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کی، نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں ٹھہرے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز عشاء کے لیے انتظار کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ قاصد نے آکر بتایا جو نرم دل تھے انھوں نے کہا۔ اے عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عمر نے اُن سے کہا، آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ پس اُن دنوں میں حضرت ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان نماز ظہر کے لیے تشریف لائے جن میں سے ایک حضرت عباس تھے۔ اور حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا کہ پیچھے نہ ہٹو اور فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ دونوں نے آپ کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا۔ پس حضرت ابوبکر تو نبی کریم

العباس لصلوة الظهر وابوبكر يصلي بالناس فلما
راه ابوبكر ذهب ليتأخر فاومى اليه النبي صلى الله
عليه وسلم بان لا يتأخر فقال اجلساني الى جنبه
فاجلساه الى جنب ابي بكر قال فجعل ابوبكر يصلي
وهو يأتم بصلوة النبي صلى الله عليه وسلم والناس
بصلوة ابي بكر والنبي صلى الله عليه وسلم قاعد قال
عبيد الله فدخلت على عبد الله بن عباس فقلت
له الا اعرض عليك ما حدثتني عائشة عن مرض
النبي صلى الله عليه وسلم قال هات فعرضت عليه
حديثها فما انكر منه شيئا غير انه قال اسمت لك
الرجل الذي كان مع العباس قلت لا قال هو علي.

٦٥٢ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا
مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ام
المؤمنين انها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم في بيته وهو شاك فصلى جالسا وصلى وراءه
قوم قياما فاشار اليهم ان اجلسوا فلما انصرف قال
انما جعل الامام ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع
فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا
ولك الحمد واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا اجمعون

٦٥٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا
مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم ركب فرسا فصرع عنه فجحش
شقه الايمن فصلى صلوة من الصلوات وهو قاعد
فصلينا وراءه قعودا فلما انصرف قال انما جعل
الامام ليؤتم به فاذا صلى قائما فصلوا قياما و
اذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع
الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى
جالسا فصلوا جلوسا اجمعون قال ابو عبد الله قال
الحميدي قوله اذا صلى جالسا فصلوا جلوسا هو

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ کیا میں آپ کے حضور بیان نہ کروں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض سے متعلق حضرت عائشہ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے بیان کر دیا۔ تو انہوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا۔ کیا انہوں نے تمہیں دوسرے شخص کا نام بتایا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماری کے باعث کاشانۂ اقدس میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اسی لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے اور دائیں پہلو میں رگڑ آ گئی پس ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو، جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو

امام ابو عبد اللہ بخاری نے حمیدی کے حوالے سے فرمایا کہ یہ ارشاد گرامی ... کے دوران کی

فی مرضه القدیم ثم صلی بعد ذلك النبی صلی الله علیه وسلم جالسا والناس خلفه قیاما لم یامرهم بالقعود وانما یؤخذ بالآخر من فعل النبی صلی الله علیه وسلم.

باب ۴۴۳ متی یسجد من خلف الامام

وقال انس عن النبی صلی الله علیه وسلم فاذا سجد فاسجدوا.

۶۵۴ - حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی بن سعید عن سفیان قال حدثنی ابو اسحاق قال حدثنی عبد الله بن یزید قال حدثنی البراء وهو غیر کذوب قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده لم یحن احد منا ظهره حتی یقع النبی صلی الله علیه وسلم ساجدا ثم نقع سجودا بعده.

باب ۴۴۴ اثم من رفع راسه قبل الامام.

۶۵۵ - حدثنا حجاج بن منهال قال حدثنا شعبة عن محمد بن زیاد قال سمعت ابا هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اما یخشی احدکم او لا یخشی احدکم اذا رفع راسه قبل الامام ان یجعل الله راسه راس حمار او یجعل الله صورته صورة حمار.

باب ۴۴۵ امامة العبد والمولی و

کانت عائشة یؤمها عبدها ذکوان من المصحف وولد البغی والاعرابی والغلام الذی لم یحتلم لقول النبی صلی الله علیه وسلم یؤمهم اقرؤهم لکتاب الله ولا یمنع العبد من الجماعة بغیر علة.

۶۵۶ - حدثنا ابراهیم بن المنذر قال حدثنا انس بن عیاض عن عبید الله عن نافع عن عبد الله بن

بات ہے۔ پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں فرمایا جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام کے پیچھے کب سجدہ کرے

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی جو غلط بیانی کرنے والے نہیں تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس وقت ہم میں سے کوئی ایک پیٹھ نہ جھکاتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں چلے جاتے تو اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔

اپنے امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا جب کہ وہ امام سے پہلے سر کو اٹھا لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر جیسا کر دے یا اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو گدھے کی صورت جیسی کر دے۔

غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

حضرت عائشہ کی امامت ان کا ذکوان نامی غلام قرآن مجید سے کرتا تھا اور اسی طرح ولد الزنا، اعرابی کا اور نابالغ لڑکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کو بہتر پڑھنے والا ہے اور بغیر کسی وجہ کے غلام کو جماعت سے نہ روکا جائے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، مہاجرین کی پہلی جماعت عصبہ میں آئی جو قبا کی ایک بستی ہے

عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا ۔

۶۵۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَأْسَهٗ زَبِيْبَةٌ ۔

بَابٌ ۴۳۶ اِذَا لَمْ يُتِمَّ الْاِمَامُ وَاَتَمَّ مَنْ خَلْفَهٗ ۔

۶۵۸ ۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَؤُا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ ۔

بَابٌ ۴۳۷ اِمَامَةِ الْمَفْتُوْنِ وَالْمُبْتَدِعِ

وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهٗ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّيْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا نَرٰى اَنْ يُصَلّٰى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا ۔

۶۵۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اور ان کی امامت سالم مولیٰ حذیفہ کیا کرتے تھے اور وہ قرآن مجید زیادہ جانتے تھے۔

محمد بن بشار، یحییٰ، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اگرچہ حبشی کو تم پر حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر انگور جیسا ہو۔

جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کرلی۔

فضل بن سہل، حسن بن موسیٰ اشیب، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ صحیح پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اگر غلطی کریں تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور اس کا وبال ان پر ہوگا۔

مفتون اور بدعتی کی امامت۔

حسن بصری کا قول ہے کہ پڑھ لے اور بدعت کا گناہ اس پر۔ کہا ہم سے محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، حمید بن عبدالرحمن، عبیداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے جب کہ وہ محصور تھے اور کہا کہ آپ مسلمانوں کے متفقہ امام ہیں اور فتنہ باز ہمیں نماز پڑھاتا ہے اور ہمیں یہ ناپسند ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کے اعمال میں سے نماز بہترین چیز ہے اور وہ لوگ جب نیک کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ نیک کام کرو اور جب وہ برا کام کریں تو ان کی برائی سے الگ رہو۔ زبیدی نے کہا کہ زہری نے فرمایا، میرے نزدیک درست نہیں کہ مخنث کے پیچھے نماز پڑھی جائے مگر ضرورتاً کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

[illegible]

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ اسْمَعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، حاکم کی بات سنو اور اطاعت کرو خواہ حبشی ہو اور اُس کا سر انگور جیسا ہو۔

باب ۲۴۸ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ ۔

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہو۔

۶۶۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ قَالَ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھ لی تو تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر قیام فرمایا تو میں بھی آکر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سُنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

باب ۲۴۹ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ فَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ إِلَى يَمِينِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا ۔

جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اُسے دائیں جانب کر لے تو دونوں میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔

۶۶۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ ۔

کُریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سویا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس رات ہمارے پاس تھے۔ پس آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پس آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لیے اور آپ جب سوتے تو خراٹے لیا کرتے۔ پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو تشریف لے جا کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ عمرو، بکیر، کریب سے اسی طرح روایت ہے۔

باب ۲۵۰ إِذَا لَمْ يَنْوِ الْإِمَامُ أَنْ يَؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَأَمَّهُمْ ۔

جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آجائیں تو اُن کی امامت کرے۔

۶۶۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عبداللہ بن سعید بن جبیر کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ

عن ابيه عن ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة فقام النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فقمت اصلي معه فقمت عن يساره فاخذ براسي واقامني عن يمينه ۔

باب ۴۵۱ اذا طول الامام وكان للرجل حاجة فخرج وصلى ۔

۶۶۳ ـ حدثنا مسلم قال حدثنا شعبة عن عمرو عن جابر بن عبد الله ان معاذ بن جبل كان يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يرجع فيؤم قومه ح وحدثني محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن عمرو قال سمعت جابر بن عبد الله قال كان معاذ بن جبل يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يرجع فيؤم قومه فصلى العشاء فقرا بالبقرة فانصرف الرجل فكان معاذ تناول منه فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال فتان فتان فتان ثلث مرار او قال فاتنا فاتنا فاتنا وامره بسورتين من اوسط المفصل قال عمرو لا احفظهما ۔

باب ۴۵۲ تخفيف الامام في القيام الركوع والسجود ۔

۶۶۴ ـ حدثنا احمد بن يونس قال حدثنا زهير قال حدثنا اسمعيل قال سمعت قيسا قال اخبرني ابو مسعود ان رجلا قال والله يا رسول الله اني لاتاخر عن صلوة الغداة من اجل فلان مما يطيل بنا فما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد غضبا منه يومئذ ثم قال ان منكم منفرين فايكم ما صلى بالناس فليتجوز فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة ۔

باب ۴۵۳ اذا صلى لنفسه فليطول ما شاء ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے سر سے پکڑ کر اپنے داہنی جانب کھڑا کر لیا۔

جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو حاجت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے۔

مسلم، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھا کرتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے ــــ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ انہوں نے نماز عشاء پڑھائی اور اس میں سورۃ البقرہ پڑھی تو ایک آدمی لوٹ گیا۔ حضرت معاذ کو اس سے دکھ ہوا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا: آزمائش میں ڈالنے والا۔ آپ نے انہیں اوسط مفصل کی دو سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عمرو نے فرمایا کہ مجھے وہ دونوں یاد نہیں رہیں۔

امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا۔

قیس سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ اے یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں صبح کی نماز سے فلاں کی وجہ سے رہ جاتا ہوں جو ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیحت کرتے میں اس روز سے زیادہ ناراض نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھانی چاہیے کیونکہ ان میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول

٦٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ اُن میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو اُسے جتنا چاہے طول دے۔

بَابُ ٤٥٥ مَنْ شَكَا إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ وَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ ٭

جس نے نماز لمبی کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی۔ ابو اسید نے فرمایا، اے بیٹے! تُو نے ہمیں لمبی نماز پڑھائی۔

٦٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ فِيهَا فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَمَنْ أَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ ٭

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نمازِ فجر سے رہ جاتا ہوں کیونکہ فلاں ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے میں نے آپ کو اُس روز سے زیادہ ناراض نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا، اے لوگو! تم میں نفرت دلانے والے بھی ہیں، جو تم میں سے لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اُس کے پیچھے کمزور، بوڑھا اور ضرورت مند بھی ہوتا ہے۔

٦٦٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي فَتَرَكَ نَاضِحَهُ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَوْ قَالَ أَفَاتِنٌ أَنْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ أَحْسَبُ هٰذَا فِي الْحَدِيثِ وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عَمْرٌو وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ ٭

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی دو اُونٹوں کو لے کر آیا تھا اور رات کا پہلا حصہ تھا۔ اُسے حضرت معاذ نماز پڑھاتے ہوئے ملے۔ اُس نے اپنے اُونٹوں کو بٹھایا اور حضرت معاذ کی طرف بڑھا۔ انہوں نے سورۃ البقرہ یا سورۃ النساء پڑھی، وہ چلا گیا اور اُسے معلوم ہوا کہ اس سے حضرت معاذ کو دکھ پہنچا ہے۔ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت معاذ کی شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے معاذ! تم آزمائش میں ڈالنے والے ہو۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ تم نے سورۃ الاعلیٰ، سورۃ والشمس اور سورۃ واللیل کے ساتھ کیوں نہ پڑھائی کیونکہ تمہارے پیچھے بڑے، ضعیف اور ضرورت مند بھی پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث میں ہے ـــــ متابعت کی ہے اس کی سعید بن مسروق اور مسعر اور شیبانی نے ـــــ عمرو اور عبیداللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ نے نمازِ عشاء میں سورۃ البقرہ پڑھی تھی ـــــ اور متابعت کی ہے اس کی اعمش نے محارب سے۔

باب ۴۵۵ الإيجاز في الصلوة وإكمالها

٦٦٨ - حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزيز عن أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يوجز الصلوة ويكملها.

باب ۴۵۶ من أخف الصلوة عند بكاء الصبي

٦٦٩ - حدثنا إبراهيم بن موسى قال حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثنا الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه أبي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني لأقوم في الصلوة أريد أن أطول فيها فأسمع بكاء الصبي فأتجوز في صلوتي كراهية أن أشق على أمه. تابعه بشر بن بكر وبقية وابن المبارك عن الأوزاعي.

٦٧٠ - حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سليمان بن بلال قال حدثنا شريك بن عبد الله قال سمعت أنس بن مالك يقول ما صليت وراء إمام قط أخف صلوة ولا أتم من النبي صلى الله عليه وسلم وإن كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة أن تفتن أمه.

٦٧١ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا سعيد قال حدثنا قتادة أن أنس بن مالك حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني لأدخل في الصلوة وأنا أريد إطالتها فأسمع بكاء الصبي فأتجوز في صلوتي مما أعلم من شدة وجد أمه من بكائه.

٦٧٢ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم إني لأدخل في الصلوة فأريد إطالتها فأسمع بكاء الصبي فأتجوز مما أعلم من شدة وجد أمه من بكائه وقال موسى [illegible]

نماز مختصر اور پوری پڑھنا

عبدالعزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختصر اور ہر طرح سے مکمل نماز پڑھا کرتے تھے۔

جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ، ان کے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں تو ارادہ کرتا ہوں کہ اسے طول دوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو تکلیف دوں ـــــ متابعت کی ہے اس کی بشر بن بکر اور بقیہ اور ابن المبارک نے اوزاعی سے۔

شریک بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہرگز کسی امام کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مختصر اور مکمل نماز نہیں پڑھی۔ اگر آپ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو مختصر کر دیتے اس ڈر سے کہ اس کی والدہ آزمائش میں پڑ جائے گی۔

علی بن عبداللہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں، پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو جو تنگی ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو مختصر کر دیتا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو کتنی تنگی ہوگی

[illegible]

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ نَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

بَابٌ ۴۵۷ إِذَا صَلَّى ثُمَّ أَمَّ قَوْمًا ۔

نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ ۔

سلیمان بن حرب اور ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت معاذ پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے، پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انھیں نماز پڑھاتے۔

بَابٌ ۴۵۸ مَنْ أَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ ۔

جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَتَاهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَصَلَّى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْأَرْضَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو حضرت بلال نے حاضر ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں اگر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوئے تو رونے کے باعث قرأت نہیں سنا سکیں گے۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے پھر وہی عرض کیا تو آپ نے تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا: تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ وہ پڑھانے لگے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے تشریف لے گئے۔ گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ قدم مبارک زمین کو مس کر رہے ہیں۔ جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو ہٹنے لگے۔ ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ پڑھاتے رہو۔ پس حضرت ابوبکر ہٹے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پہلو میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر لوگوں کو تکبیر سنا رہے تھے ـــ متابعت کی اس کی محاضر نے اعمش سے۔

بَابٌ ۴۵۹ الرَّجُلُ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَيَأْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ ۔

جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اس ماموم کی اقتدا کریں

منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں گے۔

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ [illegible]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی [illegible] نماز کی اطلاع دینے

قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ وَإِنَّهُ مَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ وَإِنَّهُ مَتٰى مَا يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ أَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ ۞

حاضر ہوئے، فرمایا، ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! حضرت ابو بکر نرم دل آدمی ہیں۔ وہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا نہ سکیں گے۔ لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے، فرمایا، ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ سے عرض کریں کہ حضرت ابو بکر نرم دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا نہ سکیں گے، لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے۔ فرمایا کہ تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب وہ نماز پڑھانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور آپ کے پیر زمین سے گھسٹ رہے تھے، یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے حضرت ابو بکر نے جب آپ کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکر حضرت ابو بکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بکر کھڑے ہو کر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابو بکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں اور لوگ حضرت ابو بکر کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابٌ ۲۶۳ هَلْ يَأْخُذُ الْإِمَامُ إِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ ۞

جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے۔

٦٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ أَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ۞

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں پر فارغ ہو گئے ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں کی طرح یا اُن سے لمبا۔

٦٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ عرض کی گئی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں، پھر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

بَاب ۴۶۲ اِذَا بَكَى الْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِيْجَ عُمَرَ وَاَنَا فِيْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ يَقْرَأُ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ۔

جب امام نماز میں روئے

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر کے رونے کی آواز سنی اور میں آخری صف میں تھا۔ وہ پڑھ رہے تھے: میں اپنے دکھ اور غم کا شکوہ صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں (۱۲ : ۸۶)۔

۶۷۸ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے، حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حفصہ سے عرض کرنے کے لیے کہا کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے، حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے یہی کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانے دو، تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا، مجھے آپ سے بھلائی نہیں پہنچی۔

ف: یہ واقعہ کسی قدر کمی یا بیشی کے ساتھ حدیث ۶۳۲، ۶۳۸، ۶۵۱، ۶۶۴ اور ۶۶۵ میں بھی گزر چکا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابۂ کرام کا اپنی موجودگی میں امام مقرر فرما دیا تھا تو آپ کے بعد ان کی امامت کا کون انکار کر سکتا تھا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اوّل اور جانشینِ رسول ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَاب ۴۶۳ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ وَبَعْدَهَا۔

اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔

۶۷۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ

ابو الولید ہشام بن عبد الملک، شعبہ، عمرو بن مرہ، سالم بن ابو الجعد، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی صفوں کو درست کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ

يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ ۔

۶۸۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ انا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي ۔

بَاب ۲۶۳ إِقْبَالِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ ۔

۶۸۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ انا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ انا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ انا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ قَالَ انا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

بَاب ۲۶۴ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

۶۸۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ الْغَرِقُ وَالْمَبْطُونُ وَالْمَطْعُونُ وَالْهَدِمُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوا ۔

بَاب ۲۶۵ إِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

۶۸۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ انا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ انا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ ۔

تمہارے چہروں کو الٹ دے گا۔

ابو معمر، عبد الوارث، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفوں کو سیدھی کر لیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔

حُمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز کھڑی ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہرۂ انور ہماری جانب کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اپنی صفیں سیدھی کر لو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

پہلی صف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید یہ ہیں۔ ڈوب کر مرنے والا پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا اور دب کر مرنے والا۔ اگر لوگ جانتے کہ نمازِ عشاء اور نمازِ فجر میں کیا ہے تو ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور اگر جانتے کہ پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ اندازی کرتے۔

صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف سیدھی رکھو کیونکہ صف کا سیدھا رکھنا نماز کی زینت ہے۔

۶۸۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔

بَاب ۴۶۶ اِثْمِ مَنْ لَّمْ يُتِمَّ الصُّفُوْفَ ؁

اُس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے۔

۶۸۵ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا اَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمِ عَهِدْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْكَرْتُ شَيْئًا اِلَّا اَنَّكُمْ لَا تُقِيْمُوْنَ الصُّفُوْفَ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَدِمَ عَلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدِيْنَةَ بِهٰذَا ؁

بشیر بن یسار انصاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ میں آئے تو ان سے کہا گیا۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے برعکس آج تک ہماری کونسی چیز دیکھی ہے؟ فرمایا کہ ایسی تو کوئی چیز نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ تم صفیں سیدھی نہیں کرتے ـــ عقبہ بن عُبَید نے بشیر بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک ہمارے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور یہ فرمایا۔

بَاب ۴۶۷ اِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ رَاَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهٗ بِكَعْبِ صَاحِبِهٖ ؁

صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملانا

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا۔ میں نے اپنوں میں سے ایک آدمی کو اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ٹخنہ ملائے ہوئے دیکھا۔

۶۸۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملایا کرتا۔

بَاب ۴۶۸ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّسَارِ الْاِمَامِ وَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ خَلْفَهٗ اِلٰى يَمِيْنِهٖ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ ؁

جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہوا اور امام پیچھے سے اُسے دائیں جانب کرے تو اس کی نماز درست ہے۔

۶۸۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

کُریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے مجھے سر سے پکڑا اور اپنے دائیں جانب کر لیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور سو گئے۔ آپ کی خدمت میں مؤذن آیا تو نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا۔

باب ۴۶۹ المرأة وحدها تكون صفا

۶۸۸ ۔ حدثنا عبد الله بن محمد قال ثنا سفين عن إسحق عن أنس بن مالك قال صليت أنا ويتيم في بيتنا خلف النبي صلى الله عليه وسلم وأمي أم سليم خلفنا ۔

عورت تنہا بھی صف ہے

عبداللہ بن محمد، سفیان، اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدۂ ماجدہ حضرت ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

باب ۴۷۰ ميمنة المسجد والإمام

۶۸۹ ۔ حدثنا موسى قال نا ثابت بن يزيد نا عاصم عن الشعبي عن ابن عباس قال قمت ليلة أصلي عن يسار النبي صلى الله عليه وسلم فأخذ بيدي أو بعضدي حتى أقامني عن يمينه وقال بيده من ورائي ۔

مسجد اور امام کے دائیں جانب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب نماز پڑھنے کھڑا ہوا۔ آپ نے میرے ہاتھ یا کندھے کو پکڑا اور مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا اور ہاتھ سے کہا کہ میرے پیچھے سے۔

باب ۴۷۱ إذا كان بين الإمام وبين القوم حائط أو سترة وقال الحسن لا بأس أن تصلي وبينك وبينه نهر وقال أبو مجلز يأتم بالإمام وإن كان بينهما طريق أو جدار إذا سمع تكبير الإمام ۔

۶۹۰ ۔ حدثنا محمد بن سلام قال نا عبدة عن يحيى بن سعيد الأنصاري عن عمرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل في حجرته وجدار الحجرة قصير فرأى الناس شخص النبي صلى الله عليه وسلم فقام أناس يصلون بصلوته فأصبحوا فتحدثوا بذلك فقام ليلة الثانية فقام معه أناس يصلون بصلوته صنعوا ذلك ليلتين أو ثلثا حتى إذا كان بعد ذلك جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يخرج فلما أصبح ذكر ذلك الناس فقال إني خشيت أن تكتب عليكم صلوة الليل ۔

جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سترہ ہو۔

حسن بصری کا قول ہے کہ نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ تمہارے اور اس کے درمیان نہر ہو۔ ابو مجلز کا قول ہے کہ امام کی اقتدا کرے اگرچہ دونوں کے درمیان راستہ یا دیوار ہو جبکہ امام کی تکبیر سنتا ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور میرے حجرے کی دیوار نیچی تھی۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس دیکھا تو لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ صبح کو لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ دوسری رات جب آپ نے قیام فرمایا تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں نے ایسا دو یا تین رات کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور باہر تشریف نہ لے گئے۔ جب صبح ہوئی اور لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا میں ڈرا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ فرما دی جائے۔

باب ۴۷۲ صلوة الليل ۔

۶۹۱ ۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر قال نا ابن أبي فديك قال نا ابن أبي ذئب عن المقبري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة أن النبي صلى الله

رات کی نماز

ابراہیم بن منذر، ابن ابو فدیک، ابن ابو ذئب، مقبری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو دن کے وقت بچھا لیا کرتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوْا وَرَاءَهُ ؛

۶۹۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهِ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَقَالَ عَفَّانُ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَاب ۴۷۳ اِيْجَابِ التَّكْبِيْرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ؛

۶۹۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ وَقَالَ اَنَسٌ فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ؛

۶۹۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ ؛

اور رات کے وقت پردہ بنا لیتے۔ پس لوگ آپ کے پاس آ گئے اور آپ کے پیچھے صف بنالی۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حجرہ تیار کر دیا۔ میرے خیال میں انھوں نے فرمایا کہ چٹائی کا۔ رمضان میں اس کے اندر نماز پڑھتے۔ پس آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ کو ان کا علم ہوا تو بیٹھنے لگے۔ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ میں نے جان لیا اور دیکھا جو تم نے کیا۔ اے لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے ــــ عفان، وہیب، موسیٰ، ابو النضر، بسر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ پس ہمیں ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور خراش آ گئی تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر

فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا ؎

پھر جب رکوع کرے تو رکوع کرو جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ پھر جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

بَابُ ۴۷۴ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى مَعَ الْاِفْتِتَاحِ سَوَاءً ؎

تکبیر اولیٰ میں افتتاح کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا۔

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ؎

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو انہیں پہلے کی طرح اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہتے اور سجدوں میں ایسا نہ کرتے۔

بَابُ ۴۷۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ ؎

تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرنا۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ؎

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور اسی طرح کرتے جب کہ رکوع کی تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے اور ایسا (رفع یدین) سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن حویرث

عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰكَذَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز پڑھنے لگتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

بَابٌ ٤٧٦ إِلٰى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ أَصْحَابِهٖ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ؁

ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کندھوں کے برابر اٹھائے۔

٦٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ وَلَا حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ؁

سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی اور تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو گئے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو اسی طرح کیا اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو اسی طرح کیا اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہا اور سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کیا اور نہ اس وقت جب کہ سجدوں سے سر اٹھایا۔

بَابٌ ٤٧٧ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ؁

رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو۔

٧٠٠ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؁

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز شروع کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

بَابٌ ٤٧٨ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ ؁

نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

٧٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ أَبُوْ حَازِمٍ لَا أَعْلَمُهٗ إِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ إِلَى

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنے داہنے ہاتھ کو نماز میں اپنی بائیں کلائی پر رکھیں ـــــ ابو حازم نے فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کیا

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

جاتا ہے۔

بَابٌ ۴۷۹ الْخُشُوْعِ فِي الصَّلٰوةِ ٭

نماز میں خشوع

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم تو یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ اس قبلہ کی طرف ہے، خدا کی قسم، مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

ف: یہ مضمون کچھ کمی بیشی کے ساتھ حدیث ۹۸۰، ۹۸۱، ۶۸۶ اور ۷۰۳ میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی فرمایا کہ میں تمہیں پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع و خضوع واضح رہے کہ رکوع تو جسمانی فعل کا نام ہے لیکن خشوع تو قلبی کیفیت ہوتی ہے معلوم ہوا تو سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو ظاہری اعمال پوشیدہ تھے اور نہ قلبی کیفیتیں ——— اس مضمون کی تفصیل حاشیہ حدیث ۴۰۳ کے نیچے گزر چکا ہے، مزید وہاں سے ملاحظہ فرمایا جائے۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ ٭

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رکوع اور سجدے پورے کیا کرو، خدا کی قسم، میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھتا ہوں اور کبھی فرمایا کہ پیٹھ پیچھے سے بھی جب کہ تم رکوع اور سجدے کرتے ہو۔

بَابٌ ۴۸۰ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ ٭

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٭

حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ سے شروع کیا کرتے تھے۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ

ابوزرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر ٹھہرا کرتے میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ تھوڑی سی دیر، میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اپنے تکبیر اور قرأت کے درمیان ٹھہرنے کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ میں یوں کہتا ہوں، اے اللہ! مجھ سے میری خطاؤں کو اتنی دور کر دے جتنی دور مشرق سے مغرب ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے

خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ۔

بَاب ۳۸۱

۷۰۶ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوِ اجْتَرَاْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ اَيْ رَبِّ اَوَاَنَا مَعَهُمْ فَاِذَا امْرَاَةٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا لَا اَطْعَمَتْهَا وَلَا اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ خَشِيْشِ الْاَرْضِ اَوْ خَشَاشِ ۔

بَاب ۳۸۲ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ ۔

۷۰۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ ۔

۷۰۸ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا

یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

حضور کی نماز کا عالم

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی۔ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا۔ پھر قیام کیا اور لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا۔ پھر سر اٹھایا اور لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا۔ پھر فارغ ہوئے تو فرمایا۔ جنت مجھ سے قریب کی گئی یہاں تک کہ اگر میں جاتا تو اُس کے خوشوں میں سے تمہارے لیے ایک خوشہ لے آتا اور مجھ سے دوزخ نزدیک کی گئی یہاں تک کہ میں نے کہا۔ اے رب! کیا میں اُن کے ساتھ ہوں۔ اُس میں ایک عورت دیکھی، میرے (نافع کے) خیال میں اُنھوں نے فرمایا۔ جسے کہ بلی پنجوں سے نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا۔ اسے کیا ہوا! فرشتوں نے کہا کہ اسے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ بھوکی مر گئی۔ نہ اسے کھانا دیتی اور نہ چھوڑتی کہ کچھ کھاتی۔ نافع نے کہا کہ میرے خیال میں اُنھوں نے فرمایا۔ زمین کے کیڑے مکوڑے۔

نماز میں امام کی طرف نگاہیں اُٹھانا

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے نماز کسوف میں جہنم کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا۔

موسیٰ، عبد الواحد، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو اس کا کیسے علم ہوا! فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

حجاج، شعبہ، ابو اسحاق، عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت

أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو جھوٹے نہ تھے ، وہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو کافی دیر کھڑے رہتے یہاں تک کہ دیکھ لیتے کہ آپ سجدہ میں چلے گئے ہیں ۔

۷۰۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا ۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے نماز پڑھی ۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز پکڑی تھی ! پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے ۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے ایک خوشہ پکڑنے لگا تھا اور اگر میں اُسے لے لیتا تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے ۔

ف : اس حدیث سے نگاہ مصطفیٰ کی جھلک سامنے آتی ہے کہ آپ زمین پر مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے لیکن نگاہ مصطفیٰ ساتوں آسمانوں کو چیر کر جنت کے اندر بھی پہنچ گئی ، معلوم ہوا کہ ان کی نگاہوں کے سامنے ایک آدھ دیوار تو کیا ہزاروں دیواریں بلکہ ساتوں آسمان بھی رکاوٹ نہیں بنتے جبکہ ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو برس کے راستے کے برابر ہے ۔ دریں حالات وہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوتے ہوئے اگر مشرق و مغرب اور شمال و جنوب تک دیکھنا چاہیں تو رکاوٹ کیا ہے جبکہ زمین سے جنت کا جو فاصلہ ہے یہ اس فاصلے سے بہت زیادہ ہے جو مدینہ منورہ سے مذکورہ چاروں اطراف کا انتہائی فاصلہ ہے ۔ معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ کے سامنے دور اور نزدیک کا معاملہ یکساں ہے اور جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اسی طرح دور کی چیزوں کا بھی مشاہدہ فرما لیا کرتے تھے اور اب بھی ساری دنیا کف دست کی طرح آپ کے سامنے ہے ۔

دوسرے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اس نماز میں جنت کے جس خوشے کو آپ توڑنا چاہتے تھے اُس کے متعلق فرمایا کہ اگر میں توڑ لاتا تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے ۔ یہ بات معاشیات کے ماہرین ہی بتا سکتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمان روزانہ کتنے پھل کھاتے ہیں اور اگر ساری دنیا کے مسلمانوں کا حساب لگائیں تو وہ روزانہ کتنے پھل کھاتے ہوں گے ۔ اب یوں حساب لگا لیا جائے کہ امت محمدیہ اس وقت سے اب تک کتنے کروڑ در کروڑ ٹن پھل کھا لیتی ۔ قیامت تک کی بات چھوڑیئے کہ معلوم نہیں کب آئے گی لیکن اس ٹہنی میں اس سے تو یقیناً زیادہ پھل ہوں گے جتنے امت محمدیہ اب تک کھا لیتی ۔ محبوب پروردگار (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس ٹہنی کو توڑ کر لانے لگے تھے ۔ کیا اس حدیث کی روشنی میں کوئی حقیقی طاقت مصطفیٰ کا اندازہ کر سکتا ہے ؟ ـــــ سبحان اللہ !

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے ، کیا دیکھے

۷۱۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

محمد بن سنان ، فلیح ، ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں

صلی لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رقی المنبر فاشار بیدیہ قبل قبلۃ المسجد ثم قال لقد رایت الآن منذ صلیت لکم الصلوٰۃ الجنۃ والنار ممثلتین فی قبلۃ ہذا الجدار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر ثلاثا۔

نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر قبلہ والی سمت کو اشارہ کیا۔ پھر فرمایا میں نے ابھی نہیں نماز پڑھاتے ہوئے جنت اور دوزخ کو دیکھا دونوں کو ان کی مثالی شکلوں میں قبلہ کی اس دیوار کے اندر۔ پھر تین مرتبہ فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو نہیں دیکھا۔

باب ۴۸۳ رفع البصر الی السماء فی الصلوٰۃ

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا

۷۱۱ ۔ حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا یحیی بن سعید قال حدثنا ابن ابی عروبۃ قال حدثنا قتادۃ ان انس بن مالک حدثہم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بال اقوام یرفعون ابصارہم الی السماء فی صلاتہم فاشتد قولہ فی ذلک حتی قال لینتہن عن ذلک او لتخطفن ابصارہم۔

علی بن عبد اللہ، یحیی بن سعید، ابن عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نمازوں میں اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بارے میں سخت گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:۔ وہ باز آجائیں ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی۔

باب ۴۸۴ الالتفات فی الصلوٰۃ

نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا

۷۱۲ ۔ حدثنا مسدد قال حدثنا ابو الاحوص قال حدثنا اشعث بن سلیم عن ابیہ عن مسروق عن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الالتفات فی الصلوٰۃ فقال ہو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلوٰۃ العبد۔

مسدد، ابوالاحوص، اشعث بن سلیم، ان کے والد ماجد، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ یہ اُچک لینا ہے جس کے ذریعے شیطان آدمی کی نماز سے اُچک لیتا ہے۔

۷۱۳ ۔ حدثنا قتیبۃ قال حدثنا سفیان عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی خمیصۃ لہا اعلام فقال شغلتنی اعلام ہذہ اذہبوا بہا الی ابی جہم واتونی بانبجانیتہ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش ونگار تھے۔ فرمایا کہ نقوش نے مجھے مشغول کیا۔ لہٰذا اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے سوتی چادر لے آؤ۔

باب ۴۸۵ ہل یلتفت لامر ینزل بہ او یری شیئا او بصاقا فی القبلۃ وقال سہل التفت ابو بکر فرای النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جب کوئی واقعہ پیش آئے یا قبلہ کی طرف تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے تو کیا اس کی طرف توجہ کرے۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر متوجہ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔

۷۱۴ ۔ حدثنا قتیبۃ قال حدثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر انہ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخامۃ فی قبلۃ المسجد وہو یصلی بین یدی الناس فحتہا ثم قال حین انصرف ان احدکم اذا کان

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ جانب کھنکار دیکھی اور آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ نے اُسے کھرچ دیا اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے

فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ۔

ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی نماز میں سامنے کی طرف نہ تھوکے ـــــ روایت کیا ہے اسے موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے نافع سے۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلٰوتِهِمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مسلمان نماز فجر میں مشغول تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے حجرے کا پردہ ہٹایا۔ اُن کی طرف دیکھا جب کہ وہ صف بستہ تھے تو تبسم ریزی فرمائی اور حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں مل جائیں یہ گمان کر کے کہ آپ تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نمازیں توڑ دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نمازیں پوری کرو اور پردہ گرا دیا اور اُسی دن کے آخری حصے میں وصال فرمایا۔

بَابُ ۴۸۶ وُجُوبُ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ۔

امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ نماز حضری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سری۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي قَالَ أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوفَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَيُثْنُونَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد کی حضرت عمر سے شکایت کی تو اُنھیں معزول کر دیا اور حضرت عمار کو اُن کی جگہ عامل بنا دیا۔ انھوں نے یہاں تک شکایت کی کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ پس انھوں نے اپنے پاس بلایا اور فرمایا۔ اے ابو اسحاق! لوگوں کا گمان ہے کہ آپ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ کہا۔ خدا کی قسم، بات یہ ہے کہ میں تو انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پڑھاتا ہوں جس میں کمی نہیں کرتا۔ عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا ہوں اور آخری دو رکعتیں ہلکی رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ اے ابو اسحاق! آپ کے متعلق میرا یہی گمان تھا۔ پس اُن کے ساتھ ایک آدمی یا کئی آدمی کوفہ بھیجے تاکہ اہل کوفہ سے پوچھیں۔ انھوں نے کوئی مسجد نہ چھوڑی مگر وہاں پوچھا اور سب نے اُن کی تعریف کی۔ یہاں تک کہ جب بنی عبس کی مسجد میں داخل ہوئے تو اُن میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کو اسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا اور اس کی کنیت ابو سعدہ تھی۔ کہا کہ جب آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو حضرت سعد لشکر کے ساتھ نہیں جاتے، تقسیم

يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ أَمَا وَاللهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمُرَهُ وَأَطِلْ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ ۔

۷۱۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔

۷۱۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا ۔

بَابٌ ۴۸۷ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ ۔

۷۱۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا كُنْتُ أَرْكُدُ

برابر نہیں کرتے تھے اور فیصلے انصاف سے نہیں کرتے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تجھے تین بددعائیں دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور محض دکھانے سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز فرما اور اس کی تنگدستی کو بڑھا اور اسے فتنوں میں ڈال۔ اس کے بعد جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ بوڑھے پاگل کو حضرت سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔ عبدالملک نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھنویں آنکھوں پر ڈھلکی ہوئی تھیں۔ وہ راستے میں لڑکیوں کو چھیڑتا اور انہیں اشارے کرتا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی نماز نہیں جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے جواب دے کر فرمایا: واپس جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر حاضر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ واپس جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین مرتبہ فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے اس سے بہتر نہیں آتی لہٰذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید سے جو تمہیں آتا ہو وہ پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

نمازِ ظہر میں قرأت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں تو ان کو دونوں نمازیں انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق پڑھاتا تھا اور اس میں کمی نہیں کرتا تھا یعنی پہلی دو رکعتیں لمبی کرتا اور پچھلی دونوں رکعتوں

فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ ؛

میں تخفیف کرتا ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی توقع تھی۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ ؛

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دو سورتیں پڑھتے۔ پہلی میں طویل قرأت کرتے اور دوسری میں مختصر رکھتے اور کسی آیت کو قصداً سُنا بھی دیتے اور نماز عصر میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت میں قرأت طویل فرماتے اور نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں بھی قرأت فرماتے اور دوسری میں مختصر پڑھتے۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ سَأَلْنَا خَبَّابًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ؛

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمارہ، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کس چیز سے پتہ چلتا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

بَابٌ ۴۸۸ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ ؛

نمازِ عصر میں قرأت

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ قِرَاءَتَهُ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ؛

ابو معمر سے روایت ہے کہ میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا، کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھا کرتے؟ فرمایا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی قرأت کا آپ کو کیسے پتہ چلتا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا ؛

مکی بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور قصداً کوئی آیت ہمیں بھی سُنا دیا کرتے۔

بَابٌ ۴۸۹ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ ؛

نمازِ مغرب میں قرأت

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت امّ الفضل نے ان سے سورۂ والمرسلات عرفا

عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

٧٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ ◆

بَاب ٤٩٠ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ ◆

٧٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ ◆

بَاب ٤٩١ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ ◆

٧٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ ◆

٧٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ◆

بَاب ٤٩٢ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

٧٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ

سُنی جب کہ وہ پڑھ رہے تھے تو فرمایا۔ اے بیٹے! تم نے اپنی قراءت سے مجھے یہ سورت یاد کروا دی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی، جس کو آپ نمازِ مغرب میں پڑھا کرتے۔

ابو عاصم، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عروہ بن زبیر، مروان بن حکم سے روایت ہے کہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتوں میں سے پڑھتے ہو حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ لمبی سورتوں میں سے بھی پڑھتے۔

نمازِ مغرب میں جہر

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ مغرب میں سورۂ والطور پڑھتے ہوئے سُنا۔

نمازِ عشاء میں جہر

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی تو انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے ان سے سجدے کے متعلق کہا تو فرمایا۔ میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا برابر سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔

ابو الولید، شعبہ، عدی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو عشاء کی دونوں میں سے ایک رکعت کے اندر آپ نے سورۂ والتین والزیتون پڑھی۔

عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی تو انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا؟ فرمایا کہ میں نے اس میں ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا میں اس میں سجدہ کرتا رہوں گا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ ۔

بَابُ ۴۹۳ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ ۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مِسْعَرٌ ثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ اَوْ قِرَاءَةً ۔

بَابُ ۴۹۴ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ ۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلٰوةِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ وَلَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ اَوْ ظَنِّيْ بِكَ ۔

بَابُ ۴۹۵ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّوْرِ ۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيْسَهٗ وَكَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَوْ اِحْدٰهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ ۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ

یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔

نمازِ عشاء میں قرأت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عشاء میں سورۂ والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے کسی کو آپ سے اچھی آواز اور قرأت والا نہیں سنا۔

پہلی دو رکعتوں کو لمبی اور آخری دو کو مختصر کرے۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو عون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمایا کہ حضرت عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ آپ کی ہر چیز کی شکایت کی گئی ہے یہاں تک کہ نماز کی بھی۔ کہا حضرت سعد نے کہ میں پہلی دو رکعتوں کو لمبی کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کرتے ہیں کوتاہی نہیں کی۔ فرمایا حضرت عمر نے کہ آپ نے سچ کہا اور آپ کے متعلق میرا یہی گمان ہے۔

نمازِ فجر کی قرأت حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ الطور پڑھی۔

سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے ہم نے اوقاتِ نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھتے جب کہ سورج ڈھل جاتا اور عصر جب کہ ایک آدمی مدینہ منورہ کے آخری سرے تک جا کر لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور میں بھول گیا کہ مغرب کے متعلق کیا فرمایا اور میں عشاء کی تہائی رات تک تاخیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا لیکن اُس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہیں کرتا اور صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور دونوں رکعتوں میں یا دونوں میں سے ایک کے اندر ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے۔

مسدد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نماز میں قرأت پڑھے۔ جس میں

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ ۔

بَاب ٤٩٦ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي يَقْرَأُ بِالطُّورِ ۔

٧٣٤ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ ۔

٧٣٥ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سنائی تو ہم نے تمہیں سنا دیے ہیں اور جس میں ہم سے پوشیدہ رکھی تو ہم تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اگر سورۃ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو تب بھی کافی ہے اور اگر پڑھ لو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

نمازِ فجر میں جہر سے قرأت کرنا۔ حضرت اُم سلمہ نے فرمایا کہ ہم نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورۂ والطور پڑھتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند ساتھیوں کو لے کر بازارِ عکاظ کی طرف جا رہے تھے جب کہ شیاطین کو آسمانی خبروں سے روک دیا گیا تھا اور اُن پر شعلے گرائے جاتے تھے۔ شیاطین اپنی قوم کی طرف آئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ کہا ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے برسائے جاتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہوئی ہوگی۔ پس انھوں نے مشرق و مغرب کو چھان مارا کہ دیکھیں ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہوئی ہے۔ تلاش کرنے والوں میں سے کچھ تہامہ کی طرف لوٹے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازارِ عکاظ جاتے ہوئے نخلہ کے مقام پر اپنے بعض صحابہ کے ساتھ نمازِ فجر پڑھ رہے تھے۔ جب انھوں نے قرآن مجید سنا تو اُس پر کان دھرے اور کہا کہ خدا کی قسم یہی ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوا ہے۔ پس اُسی جگہ سے جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ پس ہم اُس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے یعنی وحی کے ذریعے جنوں کی بات بتا دی گئی ہے۔

مسدد، اسماعیل، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہر سے پڑھا جن میں حکم دیا گیا اور خاموش رہے جن میں حکم فرمایا گیا اور تمہارا رب

أُمِرُوا وَاسْكُتْ فِيمَا أُمِرُوا وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ٭

بَابُ ۴۹۷ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ السَّائِبِ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ آيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمَثَانِي وَقَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ أَوْ يُونُسَ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الْأَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيمَنْ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ وَاحِدَةٍ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهَذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِأُخْرَى فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذَلِكَ فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ

بھولنے والا نہیں اور تمہارے لیے، اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنا اور آخری آیتیں پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں۔

حضرت عبداللہ بن سائب سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۃ المومنون پڑھی۔ جب حضرت موسیٰ و ہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آ گئی اور رکوع کیا اور حضرت عمر نے پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی ایک سو بیس آیتیں اور دوسری میں مثانی سے ایک سورت پڑھی اور احنف نے پہلی میں سورۃ الکہف اور دوسری میں سورۃ یوسف یا سورۃ یونس پڑھی اور منقول ہے کہ حضرت عمر نے صبح کی نماز ان دونوں کے ساتھ پڑھی اور حضرت ابن مسعود نے سورۃ الانفال کی چالیس آیتیں پڑھیں اور دوسری میں مفصل میں سے ایک سورت، قتادہ نے اس کے متعلق فرمایا جو ایک ہی سورت دو رکعتوں میں پڑھے یا ایک ہی سورت کو دونوں رکعتوں میں دہرائے کہ سب، اللہ کی کتاب ہے۔

عبید اللہ، ثابت، حضرت انس نے فرمایا کہ انصار میں سے ایک آدمی مسجد قباء میں ان کی امامت کرتا تھا۔ جب وہ کوئی سورت شروع کرتا جس کے ذریعے وہ انہیں نماز پڑھاتا تو اس سے پہلے سورۃ اخلاص پڑھتا۔ پھر اس کے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور وہ ہر رکعت میں ایسا کرتا۔ اس کے ساتھیوں نے گفتگو کی اور کہا کہ آپ اس سورت سے شروع کرتے ہیں پھر اسے کافی نہیں سمجھتے اور دوسری پڑھتے ہیں۔ آپ یا تو اسی کو پڑھیں یا اسے چھوڑ دیں اور دوسری پڑھا کریں۔ اس نے کہا کہ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ اگر آپ مجھے اس کے ساتھ امام رکھیں تو یہی کروں گا اور اگر ناپسند ہو تو امامت چھوڑ دوں گا۔ ان کی نظر میں وہ ان سے افضل تھے اور وہ دوسرے کو امام بنانا ناپسند کرتے تھے۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا۔ اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کی بات کو ماننے سے کیا چیز روکتی ہے اور تم کس وجہ سے ہر رکعت میں اس سورت کو پڑھتے ہو! عرض گزار ہوا کہ مجھے اس سے محبت ہے۔ فرمایا کہ اس کی محبت تمہیں جنت

الخبر فقال یا فلان ما یمنعك أن تفعل ما یأمرك به أصحابك وما یحملك علی لزوم هذه السورة فی کل رکعة فقال إنی أحبها قال حبك إیاها أدخلك الجنة۔

میں داخل کرے گی۔

۷۳۶ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت أبا وائل قال جاء رجل إلی ابن مسعود فقال قرأت المفصل اللیلة فی رکعة فقال هذا کهذ الشعر لقد عرفت النظائر التی کان النبی صلی الله علیه وسلم یقرن بینهن فذکر عشرین سورة من المفصل سورتین فی کل رکعة۔

آدم، شعبہ، عمرو بن مرۃ، ابو وائل سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ آج میں نے مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھیں۔ فرمایا کہ ایسی طرح جیسے شعر پڑھتے ہیں۔ میں ان تمام سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملایا کرتے اور مفصل سے بیس سورتیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ ایک رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتے تھے۔

باب ۴۹۸ یقرأ فی الأخریین بفاتحة الکتاب

آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

۷۳۷ - حدثنا موسی بن إسماعیل قال حدثنا همام عن یحیی عن عبد الله بن أبی قتادة عن أبیه أن النبی صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر فی الأولیین بأم الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الأخریین بأم الکتاب ویسمعنا الآیة ویطول فی الرکعة الأولی ما لا یطیل فی الرکعة الثانیة وهکذا فی العصر وهکذا فی الصبح۔

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، یحییٰ، عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کوئی آیت ہمیں سنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی رکھتے جب کہ دوسری رکعت کو اتنی لمبی نہیں رکھا کرتے تھے اور اسی طرح نماز عصر میں اور اسی طرح صبح کی نماز میں کیا کرتے تھے۔

باب ۴۹۹ من خافت القراءة فی الظهر والعصر

جس نے ظہر و عصر میں آہستہ قراءت کی۔

۷۳۸ - حدثنا قتیبة قال حدثنا جریر عن الأعمش عن عمارة بن عمیر عن أبی معمر قال قلنا لخباب أکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الظهر والعصر قال نعم قلنا من أین علمت قال باضطراب لحیته۔

قتیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قراءت پڑھتے تھے۔ فرمایا، ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

باب ۵۰۰ إذا أسمع الإمام الآیة

جب امام کوئی آیت سنا دے

۷۳۹ - حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا الأوزاعی قال حدثنی یحیی بن أبی کثیر قال حدثنی عبد الله

محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ۔

بَابٌ ۵۰۱ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ۔

۷۴۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ ۔

بَابٌ ۵۰۲ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ وَقَالَ

عَطَاءٌ آمِينَ دُعَاءٌ أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتّٰى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُنَادِي الْإِمَامَ لَا تَفُتْنِي بِآمِينَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهُ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ خَيْرًا ۔

۷۴۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابٌ ۵۰۳ فَضْلِ التَّأْمِينِ ۔

۷۴۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ دو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح نمازِ عصر میں بھی اور کبھی کوئی آیت ہمیں بھی سُنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے تھے۔

پہلی رکعت کو لمبی کرنا

ابو نعیم، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے اور دوسری کو مختصر رکھا کرتے اور صبح کی نماز میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

امام کا آواز سے آمین کہنا

عطاء نے کہا کہ آمین دعا ہے۔ حضرت ابن زبیر اور ان کے مقتدیوں نے آمین کہی یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھی۔ حضرت ابوہریرہ امام سے پکار کر کہتے کہ ہماری آمین کو ضائع نہ کر دینا۔ نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر اسے نہ چھوڑتے اور لوگوں کو ترغیب دیتے اور اس کے متعلق میں نے اُن سے حدیث سُنی ہے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو گئی اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

آمین کہنے کی فضیلت

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر ان دونوں میں موافقت ہو گئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں

باب ۵۰۴ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّأْمِينِ ۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

مقتدی کا آواز سے آمین کہنا۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، سمی مولی ابوبکر، ابوصالح السمان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہوگیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

ف: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں باب قائم کیا ہے۔ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّأْمِينِ۔ یعنی مقتدی کا آواز سے آمین کہنا۔ اس باب کے تحت تائید میں صرف ایک حدیث پیش کی لیکن اس آواز سے آمین کہنے کے متعلق یہاں تو ایک لفظ بھی نظر نہیں آتا۔ اصل حدیث میں یہ بات ہے کہ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ بظاہر تو اس سے آہستہ آمین کہنا سمجھتا ہے کیونکہ فرشتے آہستہ آمین کہتے ہیں اور فرشتوں سے اس کی موافقت پر اگلے گناہوں کی مغفرت کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ۵۰۵ إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ ۔

جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرلے۔

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے جب آپ رکوع میں تھے۔ پس انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرلیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہارے شوق کو بڑھائے مگر پھر نہ کرنا۔

باب ۵۰۶ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ ۔

رکوع میں تکبیر پوری کرنا

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا اور حضرت مالک بن حویرث نے بھی۔

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ ۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابوالعلاء، مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو فرمایا، انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروادی جو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ بتایا کہ آپ جب بھی اٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے

يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۵۰۷ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ

۷۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۴۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُمَّ لَكَ۔

بَابُ ۵۰۸ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

۷۴۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ۔

۷۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ

وہ جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا، میری نماز تم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

سجدوں میں تکبیر پوری کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انھوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی، جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو تکبیر کہی۔ جب نماز مکمل ہو گئی تو حضرت عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ انھوں نے مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یاد کروا دی ہے یا فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھائی ہے۔

عمرو بن عون، ہشیم، ابو بشر، عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے مقام ابراہیم کے پاس ایک آدمی کو دیکھا کہ جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتا اور جب کھڑا ہوتا اور جب بیٹھتا تب بھی۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا، تمہاری ماں مرے، کیا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہیں ہے؟

سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ وہ احمق ہے۔ انھوں نے فرمایا، تمہاری ماں تمہیں روئے، یہ تو ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ____ اسے موسیٰ، ابان، قتادہ نے بھی عکرمہ سے روایت کیا ہے۔

ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے جب کہ رکوع سے پیٹھ کو سیدھا کرتے۔ پھر سیدھے کھڑے ہو کر ربنا

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ ۔

لک الحمد کہتے۔ پھر جھکتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ پوری ہو جاتی اور جب وہ دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے ــــ عبداللہ بن صالح نے لیث سے روایت کی کہ ربنا و لک الحمد۔

باب ۵۰۹ وَضْعِ الْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ اَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ۔

رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جما دیا کرتے تھے۔

۷۵۱ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ اَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ ۔

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھی کر کے (رکوع میں) اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان دبا لیا۔ والد محترم نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے مگر اس سے روک دیا گیا اور حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

باب ۵۱۰ اِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ ۔

جب کوئی پورا رکوع نہ کرے۔

۷۵۲ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا تھا۔ فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر مر گئے تو اس دین پر نہیں مرو گے جس پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

باب ۵۱۱ اِسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ ۔

رکوع میں پیٹھ برابر کرنا۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کیا، پھر اپنی پیٹھ کو جھکا دیا۔

باب ۵۱۲ حَدِّ اِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيْهِ وَالْاِطْمَانِيْنَةِ ۔

پوری طرح رکوع کرنے کی حد اور اس میں اعتدال و اطمینان کا ہونا۔

۷۵۳ ـ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ

بدل بن محبر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع، ... سے سر اٹھاتے

السجدتين وإذا رفع من الركوع ما خلا القيام والقعود قريبا من السواء.

باب ٥١٣ أمر النبي صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوعه بالإعادة.

٧٥٤ - حدثنا مسدد قال حدثني يحيى بن سعيد عن عبيد الله قال حدثني سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فرد عليه النبي صلى الله عليه وآله وسلم السلام فقال ارجع فصل فإنك لم تصل فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ارجع فصل فإنك لم تصل ثلاثا فقال والذي بعثك بالحق ما أحسن غيره فعلمني فقال إذا قمت إلى الصلاة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم افعل ذلك في صلاتك كلها.

باب ٥١٤ الدعاء في الركوع.

٧٥٥ - حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة عن منصور عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي.

باب ٥١٥ ما يقول الإمام ومن خلفه إذا رفع رأسه من الركوع.

٧٥٦ - حدثنا آدم قال حدثنا ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قال سمع الله لمن حمده

سوائے قیام کے وہ سب چیزیں تقریباً برابر ہوتی تھیں۔

جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے نماز دُہرانے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا۔ اُس نے نماز پڑھی اور حاضر بارگاہ ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔ جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اُس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ فرمایا تو وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اس سے اچھی نہیں آتی لہٰذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر وہ پڑھو جو تمہیں قرآن مجید سے میسر ہو۔ پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سر اُٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سر اُٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو۔ پھر اسی طرح اپنی ساری نماز میں کرو۔

رکوع میں دعا کرنا

حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں کہا کرتے۔ تو پاک ہے، اے اللہ ہمارے رب اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔

امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اُٹھائیں تو کیا کہیں؟

آدم، ابن ابوذئب، سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہہ لیتے تو کہتے۔ اللّٰھم

قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے اور جب سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ۔

بَابُ ۵۱۶ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت ۔

۷۵۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سمی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ ۔ کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر جائے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے ۔

بَابُ ۵۱۷

قنوت پڑھنا

۷۵۸ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَأُقَرِّبَنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے قریب کر دوں گا ۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ نمازِ ظہر، نمازِ عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں قنوت پڑھتے بعد اس کے کہ وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ لیتے یعنی مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے ۔

۷۵۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ ۔

عبد اللہ بن ابو الاسود، اسماعیل، خالد الحذاء، ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ دعائے قنوت نمازِ فجر اور نمازِ مغرب میں ہے ۔

۷۶۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ يَحْيٰى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلٰثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ ۔

یحییٰ بن خلاد زرقی سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ ایک روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا ۔ ”اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف پاکیزہ اور برکت والی“ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا ۔ یہ کلمات کس نے کہے ؟ اُس نے عرض کی ۔ میں نے ۔ فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو جھپٹتے ہوئے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے ۔

ف : نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک صحابی نے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے ساتھ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ بھی کہا تو کچھ فرشتے اُن کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے لپکے ۔ آپ نے نماز پڑھ لینے کے بعد اُن فرشتوں کو دیکھ لیا، اُن کی تعداد بھی جان لی کہ

تمہیں سے کچھ زیادہ ہیں اور یہ بھی جان لیا کہ یہ ان کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں تھے۔ یہ سب کچھ ملاحظہ فرمانے کے ساتھ ہی آپ نماز میں اپنے خالق و مالک کی طرف بھی متوجہ رہے، اور پوری توجہ سے نماز بھی پڑھاتے رہے۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ بیک وقت کئی طرف متوجہ ہو سکتے تھے اور ایک طرف کی توجہ دوسری کے درمیان مخل نہیں ہوتی تھی اب آپ کا یہ حال پہلے سے بھی مزید ارفع و اعلیٰ ہوگا کیونکہ وعدہ الٰہی ہے کہ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۔ یعنی اے محبوب! تمہارے لیے ہر اگلی گھڑی پچھلی سے بہتر ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ

بَابُ ۵۱۸ الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ ۔

جب رکوع سے سر اٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو۔

ابو حمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر اٹھایا تو سیدھے ہو گئے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آگیا۔

۷۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز بتاتے ہوئے نماز پڑھتے تو جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے، یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ بھول گئے ہیں۔

۷۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ ۔

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدے اور رکوع سے سر اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، سب تقریباً برابر ہوتے تھے۔

۷۶۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيَّةً قَالَ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ شَيْخِنَا هٰذَا أَبِي يَزِيدَ وَكَانَ أَبُو يَزِيدَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ ۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دکھایا کرتے اور یہ نماز کے معینہ وقت کے علاوہ ہوتا۔ وہ کھڑے ہوئے تو پوری طرح قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو پوری طرح رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ ابو قلابہ نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیں ہمارے شیخ ابو یزید جیسی نماز پڑھائی اور حضرت ابو یزید جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

بَابُ ۵۱۹ يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو رکھا کرتے۔

۷۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ

ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر نماز میں تکبیر کہتے

بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ مِّنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هٰذِهٖ لَصَلٰوتُهٗ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَا وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ مُّضَرَ مُخَالِفُونَ لَهٗ ؛

خواہ وہ فرض ہوتی یا دوسری اور رمضان کی ہوتی یا دوسری۔ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع کرتے۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے۔ پھر رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ سجدہ کرنے سے پہلے۔ پھر اللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے جب کہ سجدے کے لیے جھکتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب دوسرا سجدہ کرتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب کہ دوسری رکعت کے قعدہ سے اُٹھتے اور ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر فارغ ہونے پر فرماتے۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے تم میں میری نماز سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے آپ کی نماز اسی طرح رہی یہاں تک کہ آپ نے دنیا کو خیرباد کہا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہتے تو کچھ لوگوں کے نام لے کر اُن کے لیے دعا کرتے اور کہتے ؛ اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور اُن پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط کر اور اہل مشرق اُن دنوں قبیلہ مضر والے تھے جو آپ سے مخالفت رکھتے تھے۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَّرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَّقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُولُوا

زہری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے اور کبھی سفیان نے مِنْ فَرَسٍ کہا تو آپ کا دایاں پہلو چھل گیا۔ ہم عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بھی بیٹھے۔ ایک دفعہ سفیان نے کہا کہ ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہو اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو۔ کیا معمر سے بھی اسی طرح مروی

ربنا ولك الحمد وإذا سجد فاسجدوا ولكن أجاد
معمر قلت نعم قال لقد حفظ كذا قال
الزهري ولك الحمد حفظت من شقه الأيمن
فلما خرجنا من عند الزهري قال ابن جريج وأنا
عنده فجحش ساقه الأيمن ۞

باب ۵۲۰ فضل السجود ۞

حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن
الزهري قال أخبرني سعيد بن المسيب وعطاء
بن يزيد الليثي أن أبا هريرة أخبرهما أن الناس
قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيامة قال
هل تمارون في القمر ليلة البدر ليس دونه سحاب
قالوا لا يا رسول الله قال فهل تمارون في الشمس
ليس دونها سحاب قالوا لا قال فإنكم ترونه كذلك
يحشر الناس يوم القيامة فيقول من كان يعبد شيئا
فليتبعه فمنهم من يتبع الشمس ومنهم من
يتبع القمر ومنهم من يتبع الطواغيت وتبقى
هذه الأمة فيها منافقوها فيأتيهم الله فيقول أنا
ربكم فيقولون هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا فإذا
جاء ربنا عرفناه فيأتيهم الله عز وجل فيقول أنا
ربكم فيقولون أنت ربنا فيدعوهم ويضرب الصراط
بين ظهراني جهنم فأكون أول من يجوز من الرسل
بأمته ولا يتكلم يومئذ أحد إلا الرسل وكلام
الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم كلاليب
مثل شوك السعدان هل رأيتم شوك السعدان
قالوا نعم قال فإنها مثل شوك السعدان غير أنه
لا يعلم قدر عظمها إلا الله تخطف الناس بأعمالهم
فمنهم من يوبق بعمله ومنهم من يخردل ثم
ينجو حتى إذا أراد الله رحمة من أراد من أهل
النار أمر الله الملائكة أن يخرجوا من كان يعبد

ہے ہیں (سفیان) نے کہا، ہاں اور مجھے اسی طرح یاد ہے کہ زہری نے وَلَكَ الْحَمْدُ فرمایا اور مجھے یاد ہے کہ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فرمایا لیکن جب میں زہری کے پاس سے نکلا تو ابن جریج نے کہا اور میں اُن کے پاس تھا کہ آپ کی دائیں پنڈلی میں خراش آگئی۔

سجدے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ چودھویں رات کو جبکہ بادل نہ ہوں، کیا تم چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ جب بادل نہ ہوں تو کیا تم سورج کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو تم اسی طرح دیکھو گے جبکہ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ فرمائے گا کہ جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اُس کے پیچھے ہو جائے۔ اُن میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے، کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے اور یہ اُمت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم اسی جگہ پر رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آجائے جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ عرض کریں گے کہ تو واقعی تو ہمارا رب ہے۔ پس انہیں بلائے گا اور جہنم کے اُوپر پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پس پہلا میں ہوں گا جو اپنی اُمت کو لے کر گزرے گا اور رسولوں کا کلام اُس روز یہی ہوگا کہ اے اللہ! بچا، بچا۔ جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ پس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اُچک لیں گے کوئی اپنے اعمال کے باعث ہلاک ہوگا اور کوئی ریزہ ریزہ ہو کر نجات پا جائے گا اور جب
اللہ تعالیٰ [illegible]

الله فيخرجونهم ويعرفونهم بآثار السجود وحرم
الله على النار أن تأكل أثر السجود فيخرجون من
النار فكل ابن آدم تأكله النار إلا أثر السجود فيخرجون
من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة
فينبتون كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم
يفرغ الله من القضاء بين العباد ويبقى رجل بين
الجنة والنار وهو آخر أهل النار دخولا الجنة
مقبلا بوجهه قبل النار فيقول يا رب اصرف
وجهي عن النار فقد قشبني ريحها وأحرقني ذكاؤها
فيقول هل عسيت إن فعل ذلك بك أن تسأل غير
ذلك فيقول لا وعزتك فيعطي الله عز وجل ما يشاء
من عهد وميثاق فيصرف الله وجهه عن النار
فإذا أقبل به على الجنة رأى بهجتها سكت ما شاء
الله أن يسكت ثم قال يا رب قدمني عند باب
الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت العهود
والميثاق أن لا تسأل غير الذي كنت سألت فيقول
يا رب لا أكون أشقى خلقك فيقول فما عسيت إن
أعطيت ذلك أن لا تسأل غيره فيقول لا و
عزتك لا أسألك غير ذلك فيعطي ربه ما شاء
من عهد وميثاق فيقدمه إلى باب الجنة
فإذا بلغ بابها فرأى زهرتها وما فيها من
النضرة والسرور فيسكت ما شاء الله أن يسكت
فيقول يا رب أدخلني الجنة فيقول الله عز وجل
ويحك يا ابن آدم ما أغدرك أليس قد أعطيت
العهد والميثاق أن لا تسأل غير الذي أعطيت
فيقول يا رب لا تجعلني أشقى خلقك فيضحك
الله منه ثم يأذن له في دخول الجنة فيقول تمن
فيتمنى حتى إذا انقطع أمنيته قال الله عز و
جل زد من كذا وكذا أقبل يذكره ربه حتى

نکال لو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا پس وہ انہیں نکال لیں گے اور سجدوں کی نشانیوں سے انہیں پہچانتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کیا ہے کہ سجدے کی نشانی کو کھائے پس وہ جہنم سے نکالے جائیں گے اولادِ آدم کے تمام اعضا کو جہنم کھائے گی سوائے سجدوں کی نشانی کے جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو کوئلے کی طرح ہوں گے۔ ان پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو ایسے اگیں گے جیسے دانہ سیلاب کی جگہ میں پھوٹتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان ایک آدمی باقی رہ جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری جہنمی ہوگا۔ جہنم کی طرف منہ کر کے کہے گا، اے رب! میرے چہرے کو جہنم سے پھیر دے کیونکہ اس بدبو نے مجھے مار دیا اور اس کی تپش نے مجھے جلا دیا۔ فرمائے گا کہ اگر یہ کر دیا جائے تو اس کے سوا اور کچھ تو نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم نہیں۔ پس اللہ اللہ تعالیٰ سے عہد و میثاق کرے گا جو وہ چاہے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کا منہ جہنم سے پھیر دے گا جب اس کا منہ جنت کی طرف ہو جائے گا اور اس کی شادابی دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہے گا پھر عرض گزار ہوگا۔ اے رب! مجھے جنت کے دروازے پر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ کیا تو نے مجھ سے عہد و میثاق نہیں کیا کہ اس کے سوا نہیں مانگوں گا جو تو نے مانگا تھا؟ عرض کرے گا، اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں ہونا چاہتا۔ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ عرض گزار ہوگا کہ تیری عزت کی قسم، اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔ پس اس کا رب جو چاہے گا عہد و میثاق لے کر اسے جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جب دروازے پر پہنچے گا اور اس کی رونق کو دیکھے گا اور جو اس میں تازگی اور سامانِ مسرت ہے تو جب تک اللہ چاہے گا خاموش رہ کر کہے گا، اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم کے بیٹے! تجھ پر افسوس ہے، تو کتنا وعدہ خلاف ہے! کیا تو نے پیمان و عہد نہیں کیا جو کچھ تجھے دیا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض گزار ہوگا، اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ رکھ۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہنس پڑے گا پھر اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا اور فرمائے گا، تمنا کر، وہ تمنائیں کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ بھی اور یہ بھی، اس کا رب اسے یاد کرواتا رہے گا یہاں تک کہ سب تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ حضرت ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ سے

إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ ؞

بَابُ ٥٢١ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ ؞

٧٦٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ ؞

بَابُ ٥٢٢ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

بَابُ ٥٢٣ إِذَا لَمْ يُتِمَّ سُجُودَهُ ؞

٧٦٨ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

بَابُ ٥٢٤ السُّجُودِ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

٧٦٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد نہیں مگر یہی ارشاد کہ تیرے لیے یہ ہے اور اتنا ہی مزید۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔

سجدے میں پہلو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جدا ہو۔

یحییٰ بن بکیر، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابن ہرمز، حضرت عبد اللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنے کھلے رکھتے کہ مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی لیث نے کہا جعفر بن ربیعہ نے بھی مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

پیروں کی انگلیاں قبلہ رو رکھنا۔

اسے ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اس سے فرمایا۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ میرا (ابو وائل کا) خیال ہے کہ انھوں نے فرمایا۔ اگر تم مرے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے پر نہیں مرو گے۔

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

قبیصہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے نیز بالوں اور

أَعْضَاءٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ ۝

کپڑوں کو نہ سمیٹے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں پر۔

۷۷۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَّلَا نَكُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا ۝

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور ہم بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

۷۷۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ۝

آدم، اسرائیل، ابو اسحاق، عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا جو جھوٹے نہیں تھے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دیتے۔

بَابُ ۵۲۵ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ ۝

ناک پر سجدہ کرنا

۷۷۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى أَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ ۝

معلی بن اسد، وُہَیب، عبد اللہ بن طاؤس، ان کے والد ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی پیشانی اور ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور پیروں کی انگلیوں پر اور یہ کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹا کریں۔

بَابُ ۵۲۶ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ فِي الطِّينِ

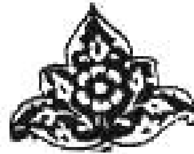
کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا

۷۷۳ - حَدَّثَنَا مُوسٰى ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأُوَلَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، کیا آپ ہمیں فلاں باغ کی طرف نہیں لے چلتے تاکہ باتیں کریں، وہ نکلے تو میں نے عرض کی، آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق جو سنا ہو، ہمیں بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا تو آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا کہ جس چیز کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔ پس درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبرئیل پھر حاضر ہوئے اور یہ کہا، جس کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔ بیسویں رمضان کو نبی کریم صلی اللہ

وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ فَأُمْطِرْنَا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ ۔

تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دیتے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس نے اللہ کے نبی کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے اور میں نے دیکھا گویا کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ہم نے آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھی کہ بادل کا ٹکڑا آیا اور ہم پر بارش برسا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے کیچڑ اور پانی کا نشان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جبین اقدس پر دیکھا۔ یہ نشانی آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔



پارہ ——— ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ۵۲۷ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ ؕ

۷۷۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْا أُزُرِهِمْ مِّنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَقِيْلَ لِلنِّسَآءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا ؕ

کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا ۔ جو ستر کھلنے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے ۔

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں میں باندھے رکھتے ۔ پس عورتوں سے کہا جاتا کہ تم اپنے سروں کو نہ اٹھانا یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں ۔

بَابٌ ۵۲۸ لَا يَكُفُّ شَعْرًا ؕ

۷۷۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثَوْبَهُ ؕ

بالوں کو درست نہ کرنا

ابوالنعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا تھا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو سمیٹا نہ جائے ۔

بَابٌ ۵۲۹ لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلٰوةِ ؕ

۷۷۶ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لَا أَكُفُّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا ؕ

نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے

موسیٰ بن اسماعیل، ابوعوانہ، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں نیز بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں ۔

بَابٌ ۵۳۰ التَّسْبِيْحِ وَالدُّعَآءِ فِي السُّجُوْدِ

۷۷۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا

مسدد، یحییٰ، سفیان، منصور، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں اکثر یہ دعا کیا کرتے ۔ اے اللہ ہمارے رب! اور ساتھ اپنی تعریف کے ۔ اے اللہ! مجھے بخش دے

اللهم اغفر لي يتأول القرآن ۝

باب ۵۳۱ المكث بين السجدتين ۝

۷۷۸ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا حماد عن أيوب عن أبي قلابة أن مالك ابن الحويرث قال لأصحابه ألا أنبئكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وذاك في غير حين صلوة فقام ثم ركع فكبر ثم رفع رأسه فقام هنية ثم سجد ثم رفع رأسه هنية ثم سجد ثم رفع رأسه هنية فصلى صلوة عمرو بن سلمة شيخنا هذا قال أيوب كان يفعل شيئا لم أرهم يفعلونه كان يقعد في الثانية أو الرابعة فأتينا النبي صلى الله عليه وسلم فأقمنا عنده فقال لو رجعتم إلى أهاليكم صلوا صلوة كذا في حين كذا صلوا صلوة كذا في حين كذا فإذا حضرت الصلوة فليؤذن أحدكم وليؤمكم أكبركم

۷۷۹ - حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال حدثنا أبو أحمد محمد بن عبد الله الزبيري قال حدثنا مسعر عن الحكم عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء قال كان سجود النبي صلى الله عليه وسلم وركوعه وقعوده بين السجدتين قريبا من السواء

۷۸۰ - حدثنا سليمان ابن حرب قال حدثنا حماد ابن زيد عن ثابت عن أنس ابن مالك قال إني لا آلو أن أصلي بكم كما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي بنا قال ثابت كان أنس ابن مالك يصنع شيئا لم أركم تصنعونه كان إذا رفع رأسه من الركوع قام حتى يقول القائل قد نسي وبين السجدتين حتى يقول القائل قد نسي

باب ۵۳۲ لا يفترش ذراعيه في السجود

وقال أبو حميد سجد النبي صلى الله عليه وسلم ووضع يديه غير مفترش ولا قابضهما

۷۸۱ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن

آپ قرآن مجید کی تعمیل کرتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ اور یہ نماز کے معینہ اوقات کے علاوہ کی بات ہے۔ پس وہ کھڑے ہوئے۔ پھر رکوع کیا تو تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا، پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ انھوں نے ہمارے ان بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ دوسری اور چوتھی رکعت میں بیٹھا کرتے۔ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ٹھہرے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

محمد بن عبدالرحیم، ابو احمد محمد بن عبداللہ زبیری، مسعر، حکم، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سجدے اور رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، تقریباً سب برابر ہوتے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس میں کوتاہی نہیں کروں گا کہ تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جیسے میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے۔ ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک ایک ایسا کام کرتے جو میں نے تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ گمان ہوتا کہ بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی بھولنے کا گمان ہوتا۔

سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے۔ ابوحمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو نہ بچھاتے اور نہ انھیں سمیٹتے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک

جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سجدوں میں اعتدال رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

بَابُ ۵۳۳ مَنِ اسْتَوَى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ نَهَضَ

جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو۔

۷۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا

محمد بن صباح، ہشیم، خالد الحذاء، ابوقلابہ، حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو جب نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو کھڑے نہ ہوتے یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے۔

بَابُ ۵۳۴ كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ

جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے۔

۷۸۳ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنْ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَيُّوبُ فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ قَالَ مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ أَيُّوبُ وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہماری اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی فرمایا کہ میں تمہیں نماز پڑھا رہا ہوں اور اس سے میرا ارادہ صرف یہ ہے کہ میں تمہیں دکھاؤں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا ان کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ یعنی حضرت عمرو بن سلمہ جیسی۔ ایوب کا بیان ہے کہ وہ بزرگ پوری تکبیر کہتے اور جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹھہر کر پھر کھڑے ہوتے!

بَابُ ۵۳۵ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَبِّرُ فِي نَهْضَتِهِ

دونوں سجدوں سے اٹھے تو تکبیر کہے اور حضرت ابن زبیر اٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

۷۸۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن حارث سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پس جب انھوں نے سجدوں سے سر اٹھایا تو آواز سے تکبیر کہی اور جب سجدہ کیا اور جب اٹھے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا۔

۷۸۵ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ ابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ ابْنُ الْحُصَيْنِ صَلٰوةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت مطرّف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حُصین نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اُنھوں نے جب سجدہ کیا تو تکبیر کہی اور جب سر اُٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے تو تکبیر کہی۔ جب سلام پھیر دیا تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ اُنھوں نے ہمیں یہ نماز محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی پڑھائی ہے یا اُنھوں نے ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یاد کروا دی ہے۔

بَابٌ ۵۳۶ سُنَّةُ الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ

وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلٰوتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيْهَةً ۔

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ اور حضرت اُمّ درداء اپنی نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقہ جاننے والی تھیں۔

۷۸۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِي ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا اور اُن دنوں میں کم عمر تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے منع کیا اور فرمایا نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ تو اس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اُٹھاتے۔

۷۸۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ وَيَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ وَإِذَا سَجَدَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد، سعید، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء، لیث، یزید بن ابو حبیب اور یزید بن محمد، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہوا۔ حضرت ابو حُمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز مجھے آپ سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جماتے۔ پھر پیٹھ کو جھکا دیتے۔ جب سر اُٹھاتے تو سیدھے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا اور جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو نہ بچھاتے اور نہ سمیٹے اور پیروں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رُخ کرتے جب

وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ. وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنَ ابْنِ عَطَاءٍ. وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ كُلُّ فَقَارٍ ؛

دوسری رکعت پر بیٹھتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھتے۔ جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پیر کو آگے کر دیا اور دوسرے پیر کو کھڑا کر لیا اور اپنی نشست گاہ پر بیٹھ گئے۔ اور سُنا لیث نے یزید بن ابو حبیب سے اور یزید نے محمد بن حلحلہ سے اور ابن حلحلہ نے ابن عطاء سے اور ابو صالح نے لیث کے حوالے سے کہا کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر ــــــ ابن مبارک، یحییٰ بن ایوب یزید بن ابو حبیب سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے کُلُّ فَقَارٍ بیان کیا۔

بَابٌ ٥٣٦ مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْأَوَّلَ وَاجِبًا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ ؛

٧٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُحَيْنَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ ؛

جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور واپس نہ لوٹے۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عبدالرحمٰن بن ہرمز مولیٰ بنی عبدالمطلب مرہ مولیٰ ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قبیلہ ازد شنوءہ کے فرد، بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں نماز ظہر پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب نماز پوری ہو گئی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔

بَابٌ ٥٣٧ التَّشَهُّدِ فِي الْأُولٰى ؛

٧٨٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ؛

پہلے قعدہ میں تشہد

قتیبہ، بکر، جعفر بن ربیعہ، اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی تو بیٹھنے کے وقت آپ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز کے آخر میں پہنچے تو بیٹھے ہوئے آپ نے دو سجدے کیے۔

بَابٌ ۵۳۸ التَّشَهُّدِ فِي الْآخِرَةِ

۷۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوْهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ۔

بَابٌ ۵۳۹ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

۷۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلَوٰةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ۔

۷۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ

آخری رکعت میں تشہد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے ! حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل پر سلام، فلاں فلاں پر سلام ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی تو فرمایا ! اللہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کہے ! تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر ! جب تم اس طرح کہو گے تو یہ سلام اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں ۔ اور کہو ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور رسول ہیں ؎

سلام سے پہلے دعا کرنا

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں یوں دعا کیا کرتے : اے اللہ ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں ۔ اے اللہ ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ لیتا ہوں ؎ کوئی عرض گزار ہوا کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں ! فرمایا کہ آدمی جب مقروض ہو تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے۔ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے ۔ــــ زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے ۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابو حبیب، ابو الخیر، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ مجھے ایسی دعا سکھا دیجیے جس کے ذریعے اپنی نماز میں دعا کیا کروں،

بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؏

فرمایا کہ یُوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو معاف نہیں کرتا مگر تُو، پس اپنے کرم سے مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تُو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

بَابُ ۵۴۰ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ ؏

تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں۔

۷۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِی السَّمَآءِ اَوْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ ؏

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں ہوتے تو کہا کرتے: اللہ تعالیٰ پر سلام اور اس کے بندوں سے فلاں فلاں پر۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یُوں نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یُوں کہا کرو: تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں نیز سب بدنی اور مالی بھی، سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ جب یُوں کہو گے تو اللہ کے ہر بندے کو سلام پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا آسمان و زمین کے درمیان، اور کہو: میں گواہی دیتا ہُوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہُوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ — پھر جو دعا پسند ہو اُسے اختیار کرے اور اس کے ذریعے دعا کرے۔

ف: اِس حدیث کے اندر وہ تشہد پڑھنا وارد ہوا ہے جو نماز کے اندر قعدے میں پڑھا جاتا ہے گا اُمّتِ محمدیہ کی اکثریت کا یہی معمول ہے۔ اس میں نمازی نماز کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یُوں بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یہ سلام مخاطبے کے ساتھ ہے اور مخاطبہ اُسی سے کیا جا سکتا ہے جو زندہ اور موجود ہو۔ اِس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات، جلد اوّل کے اندر خاتم المحققین سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) نے فرمایا ہے: بعض عارفوں نے فرمایا کہ یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقتِ محمدیہ موجودات کے ذرّوں اور کائنات کے افراد کے اندر سرایت کیے ہوئے ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات کے اندر بھی موجود و حاضر ہیں۔ لہٰذا نمازی کو چاہیے کہ اس بات سے خبردار رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے اسرار اور معرفت کے انوار سے منور اور مستفید ہو سکے ــــــ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ التحیات کو معراج والے واقعے کی نقل کے طور پر نہ پڑھے بلکہ اپنی طرف سے مخاطبے کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

بَابُ ۵۴۱ مَنْ لَّمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهٗ وَاَنْفَهٗ حَتّٰى صَلّٰى

جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَاَيْتُ الْحُمَيْدِیَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ میں نے حُمیدی کو دیکھا کہ اس حدیث سے دلیل دیتے کہ نماز میں پیشانی کو نہ

فِي الصَّلٰوةِ ؕ

۷۹۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ ؕ

پونچھے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی جبینِ اقدس پر دیکھا

بَابُ ۵۴۲ التَّسْلِيمِ ؕ

سلام پھیرنا

۷۹۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَرٰى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ تَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ ؕ

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جبکہ آپ سلام پورا کر لیتے اور کھڑے ہونے سے پہلے آپ تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میرا خیال یہی ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ آپ کا ٹھہرنا اسی لیے ہوگا کہ عورتیں جدا ہو جائیں، اس سے پہلے کہ جو لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں وہ انہیں پا سکیں۔

بَابُ ۵۴۳ يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ ؕ

سلام اُس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے اور

حضرت ابن عمر اسے مستحب سمجھتے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

۷۹۶ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودٍ هُوَ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ ؕ

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سلام پھیرا جبکہ آپ نے سلام پھیرا۔

بَابُ ۵۴۴ مَنْ لَّمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْإِمَامِ وَاكْتَفٰى بِتَسْلِيمِ الصَّلٰوةِ ؕ

جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام کرنے کو کافی سمجھے۔

۷۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محمود بن ربیع جنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے منہ میں کلی فرمائی، اس کنوئیں کے پانی سے جو اُن کے گھر میں تھا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر بنی سالم کے ایک فرد سے سُنا، فرمایا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا: میری نظر کمزور ہو گئی ہے جب کہ میرے اور میری قوم

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا فَقَالَ أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ ؕ

کا مسجد کے درمیان کئی نالے حائل ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اُسے سجدہ گاہ بناؤں فرمایا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کس جگہ چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں نماز پڑھوں۔ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جو پسند تھی کہ اس میں نماز پڑھی جائے۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے ہم نے صف بنالی۔ پھر سلام پھیرا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

ف: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعہ اور صحیح اسلامی نظریہ پر پیچھے حدیث ۳۱۰ کے تحت ایمان افروز خارجیت سوز حاشیہ لکھا جاچکا۔ قارئین کرام اسے پھر ملاحظہ فرمالیں۔ وباللّٰہ التوفیق۔

بَاب ۵۴۵ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ؕ

نماز کے بعد ذکر کرنا۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ ؕ

اسحاق بن نصر، عبد الرزاق، ابن جریج، عمرو، ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جب کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں لوگوں کے فارغ ہونے (نماز سے) کو اسی سے جان لیتا جب کہ اس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سنتا۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو مَعْبَدٍ أَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيٌّ وَاسْمُهُ نَافِذٌ ؕ

علی، سفیان، عمرو، ابو معبد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہو جانے کو تکبیر (کی آواز) سے جان لیا کرتا۔ علی، سفیان، عمرو نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے موالی میں ابو معبد سب سے سچے تھے۔ علی نے کہا کہ اُن کا نام نافذ ہے۔

ف: ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا معمول تھا۔ بعض لوگوں کا اسے ناجائز اور بدعت بتانا نیز روکنے کی کوشش کرنا اچھی بات نہیں۔ ایسے لوگوں کو قرآنی وعید ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا ؕ أُولٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ سے ڈرنا چاہیے کیونکہ پروردگار عالم نے سورۃ البقرہ کی اس آیت نمبر ۱۱۴ میں اُن لوگوں کو جو مسجدوں میں ذکر الٰہی سے روکتے ہیں۔

دنیا میں رسوائی و ذلت اور آخرت میں عذاب عظیم کی وعید سنائی ہے ـــــ بلند آواز سے ذکر کرنے والوں کو بھی یہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ان کے ذکر کی وجہ سے کسی کی نماز میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ یہ ان کی طرف سے ذکرِ الٰہی سے روکنا ہو جائے گا۔ پروردگارِ عالم فریقین کو شرعی تقاضے ملحوظ رکھنے کی توفیق رحمت فرمائے۔ آمین۔

۸۰۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ ۔

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ چند غریب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ دولت مند اپنے مالوں کے ذریعے اونچے درجے اور دائمی نعمتیں لے گئے اور وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن انہیں مالی فضیلت ہے جس سے حج، عمرہ، جہاد اور خیرات کرتے ہیں۔ فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اس پر عمل کرو تو سبقت لے جانے والوں کو جا ملو اور تمہارے بعد تمہیں کوئی نہ مل سکے اور اپنے معاصرین میں تم بہتر ہو جاؤ مگر جو اسی طرح عمل کرے۔ تم ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ انہیں ۳۳، ۳۳ مرتبہ کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف پڑ گیا اور بعض کہنے لگے کہ ہم سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ مرتبہ کہا کریں۔ ہم پھر حاضرِ بارگاہ ہوئے تو فرمایا: ـ تم سبحان اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک ۳۳، ۳۳ مرتبہ ہو جائے۔

۸۰۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا وَقَالَ الْحَسَنُ جَدٌّ غِنًى وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ وَرَّادٍ بِهٰذَا ۔

وراد کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط میں حضرت معاویہ کے لیے مجھ سے لکھوایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے پر دولت نفع نہیں دے گی۔ ـــــ شعبہ نے عبدالملک سے اسی طرح روایت کی ـــــ حسن بصری کا قول ہے کہ الجد سے مراد مالداری ہے ـــــ روایت کیا ہے حکم، قاسم بن مخیمرہ نے وراد سے۔

بَاب ۵۴۶ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ النَّاسَ إِذَا — سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف

سَلَّمَ ۔

۸۰۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ۔

۸۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ ۔

۸۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ ۔

بَابُ ۵۴۲ مُكْثِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ

وَقَالَ لَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ الْفَرِيضَةَ وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهٖ وَلَمْ يَصِحَّ ۔

۸۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ

متوجہ کرلے۔

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، ابو رجاء سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو چہرۂ انور کو ہماری طرف کر لیا کرتے تھے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی جس کی رات کو بارش ہوئی تھی، جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا، میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر یقین رکھا۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں آدھی رات تک تاخیر کر دی، پھر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ چکے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اسی وقت سے نماز میں ہو جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

سلام کے بعد امام کا اپنے مصلے پر ٹھہرنا اور ہم سے فرمایا آدم، شعبہ، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر اسی جگہ نماز پڑھتے جہاں فرض پڑھے ہوتے اور ایسا ہی قاسم نے کیا اور حضرت ابوہریرہ سے جو مرفوعاً منقول ہے کہ امام اس جگہ پر نوافل نہ پڑھے، یہ صحیح نہیں ہے۔

ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۵۳۸ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

۸۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیر لیتے تو تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ میرے نزدیک تو یہی وجہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ فارغ ہونے والے سامعین سے عورتیں جدا ہو جائیں ___ ابن ابو مریم، نافع بن یزید، جعفر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے اُن کے لیے لکھا کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ہند بنت حارث قرشیہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُم سلمہ کی سہیلیوں میں سے تھیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ جب آپ سلام پھیرتے تو عورتیں لوٹ آتیں اور اپنے گھروں میں داخل ہو جاتیں، اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹتے ___ ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے ہند فراسیہ نے خبر دی ___ عثمان بن عمر، یونس، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قرشیہ نے ___ زبیدی نے کہا کہ مجھے زہری نے بتایا کہ ہند بنت حارث قرشیہ نے انھیں خبر دی اور وہ معبد بن مقداد کے نکاح میں تھیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے پاس جایا کرتی تھیں ___ شعیب، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قرشیہ نے ___ ابن ابو عتیق، زہری نے ہند فراسیہ سے روایت کی ___ لیث، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب قریش کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر حاجت یاد آنے پر لوگوں کے درمیان سے جائے۔

ابن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نمازِ عصر پڑھی۔ آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کو عبور کرتے ہوئے اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے حجرے کی طرف گئے۔ لوگ آپ کی عجلت سے حیران ہوئے۔ آپ اُن کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی عجلت پر حیران ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سونے کی ایک چیز یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی۔ میں نے اپنے پاس رکھنا ناپسند کیا

وَأَمَرَتْ بِقِسْمَتِهِ ۔

بَابُ ۵۴۹ الْإِنْفِتَالِ وَالْإِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَيَعِيْبُ عَلٰى مَنْ يَتَوَخّٰى أَوْ مَنْ تَعَمَّدَ الْإِنْفِتَالَ عَنْ يَمِيْنِهِ ۔

٨٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلَاتِهِ يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهِ ۔

بَابُ ۵۵۰ مَا جَاءَ فِي الثُّوْمِ النِّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ الثُّوْمَ أَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوْعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ۔

٨٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيْدُ الثُّوْمَ فَلَا يَغْشَانَا فِيْ مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَا يَعْنِيْ بِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ يَعْنِيْ إِلَّا نِيْئَهُ وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا نَتْنَهُ ۔

٨٠٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ۔

٨١٠ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ

اور اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

نماز کے بعد دائیں یا بائیں جانب منہ کرنا۔ حضرت انس بن مالک دائیں اور بائیں جانب منہ پھیر لیا کرتے اور جو قصداً دائیں جانب پھرنے کی عادت بنائے اُسے ناپسند کرتے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنی نماز میں سے شیطان کے لیے حصہ مقرر نہ کرے اور یہ سمجھنے لگے کہ اُس کے لیے دائیں جانب پھرنا ضروری ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متعدد بار بائیں طرف پھرتے دیکھا۔

لہسن، پیاز اور گندنا کے متعلق احکام۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے بھوک کے باعث یا بغیر بھوک لہسن یا پیاز کو کھایا، وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

عبداللہ بن محمد، ابوعاصم، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اس درخت میں سے کھایا۔ اس سے مراد لہسن ہے۔ وہ ہم سے ہماری مسجد میں نہ ملے۔ میں (عطاء) عرض گزار ہوا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا کہ میرے خیال میں کچا لہسن مراد ہے۔ مخلد بن یزید نے ابن جریج سے روایت کی کہ اس کی بُو مراد ہے۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دوران فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں کچھ سبز ترکاریاں تھیں آپ کو اُس میں سے بُو آئی تو پوچھا۔ اس میں جو

بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ ٭

سبزیاں تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں تو فرمایا کہ تم کھا لو کیونکہ میں اُن سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے ——— احمد بن صالح نے ابن وہب سے روایت کی کہ اُتِیَ بِبَدرٍ۔ ابن وہب نے کہا کہ طشتری جس میں سبزیاں تھیں جبکہ لیث اور ابو صفوان نے یونس کے حوالے سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں ہے۔

۸۱۱ – حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّومِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّيَنَّ ٭

ابو معمر، عبد الوارث، عبد العزیز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اس درخت سے کھائے وہ ہمارے نزدیک نہ آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

بَابٌ ۵۵ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ وَمَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ وَحُضُورِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَصُفُوفِهِمْ ٭

بچوں کا وضو کرنا اور اُن پر غسل، طہارت، جماعت میں حاضر ہونا، عیدین اور جنازے کی نماز کب واجب ہوتی ہے اور اُن کی صفیں۔

۸۱۲ – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ٭

سلیمان شیبانی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا۔ پس آپ نے اُن کی امامت کی اور انھوں نے صفیں بنائیں۔ میں نے کہا، اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتلایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

۸۱۳ – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ٭

علی بن عبد اللہ، سفیان، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۸۱۴ – حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سو گئے۔ جب کچھ رات باقی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا، عمرو [illegible] تو

ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَأَتَاهُ الْمُنَادِي يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ٭

میں بھی کھڑا ہوا اور جیسے آپ نے کیا تھا اُسی طرح وضو کیا۔ پھر آ کر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے پھرا کر مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جتنی اللہ نے چاہی، پھر لیٹے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لیے۔ پس نماز کی اطلاع دینے مؤذن حاضر ہوا تو اُس کے ساتھ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا۔ عمرو نے فرمایا کہ میں نے عبید بن عمیر کو فرماتے ہوئے سُنا انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے پھر تلاوت کی، بیشک میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہیں ذبح کرتا ہوں (۱۰۲:۳۷)

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سو جاتے تو اس سے آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا اور یہی حال سارے انبیائے کرام علیہم السلام کا تھا کہ نیند ان حضرات کے حق میں ناقضِ وضو نہ تھی کیونکہ انبیاء عالمِ خواب میں بھی بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ ان کی آنکھیں سو جاتیں لیکن دل نہیں سوتے تھے اور وہ خواب میں بھی بیداری کی طرح خبردار رہتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے فرمایا کہ نبی اپنی اُمت کا نگران ہوتا ہے۔ لہٰذا انبیائے کرام کو خواب کی حالت میں بھی احوالِ اُمت سے بے خبر نہیں رکھا جاتا تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ قُومُوا فَلْأُصَلِّ بِكُمْ فَقُمْتُ إِلٰى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيمُ مَعِي وَالْعَجُوزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ٭

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری دادی جان حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے اُس میں سے تناول فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اُٹھا جو کثرتِ استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی تو میں نے اُس پر پانی چھڑک دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ایک یتیم میرے ساتھ تھا اور بڑھیا اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ٭

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا۔ اُترا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں شامل ہو گیا لیکن کسی ایک نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

٨١٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ إِلَى الْعَلَمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ

بَاب ۵۵۲ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ

٨١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ وَكَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ

٨٢٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیر کردی ——— عیاش، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کردی یہاں تک کہ حضرت عمر پکارے، عورتیں اور بچے سو گئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا، اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اس نماز کو پڑھتا ہو اور اہل مدینہ کے سوا کوئی ایک بھی اُن دنوں نماز نہیں پڑھتا تھا۔

عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا جب اُن سے ایک آدمی نے کہا، کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ میں گئے! فرمایا، ہاں اور آپ سے میری اگر قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث نہ جاسکتا، اُس جھنڈے تک جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں میں حاضر ہوئے تو انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ پس ہر عورت اپنا ہاتھ زیور کی طرف بڑھانے لگی اور حضرت بلال کے کپڑے میں ڈال دیتی۔ پھر آپ اور حضرت بلال گھر آ گئے۔

عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کردی، یہاں تک کہ حضرت عمر پکارے، عورتیں اور بچے سو گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا، اہل زمین میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے اور ان دنوں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر مدینہ منورہ والے اور وہ نماز عشاء کو شفق کے غائب ہونے سے ابتدائی تہائی رات تک پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تمہاری عورتیں جب رات کے وقت تم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسجد کی طرف جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دیا کرو۔ متابعت کی اس کی شعبہ، اعمش، مجاہد، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ

عبد اللہ ابن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ہند بنت حارث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب فرض نماز کا سلام پھیر دیا جاتا تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرے رہتے اور جو مردوں میں سے نماز پڑھ لیتے، جب تک اللہ چاہتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک ـــــ عبد اللہ بن یوسف، امام مالک یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ بے شک جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا لیتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی لوٹتیں اور اندھیرے کے باعث وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ

محمد بن مسکین، بشیر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عبد اللہ بن ابو قتادہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ اسے لمبی کروں، پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو تنگی پہنچاؤں۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَوَمُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ لیتے جو بعد میں عورتوں نے کیا تو انہیں مسجدوں سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔ (میں یحییٰ) نے عمرہ سے کہا، کیا وہ منع کی گئی تھیں فرمایا، ہاں۔

بَاب ۵۵۳ صَلَاةُ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

۸۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَآءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهٗ وَيَمْكُثُ هُوَ فِيْ مَقَامِهٖ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِكَ لِكَيْ تَنْصَرِفَ النِّسَآءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ ٭

یحیٰی بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، زُہری، ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب سلام پھیر دیتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ سلام پورا ہو جاتا اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے۔ فرمایا (زہری نے) کہ ہمارا تو یہی خیال ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ عورتیں واپس چلی جائیں، اس سے پہلے کہ مرد ان سے مل سکیں۔

۸۲۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَيَتِيْمٌ خَلْفَهٗ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا ٭

ابو نعیم، ابن عیینہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت اُم سُلیم کے گھر میں نماز پڑھی تو میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور حضرت اُم سُلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

بَاب ۵۵۴ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَآءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ ٭

صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد لوٹنا اور اُن کا مسجد میں کم ٹھہرنا۔

۸۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ اَوْ لَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا ٭

یحیٰی بن موسیٰ، سعید بن منصور، فُلیح، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والد ماجد سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لیتے تو مسلمانوں کی عورتیں لوٹ جاتیں اور اندھیرے کے باعث پہچانی نہ جاتیں یا اُن میں سے ایک دوسری کو پہچان نہیں سکتی تھی۔

بَاب ۵۵۵ اسْتِئْذَانِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ ٭

عورت کا اپنے خاوند سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا۔

۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا ٭

مسدد، یزید بن زریع، معمر، زُہری، سالم بن عبداللہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کی بیوی اجازت مانگے (مسجد میں جانے کی) تو اُسے منع نہ کرو۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

بَابُ ۵۵۶ فَرْضِ الْجُمُعَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى
إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا
إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَاسْعَوْا فَامْضُوا ۔

۸۲۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ مَوْلٰى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ ۔

بَابُ ۵۵۷ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوْ عَلَى النِّسَاءِ ۔

۸۳۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۔

۸۳۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ قَالَ

جمعہ کا بیان

جمعہ کا فرض ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ، جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی سے آؤ اور تجارت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو (۹،۶۲) فاسعوا یعنی چلے آؤ۔

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج مولیٰ ربیعہ بن حارث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہیں، بات یہ ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی پھر یہی روز ہے جو اُن پر فرض کیا گیا لیکن انھوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری اس کی طرف رہنمائی فرمائی۔ لوگ اس میں ہم سے پیچھے ہیں کیونکہ یہود کل اور نصاریٰ پرسوں کی طرف چلے گئے۔

جمعہ کے روز غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتیں بھی؟

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔

سالم بن عبداللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب آئے جو اولین مہاجرین میں سے تھے۔ پس حضرت عمر پکارے ، یہ کونسا وقت ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں ایک کام میں لگ گیا تھا اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی نہ جا سکا کہ اذان کی،

إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

٨٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔

بَابُ ۵۵۸ الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ ۔

٨٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرٌو أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ وَأَمَّا الْإِسْتِنَانُ وَالطِّيبُ فَاللهُ أَعْلَمُ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هَذَا رَوَى عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَعِدَّةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ ۔

بَابُ ۵۵۹ فَضْلِ الْجُمُعَةِ ۔

٥٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ

آواز سنی لہٰذا وضو کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔ فرمایا کہ صرف وضو حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا حکم فرمایا کرتے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، صفوان بن سُلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا

علی، حرمی بن عمارہ، شعبہ، ابوبکر بن المنکدر، عمرو بن سُلیم انصاری نے فرمایا کہ میں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہی دیتا ہوں اور انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے نیز مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جبکہ میسر ہو۔ عمرو نے فرمایا کہ غسل کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ واجب ہیں یا نہیں لیکن حدیث میں اسی طرح ہے ——— امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ محمد بن المنکدر کے بھائی ہیں اور ابوبکر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ روایت کی ان سے بکیر بن الاشج اور سعید بن ابو ہلال اور کتنے ہی حضرات نے اور محمد بن المنکدر کی کنیت ابوبکر اور عبد اللہ ہے۔

جمعہ کی فضیلت

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر بن عبد الرحمٰن، ابو صالح سمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت کیا پھر گیا (جمعہ کے لیے) گویا اس نے اونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے گائے کی قربانی دی اور جو تیسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے سینگوں والے دنبے کی قربانی دی اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا اس نے مرغی راہِ خدا میں دی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو گویا اس نے انڈا راہِ خدا میں دیا۔ جب امام (خطبہ کے لیے

بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

بَابٌ ۵۶۰

۸۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ [illegible] ... تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ۔

بَابٌ ۵۶۱ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ ۔

۸۳۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى ۔

۸۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاوُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي ۔

۸۳۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ

آجاتے تو فرشتے بھی حاضر ہو جاتے اور غور سے وعظ سنتے ہیں۔

جمعہ کے روز غسل کرنا

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے جب کہ ایک آدمی آیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نماز سے کیوں رک جاتے ہیں؟ اس آدمی نے کہا، میں یہی کر سکا کہ اذان سنتے ہی وضو کیا۔ فرمایا کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو تم میں سے نماز جمعہ کے لیے جائے تو غسل کر لینا چاہیے۔

جمعہ کے لیے تیل لگانا

آدم، ابن ابو ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن ودیعہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور طاقت کے مطابق طہارت کرے اور اپنا تیل لگائے اور اپنے گھر سے خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

طاؤس سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا، لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو خواہ تم جنابت سے نہ ہو اور خوشبو لگایا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ غسل کا تو یہی حکم ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمعہ کے روز غسل سے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا۔ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض گزار ہوا، کیا خوشبو یا تیل لگائے جب کہ اس

يُرِيْنِيْ ... أَيَمَسُّ طِيْبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهٖ فَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ۔

... گھر والوں کے پاس ہو؟ فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔

بَابٌ يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ۔

٨٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخًا لَّهٗ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

عمدہ لباس پہنے جو میسر آئے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی حُلّہ دیکھا، عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش! آپ اُسے خرید لیں اور جمعہ کے روز پہنا کریں اور وفود کی آمد کے وقت۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے ریشم کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اُن میں سے حُلّے آئے تو آپ نے اُن میں سے ایک حُلّہ حضرت عمر کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہناتے ہیں جب کہ حُلّۂ عطارد کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا۔ حضرت عمر نے مکہ مکرمہ میں اپنے مشرک بھائی کے لیے بھیج دیا۔

بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ۔

جمعہ کے روز مسواک کرنا۔ حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مسواک کرتے ہیں۔

٨٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ أَوْ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت نہ سمجھتا یا اگر میں لوگوں پر مشقت خیال نہ کرتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریعی احکام کی اجازت بھی مرحمت فرما دی تھی کہ اپنی اُمت کے لیے جو بات مناسب سمجھیں اُس کا حکم فرما دیتے اور وہی حکمِ خدا کا قانون اور شریعتِ مطہرہ کا ایک حصہ مانا جاتا۔ اس امر پر دلالت کرنے والی اکثر احادیث کو چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اپنے ایمان افروز و خارجیت سوز رسالہ الامن والعلیٰ میں پیش فرمایا ہے۔ راسخ العقیدہ مسلمانوں کو اس رسالے کا مطالعہ بہت سود مند ثابت ہو گا۔

وَاللهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

٨٤١ - حَدَّثَنَا أَبُوْ [illegible] قَالَ

حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ

انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے مسواک کے متعلق تمہیں بہت کچھ بتادیا ہے۔

۸۴۲ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ

محمد بن کثیر، سفیان، منصور اور حصین، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کیا کرتے۔

بَابٌ ۵۶۴ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے

۸۴۳ — حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي

اسماعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر آئے اور ان کے پاس استعمال شدہ مسواک تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن یہ مجھے دے دو۔ انہوں نے مجھے دے دی تو میں نے اسے توڑ کر چبایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے وہ استعمال کی جبکہ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

بَابٌ ۵۶۵ مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز نمازِ فجر میں کیا پڑھا جائے۔

۸۴۴ — حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ

عبدالرحمٰن بن ہرمز سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نمازِ فجر میں سورۂ الم تنزیل اور سورۂ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ پڑھا کرتے۔

بَابٌ ۵۶۶ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْمُدُنِ

دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

۸۴۵ — حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ

محمد بن مثنیٰ، ابو عامر عقدی، ابراہیم بن طہمان، ابو جمرہ ضبعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، پہلا جمعہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کے علاوہ پڑھا گیا وہ بحرین کے جواثی نامی مقام پر مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا تھا۔

---

۸۴۶ — حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
قَالَ أَخْبَرَنَا [illegible]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] ہر ایک نگراں

عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
كلكم راع. وزاد الليث قال يونس كتب رزيق بن حكيم
إلى ابن شهاب وأنا معه يومئذ بوادي القرى هل ترى
أن أجمع ورزيق عامل على أرض يعملها وفيها جماعة
من السودان وغيرهم ورزيق يومئذ على أيلة فكتب
ابن شهاب وأنا أسمع يأمره أن يجمع يخبره أن سالما
حدثه أن عبد الله بن عمر يقول سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول كلكم راع وكلكم مسئول عن
رعيته الإمام راع ومسئول عن رعيته والرجل راع
في أهله وهو مسئول عن رعيته والمرأة راعية في
بيت زوجها ومسئولة عن رعيتها والخادم راع في مال
سيده ومسئول عن رعيته قال وحسبت أن قد قال
والرجل راع في مال أبيه وهو مسئول عن رعيته و
كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته.

باب ٥٤٥ هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم وقال ابن عمر إنما الغسل على من تجب عليه الجمعة

٨٤٧ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري
قال حدثني سالم بن عبد الله أنه سمع عبد الله بن
عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من جاء منكم الجمعة فليغتسل.

٨٤٨ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن
صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد
الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم.

٨٤٩ - حدثنا مسلم بن إبراهيم قال حدثنا وهيب
قال حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن أبي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الآخرون
السابقون يوم القيامة بيد أنهم أوتوا الكتاب من قبلنا

ہے۔ رُزیق بن حکیم نے ابن شہاب کے لیے لکھا اور میں (یونس) اُن دنوں اُن کے ساتھ وادی القریٰ میں تھا کہ آپ کی رائے میں کیا میں یہاں جمعہ قائم کروں اور رُزیق وہاں زمین میں کاشت کرواتے تھے اور اُن میں حبشی وغیرہ بھی تھے اور رُزیق اُن دنوں ایلہ میں تھے۔ پس ابن شہاب نے لکھا اور میں سُن رہا تھا کہ انھیں جمعہ قائم کرنے کا حکم دے رہے تھے اور انھیں بتایا کہ سالم حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر بار کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھی جائے گی۔ نوکر اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

کیا جو عورتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں اُن پر غسل ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ غسل اُسی پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے۔

ابوالیمان، شُعیب، زہری، سالم بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، جو تم میں سے نمازِ جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کر لیا کرے۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، صفوان بن سُلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے روز ہر بالغ پر غسل کرنا واجب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے بات صرف اتنی ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں اُن کے بعد دی گئی۔ پس یہ روزِ جمعہ جس میں اُنھوں

قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهُ وَجَسَدَهُ رَوَاهُ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا ۔

نے اختلاف کیا تو اللہ نے اس کی ہمیں رہنمائی فرمائی۔ پس یہود کے لیے کل اور نصاریٰ کے لیے پرسوں ہے۔ پھر خاموش رہ کر فرمایا، ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو اپنے سر اور جسم کو دھوئے ____ ابان بن صالح، مجاہد، طاؤس، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو غسل کرتے۔

۸۵۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِئْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ ۔

عبداللہ بن محمد، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔

۸۵۱ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِيْنَ وَقَدْ تَعْلَمِيْنَ اَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ فَمَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَّنْهَانِيْ قَالَ يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ۔

یوسف بن موسیٰ، ابو اسامہ، عبیداللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عمر کی ایک اہلیہ محترمہ مسجد میں جماعت کے اندر صبح اور عشاء کی نماز میں حاضر ہوتیں۔ ان سے کہا گیا کہ آپ یہ جانتے ہوئے کیوں باہر نکلتی ہیں کہ حضرت عمر اسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے منع کرنے سے انہیں کیا چیز روکتی ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روکتا ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکا کرو۔

بَابُ ۵۶۸ الرُّخْصَةِ اِنْ لَّمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ ۔

بارش کے باعث جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت۔

۸۵۲ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ اِذَا قُلْتَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَكَاَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوْا قَالَ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَالدَّحْضِ ۔

مسدد، اسماعیل، عبدالحمید صاحب الزیادی، محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارش کے روز اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ لو تو حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ کہنا۔ لوگوں نے اس پر تعجب کیا تو فرمایا، ایسا انہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ بے شک جمعہ ضروری ہے لیکن میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں باہر نکالوں تو کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

بَابُ ۵۶۹ مِنْ اَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَعَلٰى

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب

مَنْ تَجِبُ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَآءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسٌ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُّجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرْسَخَيْنِ ٭

ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بلایا جائے (۶۲:۹)۔ عطاء نے فرمایا کہ جب تم بڑے گاؤں میں ہو اور جمعہ کے روز جمعہ کی اذان کہی جائے تو تمہارے لیے حاضر ہونا ضروری ہے خواہ تم نے اذان سنی یا نہ سنی ہو اور حضرت انس کبھی اپنے مکان میں نماز جمعہ پڑھتے اور کبھی نماز جمعہ نہ پڑھتے اور وہ شہر سے ایک طرف دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔

۸۵۳ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِيْ فَيَأْتُوْنَ فِي الْغُبَارِ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِّنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا ٭

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبیداللہ بن جعفر، محمد بن جعفر بن زبیر، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، لوگ اپنے گھروں اور عوالی سے نماز جمعہ کے لیے باری باری آتے، وہ گرد و غبار میں سے آتے، وہ گرد و غبار اور پسینے میں بھرے ہوتے کیونکہ ان کے جسموں سے پسینہ نکلتا۔ ایک آدمی ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ میرے پاس تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کاش! آج تم صاف ستھرے ہو جاتے۔

بَابٌ ۵۷۵ وَقْتُ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ٭

جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہو گیا۔

اور حضرت عمر، حضرت علی، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت عمرو بن حُریث سے ایسا ہی منقول ہے۔

۸۵۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانُوْا إِذَا رَاحُوْا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوْا فِيْ هَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ ٭

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے غسل جمعہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، لوگ اپنے کاموں میں لگے رہتے اور جب وہ نماز جمعہ کے لیے آتے تو اسی حالت میں چلے آتے لہٰذا ان سے کہا گیا کہ کاش! تم غسل کر لیتے۔

۸۵۵ ـ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ ٭

سُریج بن نعمان، فُلیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۸۵۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ

عبدان، عبداللہ، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم صبح کے وقت نماز جمعہ کے لیے چلے جاتے اور

بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ۔

بَابٌ ٥٧٤ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٨٥٧ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ وَقَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ وَقَالَ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ صَلّٰى بِنَا أَمِيرٌ الْجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِأَنَسٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ ۔

بَابٌ ٥٧٥ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَقَوْلِ

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِينَئِذٍ وَقَالَ عَطَاءٌ تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ ۔

٨٥٨ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ۔

٨٥٩ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا

نمازِ جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے۔

جب جمعہ کے روز سخت گرمی ہو

محمد بن ابوبکر مقدمی، حرمی بن عمارہ، ابوخلدہ خالد بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب سخت سردی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جلد پڑھ لیتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو نمازِ جمعہ کو ٹھنڈی کر کے پڑھتے۔ ـــــ یونس بن بکیر کا بیان ہے کہ ہمیں ابوخلدہ نے بالصلوٰۃ بتایا اور الجمعۃ کا ذکر نہیں کیا۔ ـــــ بشیر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابوخلدہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ایک امیر نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ پھر حضرت انس سے فرمایا کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر پڑھتے۔

نمازِ جمعہ کے لیے چلنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے "اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آؤ" سعی سے مراد عمل اور چلنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا ۔ فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس وقت بیع حرام ہو جاتی ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ تمام کام حرام ہو جاتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ جب جمعہ کے روز مسافر مؤذن کی اذان سنے تو اس پر لازم ہے کہ حاضر ہو جائے۔

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، یزید بن ابومریم، عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابوعبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے جب کہ میں نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلودہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔

آدم، ابن ابوذئب، زہری، سعید، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ـــــ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تمہارے لیے سکون و اطمینان لازم ہے پس

تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔

جتنی مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شعبة قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ۔

عمرو بن علی، ابوشعیبہ، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر نے عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت کی اور میں تو یہی جانتا ہوں کہ انھوں نے اپنے والد ماجد سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو اور تم پر سکون و اطمینان لازم ہے۔

بَابٌ ۵۷۳ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔

عبدان، عبداللہ، ابن ابو ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن ودیعہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جمعہ کے روز غسل کرے اور جتنی ہو سکے پاکی حاصل کرے۔ پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ پھر روانہ ہو اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے پس نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھی گئی ہے۔ پھر جب امام نکل آئے تو خاموش رہے۔ اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۵۷۴ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ۔

کوئی آدمی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ الْجُمُعَةَ قَالَ الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا۔

نافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں بیٹھے۔ میں نے نافع سے کہا کہ جمعہ میں؟ فرمایا کہ جمعہ اور دوسری نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔

بَابٌ ۵۷۵ الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے روز کی اذان

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ قَالَ

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں پہلی اذان اس وقت کہی جاتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان کے زمانے میں لوگ زیادہ ہو گئے تو زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ کر دیا گیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے بازار میں زوراء ایک جگہ کا

أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوْقِ بِالْمَدِيْنَةِ ۔

بَابٌ ۵۷۶ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

۸۶۴ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ الَّذِيْ زَادَ التَّأْذِيْنَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حِيْنَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَعْنِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ ۔

بَابٌ ۵۷۷ يُجِيْبُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ ۔

۸۶۵ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِيْنَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هٰذَا الْمَجْلِسِ حِيْنَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّيْ مِنْ مَقَالَتِيْ ۔

بَابٌ ۵۷۸ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِيْنِ ۔

۸۶۶ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ التَّأْذِيْنَ الثَّانِيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ حِيْنَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّأْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ ۔

بَابٌ ۵۷۹ التَّأْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ ۔

نام ہے۔

جمعہ کے روز ایک ہی مؤذن ہو

ابو نعیم، عبدالعزیز بن ابو سلمہ ماجشون، زُہری، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز جنھوں نے تیسری اذان کا اضافہ کیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب کہ اہلِ مدینہ کی تعداد بڑھ گئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کے سوا کوئی مؤذن نہیں ہوتا تھا اور اذان اُس وقت کہی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے۔

امام جب منبر پر اذان سُنے تو جواب دے۔

ابن مقاتل، عبداللہ، ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جب کہ وہ منبر پر بیٹھے تھے تو مؤذن نے اذان دیتے ہوئے کہا۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ حضرت معاویہ نے کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اُس نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ حضرت معاویہ نے کہا۔ اور میں بھی۔ اُس نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حضرت معاویہ نے کہا۔ اور میں بھی گواہی دیتا ہوں جب اذان پوری ہو گئی تو فرمایا۔ اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سُنا ہے جیسے اس مجلس میں مؤذن کے اذان کہتے وقت تم نے مجھے کہتے ہوئے سُنا ہے۔

اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز دوسری اذان کہنے کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جب کہ مسجد میں آنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ورنہ جمعہ کے روز صرف اُس وقت اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔

خطبہ کے وقت اذان کہنا

۸۶۷ — حدثنا محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا يونس عن الزهري قال سمعت السائب بن يزيد يقول ان الاذان يوم الجمعة كان اوله حين يجلس الامام يوم الجمعة على المنبر في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلما كان في خلافة عثمان وكثروا امر عثمان يوم الجمعة بالاذان الثالث فاذن به على الزوراء فثبت الامر على ذلك ۔

باب ۵۸۰ الخطبة على المنبر وقال انس خطب النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر ۔

۸۶۸ — حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله بن عبد القاري القرشي الاسكندراني قال حدثنا ابو حازم بن دينار ان رجالا اتوا سهل بن سعد الساعدي وقد امتروا في المنبر مم عوده فسالوه عن ذلك فقال والله اني لاعرف مما هو ولقد رايته اول يوم وضع واول يوم جلس عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فلانة امراة من الانصار قد سماها سهل مري غلامك النجار ان يعمل لي اعوادا اجلس عليهن اذا كلمت الناس فامرته فعملها من طرفاء الغابة ثم جاء بها فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر بها فوضعت ههنا ثم رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى عليها وكبر وهو عليها ثم ركع وهو عليها ثم نزل القهقرى فسجد في اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ اقبل على الناس فقال يايها الناس انما صنعت هذا لتاتموا بي ولتعلموا صلاتي ۔

۸۶۹ — حدثنا سعيد بن ابي مريم قال حدثنا محمد بن جعفر قال اخبرني ابن ابي كثير قال اخبرني يحيى بن سعيد قال اخبرني ابن انس انه سمع جابر بن عبد الله قال

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، یونس، زہری کا بیان ہے کہ میں نے سائب بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کے روز کی پہلی اذان وہی ہے جب کہ امام جمعہ کے روز منبر پر بیٹھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں یہی معمول رہا۔ جب حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں لوگ بڑھ گئے تو حضرت عثمان نے جمعہ کے روز تیسری اذان کہنے کا حکم فرمایا۔ پس وہ زوراء کے مقام پر کہی جاتی اور یہی ہمیشہ کے لیے معمول قرار پا گیا۔

منبر پر خطبہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیا۔

ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ آدمی حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو منبر کے متعلق اختلاف کر رہے تھے کہ وہ کس لکڑی کا تھا۔ اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم، مجھے خوب معلوم ہے کہ وہ کس لکڑی کا تھا اور جب وہ پہلے روز رکھا گیا تو میں نے اسے دیکھا اور جب پہلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کی فلاں عورت کے لیے پیغام بھیجا، حضرت سہل نے اس کا نام لیا تھا، اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیاں جوڑ دے جن پر میں بیٹھا کروں جب کہ لوگوں سے کلام کرتا ہوں۔ اس نے حکم دیا تو غلام نے غابہ کے جھاؤ سے بنا دیا۔ پھر اسے عورت کے پاس لایا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اس جگہ رکھ دیا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی اور اس پر رکوع کیا۔ پھر واپس ہو کر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر لوٹے اور فارغ ہونے پر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر، ابن ابو کثیر، یحییٰ بن سعید، ابن انس سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، لکڑی کا وہ تنا جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى أَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ سَمِعَ جَابِرًا ○

کھڑے ہوا کرتے۔ جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا تو ہم نے اُس تنے سے حاملہ اونٹنی جیسی آواز سُنی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اُترے اور اُس پر اپنا دستِ کرم رکھا ـــــــ سلیمان، یحییٰ، حفص بن عبید اللہ بن انس نے اِسے حضرت جابر سے سُنا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑی کے ایک خشک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر تیار کرکے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور خطبہ دینے کے لیے آپ اُس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ تنا زار و قطار رونے لگا کیونکہ اس سے حضور کی یہ جدائی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ جب وہ بے جان تنا محبتِ رسول کے باعث اس طرح رو رہا تھا تو شمعِ رسالت کے جتنے بھی عدیم المثال پروانے مسجد نبوی میں موجود تھے وہ بھی آہیں مار کر رونے لگے۔ نہ وہ خاموش ہو رہا تھا اور نہ یہ حضرات ہی چُپ کر رہے تھے۔ نہ اُسے قرار آ رہا تھا اور نہ ان کی بے قراری وگریہ ہو رہی تھی۔ اسی گریہ وزاری کے باعث اُس لکڑی کا نام اُستنِ حنانہ پڑ گیا۔ جب سرکار نے منبر سے اُتر کر اس پر دستِ شفقت پھیرا اور اپنے خوانِ کرم سے اُسے کچھ مرحمت فرمایا تب وہ خاموش ہوا تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ○

آدم بن ابوایاس، ابن ابوذئب، زُہری، سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ آپ نے فرمایا کہ جو نمازِ جمعہ کے لیے آئے تو اُسے غسل کر لینا چاہیے۔

بَابٌ ۵۸۱ الْخُطْبَةِ قَائِمًا وَقَالَ أَنَسٌ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا

کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ ○

عُبید اللہ بن عمر القواریری، خالد بن حارث، عُبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔ پھر بیٹھتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم اب کرتے ہو۔

بَابٌ ۵۸۲ اِسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ إِذَا خَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ الْإِمَامَ ○

خطبہ کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت انس امام کی طرف منہ کیا کرتے۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ہلال بن ابومیمونہ، عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے اِردگرد بیٹھے۔

بَابٌ ۵۸۳ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ

جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہا۔ روایت کیا

أَمَّا بَعْدُ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اسے عکرمہ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۸۷۳ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَإِلَى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلَى رَأْسِي فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغِطَ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لِأُسَكِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوقِنُ شَكَّ هِشَامٌ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَآمَنَّا وَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ قَالَ الْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ غَيْرَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُغَلِّظُ عَلَيْهِ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گئی تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ انھوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا، نشانی؟ انھوں نے سر سے اثبات میں اشارہ کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت طویل نماز پڑھی یہاں تک کہ مجھے غشی آگئی اور میرے پہلو میں پانی کا مشکیزہ تھا۔ میں نے اُسے کھول کر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ اما بعد۔ وہ فرماتی ہیں کہ انصار کی کچھ عورتیں شور کرنے لگیں تو میں انھیں چپ کرانے لگی۔ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ حضور نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا کہ یہ فرمایا۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی دجال کے فتنے جیسی یا اُس کے قریب۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا علم کیا ہے؟ پس اگر وہ ایماندار یا ایقان والا ہوگا۔ اس میں ہشام کو شک ہے۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ پس ہم ایمان لائے، دعوت قبول کی اور ان کی پیروی اور تصدیق کی۔ اُس سے کہا جائے گا کہ اچھی نیند سو جا۔ ہم تجھے جانتے تھے کہ تو ان پر ایمان رکھتا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک والا ہوا۔ ہشام کو شک ہے۔ تو کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے تو صرف لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا۔ میں نے عرض کی۔ ہشام نے فرمایا۔ فاطمہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے سب یاد رکھا ہے سوائے اُس کے جو منافق پر سختی کے متعلق انھوں نے ذکر کیا تھا۔

۸۷۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ سَبْيٍ فَقَسَمَهُ [illegible]

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی آئے جو آپ نے تقسیم کر دیے ہوئے کسی کو کچھ دیا اور کسی کو چھوڑ دیا۔ آپ کو یہ بات پہنچی کہ جنھیں نہ دیا وہ ناخوش ہیں [illegible] کی قسم میں

إن الذين ترك فعتبوا فحمد الله ثم أثنى عليه ثم قال أما بعد فوالله إني أعطي الرجل وأدع الرجل والذي أدع أحب إلي من الذي أعطي ولكن أعطي أقواما لما أرى في قلوبهم من الجزع والهلع وأكل أقواما إلى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخير فيهم عمرو بن تغلب فوالله ما أحب أن لي بكلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم حمر النعم ؞

۸۷۵ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني عروة أن عائشة أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ليلة من جوف الليل فصلى في المسجد فصلى رجال بصلاته فأصبح الناس فتحدثوا فاجتمع أكثر منهم فصلوا معه فأصبح الناس فتحدثوا فكثر أهل المسجد من الليلة الثالثة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلوا بصلاته فلما كانت الليلة الرابعة عجز المسجد عن أهله حتى خرج لصلاة الصبح فلما قضى الفجر أقبل على الناس فتشهد ثم قال أما بعد فإنه لم يخف علي مكانكم لكني خشيت أن تفرض عليكم فتعجزوا عنها تابعه يونس ؞

۸۷۶ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة عن أبي حميد الساعدي أنه أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام عشية بعد الصلاة فتشهد وأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد تابعه أبو معاوية وأبو أسامة عن هشام عن أبيه عن أبي حميد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أما بعد تابعه العدني عن سفيان في أما بعد ؞

۸۷۷ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني علي بن الحسين عن المسور

نے ایک آدمی کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا حالانکہ جس کو نہیں دیا وہ مجھے اُس سے پیارا ہے جس کو مال دیا۔ میں نے اُن لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے صبری اور حرص دیکھی اور دوسرے لوگوں کو اُس استغنا اور بھلائی پر چھوڑ دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رکھی ہے اور اُن میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے۔ خدا کی قسم، اپنے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیارا ہے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنھیں بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا تو اُن سے زیادہ حضرات جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ لوگوں نے صبح کے وقت چرچا کیا تو تیسری رات اُن سے بھی زیادہ افراد جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اپنی نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ مسجد میں نہ سمائے یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے باہر نکلے۔ جب نماز فجر پڑھ چکے تو آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہ تھی لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم پر فرض نہ کر دی جائے اور تم اس سے عاجز رہ جاؤ ——— اس کی یونس نے متابعت کی ہے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں بتایا کہ نماز عشاء کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پس تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا، اما بعد ——— متابعت کی اس کی ابو معاویہ اور ابو اسامہ، ہشام، اُن کے والد ماجد، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اما بعد ——— اور متابعت کی اس کی اما بعد کے متعلق عدنی نے سفیان سے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

کھڑے ہوئے تو جب تشہد پڑھا تو میں نے آپ کو اما بعد فرماتے ہوئے سُنا ۔ متابعت کی اس کی زبیدی نے زہری سے ۔

٨٧٨ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ فَثَابُوا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقِلُّونَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضُرَّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہ آپ کی آخری مجلس تھی۔ آپ بیٹھے تو دونوں کندھوں پر چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا۔ اے لوگو نزدیک آجاؤ۔ لوگ قریب ہو گئے۔ پھر فرمایا ۔ اما بعد۔ بے شک انصار کا یہ قبیلہ گھٹے گا اور لوگ بڑھیں گے۔ جو اُمت محمدیہ کے کسی کام کا والی بنے اور کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کی طاقت رکھے تو چاہیے کہ ان لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرے اور ان کی بُرائیوں سے درگزر کرے ۔

بَابُ ٥٨٤ الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

جمعہ کے روز دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا ۔

٨٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا ۔

مسدد، بشر بن مفضل، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے اور ان کے درمیان بیٹھا کرتے ۔

بَابُ ٥٨٥ الْاِسْتِمَاعِ إِلَى الْخُطْبَةِ ۔

خطبہ غور سے سُننا

٨٨٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰئِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ۔

عبد اللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جمعہ کا روز ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں۔ جلد آنے والے کی مثال اونٹ کی قربانی دینے والے جیسی ہے۔ پھر اس جیسی جو گائے کی قربانی دے۔ پھر دنبہ، پھر مرغی، پھر انڈا۔ جب امام نکل آئے تو اپنی ڈائریاں بند کر کے وعظ و نصیحت کو غور سے سُنتے ہیں ۔

بَابُ ٥٨٦ إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔

جب امام کسی کو دیکھے کہ خطبہ کے دوران آیا ہے تو اُسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے ۔

الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ ‏

مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پس آپ نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ اے اللہ ہمارے ارد گرد، اور ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دستِ مبارک سے اشارہ کرتے اُدھر کے بادل پھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناۃ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔

بَاب ۵۹۰ الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَإِذَا قَالَ لِصَاحِبِهِ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ ‏

۸۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ ‏

جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو اُس نے لغو حرکت کی۔

حضرت سلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب امام کلام کرے تو خاموش رہے۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم جمعہ کے روز اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی۔

بَاب ۵۹۱ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ ‏

۸۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا ‏

وہ ساعت جو صرف جمعہ کے روز میں ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس میں ایک ساعت ہے جو بندۂ مسلمان اُسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہی عطا فرما دی جائے گی اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ قلیل وقت ہے۔

بَاب ۵۹۲ إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْإِمَامِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَصَلَاةُ الْإِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ ‏

۸۸۷ - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا

اگر نمازِ جمعہ میں کچھ لوگ امام سے جُدا ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے۔

معاویہ بن عمرو، زائدہ، حصین، سالم بن ابو الجعد سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک قافلہ آیا جس میں اناج لدے ہوئے اونٹ تھے۔ ہم اُس کی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ جب تجارت یا لہو و لعب دیکھتے ہیں تو

sunnahschool.blogspot.com

إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۔

بَابٌ ۵۹۳ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ قَبْلَهَا ۔

۸۸۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ۔

بَابٌ ۵۹۴ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۔

۸۸۹ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبِعَاءَ فِيْ مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهٗ فِيْ قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِّنْ شَعِيْرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ عَرْقَهٗ وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُهٗ وَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ ۔

۸۹۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ ۔

بَابٌ ۵۹۵ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ۔

۸۹۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيْلُ ۔

۸۹۲ ۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ

اُن کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیتے ہیں (۱۱:۶۲)

نمازِ جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نماز پڑھنا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور عشاء کے بعد بھی دو رکعتیں اور جمعے کے بعد نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

ارشادِ خداوندی، جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ (۱۰:۶۲)

سعید بن ابو مریم، ابو غسان، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم میں ایک عورت تھی جو نہر کے کنارے اپنے کھیت میں چقندر بویا کرتی۔ جب جمعہ کا دن ہوتا تو وہ چقندر کی جڑوں کو اکھاڑ کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی۔ پھر ایک مٹھی جو کا آٹا اس میں ڈالتی اور چقندر کی جڑیں گویا بوٹیوں کی طرح ہو جاتیں جب ہم نمازِ جمعہ سے واپس آتے تو اُسے سلام کرتے اور وہ یہ کھانا ہمارے سامنے رکھ دیا کرتی اور ہم جمعے کے روز اس کھانے کی تمنا کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابو حازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی اور فرمایا۔ ہم قیلولہ نہ کرتے اور نہ دوپہر کا کھانا کھاتے مگر نمازِ جمعہ کے بعد۔

نمازِ جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

محمد بن عقبہ شیبانی، ابو اسحاق فزاری، حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، ہم نمازِ جمعہ جلدی پڑھتے اور پھر قیلولہ کرتے۔

سعید بن ابو مریم، ابو غسان، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ ۔

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ لیتے اور پھر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

بَابُ ۵۹۶ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ إِلٰى قَوْلِهِ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۔

۸۹۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۔

بَابُ ۵۹۷ صَلٰوةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَرُكْبَانًا رَاجِلٌ قَائِمٌ ۔

۸۹۴ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا ۔

بَابُ ۵۹۸ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ ۔

نمازِ خوف کا بیان

ارشادِ خداوندی ہے: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے تا عذابا مہینا ۰ (۴: ۱۰۱، ۱۰۲)

شعیب کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی نماز خوف پڑھی؟ انہوں نے فرمایا کہ سالم نے مجھے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا۔ ہم دشمن کے سامنے صف آرا ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور دوسرا دشمن کے مقابلے پر۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر وہ اس گروہ کی جگہ چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت کا رکوع اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا۔ پس ان میں سے ہر گروہ نے کھڑے ہو کر اپنا رکوع اور دو سجدے کیے۔

پیدل یا سوار ہو کر نمازِ خوف پڑھنا۔ راجل سے پیدل مراد ہے۔

سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی، ان کے والد ماجد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جب گھمسان کی جنگ ہو جائے تو کھڑے ہو کر اور حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کی کہ اگر کفار تعداد میں زیادہ ہوں تو کھڑے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لی جائے۔

نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا

۸۹۵ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ؕ

عبید اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے ۔ آپ نے تکبیر کہی تو انھوں نے تکبیر کہی ، رکوع کیا تو ان لوگوں نے رکوع کیا ، پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ انھوں نے بھی سجدہ کیا ۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ جا کھڑے ہوئے جنھوں نے سجدہ کیا اور اپنے بھائیوں کی نگرانی کی تھی اور وہ دوسرا گروہ آگیا ۔ پس انھوں نے آپ کے ساتھ رکوع سجدہ کیا اور سب ہی نماز میں رہے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت بھی کرتے رہے ۔

بَابٌ ۵۹۹ الصَّلٰوةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ

قلعوں پر یلغار اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِنْ كَانَ تَهَيَّأَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلٰوةِ صَلَّوْا إِيْمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهٖ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْإِيْمَاءِ أَخَّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا فَيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا صَلَّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا فَلَا يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيرُ وَيُؤَخِّرُونَهَا حَتّٰى يَأْمَنُوا وَبِهٖ قَالَ مَكْحُولٌ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ نُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي مُوسٰى فَفُتِحَ لَنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ؕ

اوزاعی نے فرمایا جب کہ فتح یقینی ہو ، اگر نماز پر قادر نہ ہوں تو ہر شخص اشارے سے نماز پڑھ لے اور اگر اشارے پر بھی قادر نہ ہوں تو نماز کو مؤخر کر لیں یہاں تک کہ جنگ کا فیصلہ ہو یا محفوظ ہوجائیں تو دو رکعتیں پڑھ لیں ۔ اگر اس پر قادر نہ ہوں تو ایک رکعت پڑھیں اور دو سجدے کریں ۔ اگر اس پر بھی قادر نہ ہوں تو تکبیر کافی نہیں بلکہ محفوظ ہونے تک اُسے مؤخر کر دیں ۔ مکحول کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا ، طلوع فجر کے وقت جب قلعہ تستر پر حملہ کیا گیا تو لڑائی گرم ہوگئی اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملا ۔ پس ہم نے نماز نہیں پڑھی مگر سورج بلند ہوجانے کے بعد پڑھی اور ہم حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ تھے تو ہماری فتح ہوئی ۔ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ اُس نماز کے بدلے مجھے دنیا اپنی ساری متاع سمیت بھی خوش نہیں کر سکتی ۔

۸۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ، غزوۂ خندق کے روز حضرت عمر آئے اور کفار قریش کو سب وشتم کرنے لگے اور وہ عرض گزار ہوئے ، یا رسول اللہ! میں نے نماز عصر نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم ! ابھی تک میں نے بھی یہ نماز نہیں پڑھی ہے ۔ پس بطحان کی طرف اُترے تو وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی ۔ پھر اس کے

الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا۔

بعد نمازِ مغرب پڑھی۔

بَاب ۶۰ صَلٰوةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوْبِ رَاكِبًا وَإِيْمَاءً

وَقَالَ الْوَلِيْدُ ذَكَرْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ صَلٰوةَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَأَصْحَابِهٖ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيْدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ۔

تعاقب کرنے یا ہونے کی صورت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا۔

ولید کا بیان ہے کہ میں نے اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا جو سواری کی پیٹھ پر پڑھی تھی فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جبکہ فوت ہونے کا ڈر ہو اور ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی کو دلیل بنایا ہے کہ کوئی نمازِ عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں

۸۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ أَحَدًا مِّنْهُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جب کہ جنگ احزاب سے لوٹے کہ کوئی نمازِ عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔ ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم تو وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے جبکہ دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم تو پڑھیں گے کیونکہ آپ کا منشاء یہ نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی کو بھی ملامت نہ کی۔

ف: آپ نے فریقین میں سے کسی فریق کو بھی اس لیے ملامت نہ کی کہ ایک فریق نے آپ کے مذکورہ ارشادِ گرامی کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا اور دوسرے فریق نے آپ کے ارشادِ عالی کی مراد پر عمل کیا۔ ہر فریق نے چونکہ اپنی اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق آپ ہی کے حکم کی تعمیل کی لہٰذا قابلِ ملامت کوئی فریق بھی نہ ٹھہرا۔ یہی حال ائمہ مجتہدین کے اجتہادی اختلافات کا ہے ان میں سے کسی بھی مسلک میں کوئی سا امام بھی قابلِ ملامت نہیں بلکہ سارے ثواب پانے والے اور راہِ حق پر ہیں۔ چاروں میں سے جس کی پیروی بھی کی جائے درست ہے لیکن جہاں جس کی پیروی کا رواج ہو جیسے پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کا رواج ہے لہٰذا یہاں مذہبِ حنفی پر ہی عمل کیا جائے۔ جو اہلِ حق کے چاروں اماموں کی تقلید سے باہر ہو وہ گمراہ، بے دین ہے وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَاب ۶۱ التَّكْبِيْرِ وَالْغَلَسِ وَالصُّبْحِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْإِغَارَةِ وَالْحَرْبِ۔

۸۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُوْلُوْنَ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ الْخَمِيْسُ

شب خون اور لڑائی کے وقت تکبیر، اندھیرا، صبح اور نماز۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ پھر سوار ہوئے اور کہا۔ اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جس قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔ وہ نکلے اور گلیوں میں یہ کہہ رہے تھے۔ محمد اور فوج راوی کا بیان ہے کہ الْخَمِيْسُ فوج ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

الخميس فظهر عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتل المقاتلة وسبى الذراري فصارت صفية لدحية الكلبي وصارت برسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تزوجها وجعل صداقها عتقها فقال عبد العزيز لثابت يا أبا محمد أنت سألت أنسا ما أمهرها فقال أمهرها نفسها قال فتبسم ۔

علیہ وسلم اُن پر غالب آ گئے پس لڑنے والوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں حضرت صفیہ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہو گئیں۔ پھر آپ نے اُن سے نکاح کر لیا اور آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔ عبد العزیز نے ثابت سے کہا۔ اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت انس سے پوچھا کہ اُن کا مہر کیا مقرر ہوا؟ فرمایا کہ اُن کی ذات۔ اس پر وہ مُسکرا دیے۔

كتاب العيدين

عیدین کا بیان

باب ۶۰۲ ما جاء في العيدين والتجمل فيهما ۔

عیدین اور اُن میں اظہارِ مسرت کا حکم

۸۹۹ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر قال أخذ عمر جبة من إستبرق تباع في السوق فأخذها فأتى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ابتع هذه تجمل بها للعيد والوفود فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما هذه لباس من لا خلاق له فلبث عمر ما شاء الله أن يلبث ثم أرسل إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بجبة ديباج فأقبل بها عمر فأتى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إنك قلت هذه لباس من لا خلاق له وأرسلت إلي بهذه الجبة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تبيعها وتصيب بها حاجتك ۔

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عمر نے ایک ریشمی جُبہ لیا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ اسے خرید لیجئے اور اسے عید اور وفود کے وقت زیب تن فرمایا کیجئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو حضرت عمر ٹھہرے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے پاس ایک ریشمی جُبہ بھیجا۔ حضرت عمر نے لے لیا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اُن کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو اور پھر یہ جُبہ میرے لیے بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اسے بیچ کر اپنی حاجت پوری کر لو۔

باب ۶۰۳ الحراب والدرق يوم العيد

عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں

۹۰۰ - حدثنا أحمد قال حدثنا ابن وهب قال أخبرني عمرو أن محمد بن عبد الرحمن الأسدي حدثه عن عروة عن عائشة قالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم وعندي جاريتان تغنيان بغناء بعاث فاضطجع على الفراش وحول وجهه ودخل

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے ترانے گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا۔ حضرت ابو بکر آئے اور انھوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس شیطانی نغمے

أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي ۔

بَابُ ٦٠٤ سُنَّةِ الْعِيدِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ

۹۰۱ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا ۔

۹۰۲ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَبِمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا ۔

بَابُ ٦٠٥ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

۹۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَقَالَ مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا، اسے جانے دو۔ جب وہ غافل ہوئے تو میں نے لڑکیوں کو نکل جانے کا اشارہ کیا، وہ حبشیوں کی عید کا دن تھا جو ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یا آپ نے خود فرمایا، تم دیکھنا چاہتی ہو۔ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑی کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے، اے بنی ارفدہ! اور دکھاؤ۔ یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو مجھ سے فرمایا، بس عرض کی، ہاں۔ فرمایا، تو جاؤ۔

مسلمانوں کے لیے عید کی سنتیں

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ فرمایا کہ اس روز کی ابتداء ہم نماز پڑھنے سے کرتے ہیں، پھر واپس لوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے ہماری طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، حضرت ابوبکر آئے اور میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں بہادری دکھائی تھی، وہ فرماتی ہیں کہ یہ گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں شیطانی باجہ اور یہ عید کے دن کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا

محمد بن عبدالرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، عبید اللہ بن ابوبکر بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، عید الفطر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ کھا لیتے ــــــ مرجی بن رجاء، عبید اللہ بن ابوبکر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ طاق تعداد میں کھایا کرتے۔

بَابُ ۶۰۶ الْاَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ ؕ

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهٖ فَكَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهٗ قَالَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا ؕ

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّيْ نَسَكْتُ شَاتِيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّاَحْبَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ شَاتِيْ اَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِيْ بَيْتِيْ فَذَبَحْتُ شَاتِيْ وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الصَّلٰوةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَّنَا جَذَعَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ اَفَتَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ؕ

بَابُ ۶۰۶ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

۹۰۶۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ِالْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ

قربانی کے روز کھانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نمازِ عید سے پہلے قربانی کرلے وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس روز گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اجازت مرحمت فرمادی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الاضحی کے روز نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی، اُس کی قربانی درست ہو گئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے لہٰذا اُس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں جان حضرت ابو بُردہ بن نیار عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کرلی، یہ جانتے ہوئے کہ دن کھانے پینے کا ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری پہلی ہو جو میرے گھر میں ذبح کی جائے لہٰذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے کھا بھی لیا۔ فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے پیارا ہے کیا وہ مجھے کفایت کرے گا؟ فرمایا۔ ہاں اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

بغیر منبر کے عیدگاہ کی طرف جانا

عیاض بن عبد اللہ بن ابو سرح سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحی کے روز عیدگاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلا کام یہ ہوتا کہ نماز پڑھتے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں وعظ و نصیحت کرتے اور حکم فرماتے۔ اگر کوئی لشکر بھیجنا یا حکم جاری کرنا ہوتا تو اس کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ مسلمانوں کا ہمیشہ یہی معمول رہا یہاں تک کہ میں عید الاضحیٰ

يريد ان يقطع بعثا قطعه او يامر بشيء امر به ثم ينصرف فقال ابو سعيد فلم يزل الناس على ذلك حتى خرجت مع مروان وهو امير المدينة في اضحى او فطر فلما اتينا المصلى اذا منبر بناه كثير بن الصلت فاذا مروان يريد ان يرتقيه قبل ان يصلي فجبذت بثوبه فجبذني فارتفع فخطب قبل الصلوة فقلت له غيرتم والله فقال يا ابا سعيد قد ذهب ما تعلم فقلت ما اعلم والله خير مما لا اعلم فقال ان الناس لم يكونوا يجلسون لنا بعد الصلوة فجعلتها قبل الصلوة ؎

یا عید الفطر کے لیے مروان کے ساتھ نکلا جو مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ جب ہم عیدگاہ میں آئے تو اُس کے لیے کثیر بن صلت نے منبر بنا رکھا تھا۔ جب مروان نے اُس پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا۔ وہ مجھ سے چھڑا کر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اُس سے کہا کہ تم نے سنت کو بدل دیا خدا کی قسم۔ اُس نے کہا، اے ابو سعید، جو آپ جانتے ہیں وہ بات گئی۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں جو جانتا ہوں وہ اُس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ اُس نے کہا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے نہیں بیٹھتے لہٰذا میں نے اسے نماز سے پہلے کر دیا۔

باب المشي والركوب الى العيد بغير اذان ولا اقامة ؎

عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان و اقامت کے ہے۔

۹۰۷- حدثنا ابراهيم بن المنذر الحزامي قال حدثنا انس بن عياض عن عبيد الله عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي في الاضحى والفطر ثم يخطب بعد الصلوة

ابراہیم بن منذر حزامی، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پڑھا کرتے۔ پھر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے۔

۹۰۸- حدثنا ابراهيم بن موسى قال اخبرنا هشام ان ابن جريج اخبرهم قال اخبرني عطاء عن جابر بن عبد الله قال سمعته يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم الفطر فبدا بالصلوة قبل الخطبة

قال واخبرني عطاء ان ابن عباس ارسل الى ابن الزبير في اول ما بويع له انه لم يكن يؤذن بالصلوة يوم الفطر وانما الخطبة بعد الصلوة واخبرني عطاء عن ابن عباس وعن جابر بن عبد الله قال لم يكن يؤذن يوم الفطر ولا يوم الاضحى وعن جابر بن عبد الله قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قام فبدا بالصلوة ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبي الله صلى الله عليه وسلم نزل فاتى النساء فذكرهن وهو يتوكا على يد بلال وبلال باسط ثوبه تلقي …

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے روز تشریف لے گئے تو آپ نے ابتدا کی خطبے سے پہلے۔ اور مجھے بتایا کہ حضرت ابن عباس نے ایک آدمی کو حضرت ابن زبیر کے پاس بھیجا جب کہ ابھی اُن کے لیے بیعت لی جا رہی تھی کہ عید الفطر کے لیے اذان نہیں کہی جاتی اور خطبہ نماز کے بعد ہے اور مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ کے حوالے سے بتایا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے اذان نہیں کہی جاتی۔ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ابتدا نماز سے فرمائی۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عورتوں کی طرف اُتر آئے اور حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ … کہ فارغ ہو کر عورتوں کے

حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِيْنَ يَفْرُغُ قَالَ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يَفْعَلُوا ۔

بَاب ٦٠٩ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيْدِ ۔

٩٠٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

٩١٠۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ۔

٩١١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا

٩١٢۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ ۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُوْفِيَ أَوْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ۔

بَاب ٦١٠ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيْدِ وَالْحَرَمِ

وَقَالَ الْحَسَنُ نُهُوْا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ الْعِيْدِ إِلَّا أَنْ يَخَافُوْا عَدُوًّا ۔

٩١٣۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى أَبُو السُّكَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا

پاس جائے اور انہیں نصیحت کرے؟ فرمایا کہ یہ اُن کے لیے ضروری ہے لیکن معلوم نہیں انہیں کیا ہوا کہ ایسا نہیں کرتے۔

خطبہ نمازِ عید کے بعد ہے

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نمازِ عید میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ حاضر ہوا، سارے ہی خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

یعقوب بن ابراہیم، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نمازِ عیدین خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اُن سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انہیں صدقہ کا حکم دیا۔ پس وہ ڈالنے لگیں کوئی اپنی بالی اور کوئی اپنا ہار۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس روز جس چیز کے ساتھ ہم سب سے پہلے ابتدا کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر واپس جا کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے تیار کیا، قربانی کا اس میں کوئی شائبہ نہیں۔ انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا جس کو ابو بردہ بن نیار کہا جاتا تھا، یا رسول اللہ! میں ذبح کر بیٹھا اور میرے پاس ایک سال سے کم کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس کی جگہ کر لو اور تمہارے بعد اور کسی کے لیے کافی یا جائز نہیں۔

عیدگاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے۔

حسن بصری نے فرمایا کہ عید کے روز ہتھیار لے جانے سے منع کیا گیا ہے مگر جب کہ دشمن کا خوف ہو۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

المحاربي قال حدثنا محمد بن سوقة عن سعيد بن جبير قال كنت مع ابن عمر حين اصابه سنان الرمح في اخمص قدمه فلزقت قدمه بالركاب فنزلت فنزعتها وذلك بمنى فبلغ الحجاج فجاء يعوده فقال الحجاج لو نعلم من اصابك فقال ابن عمر انت اصبتني قال وكيف قال حملت السلاح في يوم لم يكن يحمل فيه وادخلت السلاح الحرم ولم يكن السلاح يدخل في الحرم۔

٩١٣۔ حدثنا احمد بن يعقوب قال حدثني اسحاق بن سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص عن ابيه قال دخل الحجاج على ابن عمر وانا عنده فقال كيف هو فقال صالح فقال من اصابك قال اصابني من امر بحمل السلاح في يوم لا يحل فيه حمله يعني الحجاج۔

باب ٦١١ التبكير للعيد وقال عبد الله بن بسر ان كنا فرغنا في هذه الساعة وذلك حين التسبيح۔

٩١٤۔ حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن زبيد عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال ان اول ما نبدأ به في يومنا هذا ان نصلي ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ان يصلي فانما هو لحم عجله لاهله ليس من النسك في شيء فقام خالي ابو بردة بن نيار فقال يا رسول الله اني ذبحت قبل ان اصلي وعندي جذعة خير من مسنة فقال اجعلها مكانها او قال اذبحها ولن تجزي جذعة عن احد بعدك۔

باب ٦١٢ فضل العمل في ايام التشريق

وقال ابن عباس واذكروا الله في ايام معلومات ايام العشر والايام المعدودات ايام التشريق وكان ابن عمر وابو هريرة يخرجان الى السوق في ايام العشر يكبران ويكبر الناس بتكبيرهما وكبر

کے ساتھ تھا جب کہ اُن کے تلوے میں نیزے کی نوک چبھی۔ اُن کا پیر رکاب سے چمٹ گیا تو میں نے اُتر کر جدا کیا تھا اور یہ منیٰ میں ہوا۔ حجاج کو جب یہ خبر پہنچی تو عیادت کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا۔ کاش! ہم جانتے کہ آپ کو یہ تکلیف کس نے پہنچائی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ آپ نے پہنچائی ہے۔ اُس نے کہا وہ کیسے! فرمایا کہ آپ نے ایسے روز ہتھیار اٹھائے جس میں اُٹھائے نہیں جاتے اور حرم میں ہتھیار داخل کیے جب کہ حرم میں ہتھیار داخل نہیں کیے جاتے۔

سعید بن عمرو سے روایت ہے کہ حجاج حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں اُن کے پاس تھا۔ اُس نے کہا۔ کیا حال ہے فرمایا، اچھا ہے۔ کہا کہ آپ کو کس نے تکلیف پہنچائی! فرمایا کہ اُس نے تکلیف پہنچائی جس نے ایسے دن میں ہتھیار اُٹھانے کا حکم دیا جس میں اُٹھانا جائز نہیں یعنی حجاج نے۔

نمازِ عید کے لیے جلدی جانا۔ عبداللہ بن بسر نے فرمایا کہ ہم اس وقت فارغ ہو جایا کرتے یعنی اُس وقت جب تسبیح پڑھتے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا۔ اس روز جس کام سے ہم ابتدا کریں یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس جا کر قربانی کریں۔ جس نے اسی طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پایا اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے جلدی کر لی اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ پس میرے ماموں جان حضرت ابوبردہ بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی اور میرے پاس ایک سال کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس کی جگہ کر دو یا فرمایا کہ اسے ذبح کر دو اور تمہارے بعد ایک سالہ کسی اور کو کفایت نہیں کرے گا۔

ایامِ تشریق کے عمل کی فضیلت

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اَیَّامُ العشرِ اور اَیَّامُ المعدودات سے مراد ایام تشریق ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ ان دس دنوں میں بازار کی طرف تکبیر کہتے ہوئے جاتے تاکہ ان سے سُن کر لوگ تکبیر کہیں اور محمد بن علی نوافل کے بعد بھی تکبیر

محمد بن علی خلف الناس کلهم.

٩١٦ - حدثنا محمد ابن عرعرة قال حدثنا شعبة عن سليمان عن مسلم البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما العمل في أيام أفضل منها في هذه قالوا ولا الجهاد قال ولا الجهاد إلا رجل خرج يخاطر بنفسه وماله فلم يرجع بشيء.

کہتے۔

محمد بن عرعرہ، شعبہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عمل ایسا نہیں جو ان دنوں کے عمل سے افضل ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے، جہاد بھی؟ فرمایا کہ جہاد بھی مگر جو اپنی جان اور اپنے مال کو خطرے میں ڈال کر نکلا اور کچھ لے کر واپس نہیں لوٹا۔

باب ٦١٣ التكبير أيام منى وإذا غدا إلى عرفة

وكان ابن عمر رضي الله عنه يكبر في قبته بمنى فيسمعه أهل المسجد فيكبرون ويكبر أهل الأسواق حتى ترتج منى تكبيرا وكان ابن عمر يكبر بمنى تلك الأيام وخلف الصلوات وعلى فراشه وفي فسطاطه ومجلسه وممشاه وتلك الأيام جميعا وكانت ميمونة تكبر يوم النحر وكان النساء يكبرن خلف أبان ابن عثمان وعمر بن عبد العزيز ليالي التشريق مع الرجال في المسجد.

منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے روز عرفات کو جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے خیمے میں ہی تکبیر کہتے جس کو سن کر مسجد والے تکبیر کہتے اور بازار والے تکبیر کہتے یہاں تک کہ منیٰ تکبیر کی آواز سے گونج اٹھتا۔ حضرت ابن عمر ان دنوں میں منیٰ میں تکبیر کہتے اور نمازوں کے بعد اور اپنے بستر پر، زیر خیمہ، مجلس اور راستے میں اور ان تمام دنوں میں اور عورتیں ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے ایام تشریق کی راتوں میں مسجد کے اندر مردوں کے ساتھ تکبیر کہا کرتیں۔

٩١٧ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا مالك ابن أنس قال حدثني محمد ابن أبي بكر الثقفي قال سألت أنس بن مالك ونحن غاديان من منى إلى عرفات عن التلبية كيف كنتم تصنعون مع النبي صلى الله عليه وسلم قال كان يلبي الملبي لا ينكر عليه ويكبر المكبر فلا ينكر عليه.

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور ہم منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ تلبیہ کیسے کرتے تھے؟ فرمایا کہ اگر کوئی تلبیہ کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور اگر کوئی تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کرتا تھا۔

٩١٨ - حدثنا محمد قال حدثنا عمر بن حفص قال حدثنا أبي عن عاصم عن حفصة عن أم عطية قالت كنا نؤمر أن نخرج يوم العيد حتى نخرج البكر من خدرها حتى نخرج الحيض فيكن خلف الناس فيكبرن بتكبيرهم ويدعون بدعائهم يرجون بركة ذلك اليوم وطهرته.

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم دیا جاتا کہ ہم عید کے روز نکلیں، یہاں تک کہ کنواری لڑکیاں اپنے پردے سے اور حیض والی بھی نکلیں اور لوگوں کے پیچھے رہتیں پس ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں، اس روز کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتے ہوئے

باب ٦١٤ الصلوة إلى الحربة يوم العيد

نماز عید برچھی کی آڑ میں پڑھنا

۹۱۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّي ؕ

محمد بن بشار، عبدالوہاب، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو برچھی گاڑی جاتی۔ پھر آپ نماز پڑھتے۔

بَابٌ ۶۱۵ حَمْلِ الْعَنَزَةِ وَالْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ ؕ

عید کے روز امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا۔

۹۲۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو نِ الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي اِلَيْهَا ؕ

ابراہیم بن منذر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت عید گاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے سامنے نیزہ اٹھایا ہوا ہوتا جو عید گاہ میں آپ کے سامنے نصب کر دیا جاتا پس آپ اس کی طرف نماز پڑھتے۔

بَابٌ ۶۱۶ خُرُوْجِ النِّسَاءِ وَالْحُيَّضِ اِلَى الْمُصَلّٰى ؕ

عورتوں اور حیض والیوں کا عید گاہ کی طرف جانا۔

۹۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ حَفْصَةَ قَالَ اَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى ؕ

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ جوان اور پردے والی عورتوں کو نکالیں۔ ایوب نے بھی حفصہ سے اسی طرح روایت کی۔ حدیث حفصہ میں یہ بھی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ جوان اور پردے والی عورتیں اور حیض والی عورتیں عید گاہ سے الگ رہا کریں۔

بَابٌ ۶۱۷ خُرُوْجِ الصِّبْيَانِ اِلَى الْمُصَلّٰى

بچوں کا عید گاہ کی طرف نکلنا

۹۲۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ ؕ

عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔

بَابٌ ۶۱۸ اسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ الْعِيْدِ. وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ ؕ

عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا۔

حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے۔

۹۲۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیع کی طرف نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں

اللہ علیہ وسلم یوم اضحی الی البقیع فصلی رکعتین ثم اقبل علینا بوجھہ فقال ان اول نسکنا فی یومنا ھذا ان نبدأ بالصلوۃ ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد وافق سنتنا ومن ذبح قبل ذلک فانما ھو شیء عجلہ لاھلہ لیس من النسک فی شیء فقام رجل فقال یا رسول اللہ انی ذبحت وعندی جذعۃ خیر من مسنۃ قال اذبحھا ولا تفی عن احد بعدک ۔

باب ٦١٩ العلم بالمصلی

٩٢٤ ـ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن سفیان قال حدثنی عبد الرحمن بن عابس قال سمعت ابن عباس قیل لہ اشھدت العید مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ولولا مکانی من الصغر ما شھدتہ حتی اتی العلم الذی عند دار کثیر بن الصلت فصلی ثم خطب ثم اتی النساء ومعہ بلال فوعظھن وذکرھن وامرھن بالصدقۃ فرأیتھن یھوین بایدیھن یقذفنہ فی ثوب بلال ثم انطلق ھو وبلال الی بیتہ ۔

باب ٦٢٠ موعظۃ الامام النساء یوم العید ۔

٩٢٥ ـ حدثنا اسحٰق بن ابراھیم بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن جابر بن عبد اللہ قال سمعتہ یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر فصلی فبدأ بالصلوۃ ثم خطب فلما فرغ نزل فاتی النساء فذکرھن وھو یتوکا علی ید بلال وبلال باسط ثوبہ تلقی فیہ النساء الصدقۃ قلت لعطاء زکوۃ یوم الفطر قال لا ولکن صدقۃ یتصدقن حینئذ تلقی فتخھا ویلقین قلت لعطاء اتری حقا علی الامام ذلک ویذکرھن قال انہ لحق علیھم وما لھم لا یفعلونہ قال ابن جریج واخبرنی الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن عباس قال شھدت الفطر مع النبی صلی اللہ علیہ

پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس روز ہماری سب سے پہلی عبادت یہ ہے کہ ہم نماز سے ابتدا کریں، پھر واپس جا کر قربانی کریں۔ جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کے موافق کیا اور جس نے اس سے پہلے قربانی کر لی تو وہ اپنے گھر والوں کے لیے جلدی کی ہے اُس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ذبح کر بیٹھا اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے فرمایا کہ اُسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ کسی کے لیے کافی نہیں۔

عیدگاہ میں جھنڈا نصب کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُن سے کہا گیا، کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوئے! فرمایا۔ ہاں اور اگر آپ سے قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث شامل نہ ہو سکتا۔ یہاں تک کہ وہ جھنڈا لایا گیا جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ پس نماز پڑھی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا پس میں نے اُنہیں دیکھا کہ اپنے ہاتھوں کو جھکاتیں اور حضرت بلال کے کپڑے میں کچھ ڈال دیتیں پھر آپ اور حضرت بلال اپنے گھر کی طرف آ گئے۔

عید کے روز امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا۔

عطاء سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ عید الفطر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ سو آپ نے نماز سے ابتدا کی پھر خطبہ دیا۔ جب فارغ ہوئے تو نیچے اُترے اور عورتوں کے پاس گئے تو اُنہیں نصیحت کی اور آپ نے حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لے رکھا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقہ فطر فرمایا، نہیں بلکہ اور ہی صدقہ ڈال رہی تھیں اور ایک کو دیکھ کر دوسری۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا امام کے لیے ضروری ہے کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے! فرمایا کہ یہ اُن کے لیے ضروری ہے لیکن انہیں کیا ہو گیا کہ ایسا نہیں کرتے ___ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ عید الفطر میں شامل ہوا تو وہ خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے پھر خطبہ دیتے۔ اس کے بعد

وسلم وأبي بكر وعمر وعثمان يصلونها قبل الخطبة ثم يخطب بعد فخرج النبي صلى الله عليه وسلم كأني أنظر إليه حين يجلس بيده ثم أقبل يشقهم حتى جاء النساء معه بلال فقال يا أيها النبي إذا جاءك المؤمنات يبايعنك الآية ثم قال حين فرغ منها آنتن على ذلك فقالت امرأة واحدة منهن لم يجبه غيرها نعم لا يدري حسن من هي قال فتصدقن فبسط بلال ثوبه ثم قال هلم لكن فدى أبي وأمي فيلقين الفتخ والخواتيم في ثوب بلال قال عبد الرزاق الفتخ الخواتيم العظام كانت في الجاهلية.

باب ۶۲۱ إذا لم يكن لها جلباب في العيد

۹۲۶ - حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا أيوب عن حفصة بنت سيرين قالت كنا نمنع جوارينا أن يخرجن يوم العيد فجاءت امرأة فنزلت قصر بني خلف فأتيتها فحدثت أن زوج أختها غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة فكانت أختها معه في ست غزوات قالت فكنا نقوم على المرضى ونداوي الكلمى فقالت يا رسول الله أعلى إحدانا بأس إذا لم يكن لها جلباب أن لا تخرج فقال لتلبسها صاحبتها من جلبابها فليشهدن الخير ودعوة المؤمنين قالت حفصة فلما قدمت أم عطية أتيتها فسألتها أسمعت في كذا وكذا قالت نعم بأبي وقلما ذكرت النبي صلى الله عليه وسلم إلا قالت بأبي قال ليخرج العواتق ذوات الخدور أو قال العواتق وذوات الخدور شك أيوب والحيض ويعتزل الحيض المصلى وليشهدن الخير ودعوة المؤمنين قالت فقلت لها الحيض قالت نعم أليس الحائض تشهد عرفات وتشهد كذا وتشهد كذا

باب ۶۲۲ اعتزال الحيض المصلى

۹۲۷ - حدثني محمد بن المثنى قال حدثنا ابن أبي

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے ہیں۔ پھر انہیں چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ آپ نے آیت پڑھی۔ اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس حاضر ہوں بیعت ہونے کی غرض سے ۔۔۔۔ (۱۲:۶۰) پھر اس سے فارغ ہو کر فرمایا: کیا تم اس پر قائم ہو؟ ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا اور کسی دوسری نے ہاں نہ کہی۔ حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھی۔ فرمایا تو صدقہ دو اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا۔ پھر فرمایا شاباش، تم پر میرے ماں باپ قربان۔ وہ چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبدالرزاق نے کہا کہ الفتخ بڑی انگوٹھی کو کہتے ہیں جو دورِ جاہلیت میں ہوتی تھیں۔

جب عورت کے پاس نمازِ عید کے لیے دوپٹہ نہ ہو۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عید کے روز نکلنے سے روکا کرتیں۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری۔ میں اس کے پاس گئی تو اس نے بتایا کہ اس کے بہنوئی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں بارہ جہاد کیے اور چھ جہادوں میں اس کی بہن اس کے ساتھ رہی۔ اس نے کہا کہ ہم مریضوں اور زخمیوں کی مرہم پٹی پر مامور تھیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کے لیے مضائقہ ہے کہ اس کے پاس دوپٹہ نہ ہو تو نہ نکلے؟ فرمایا کہ اس کی سہیلی اسے اپنی چادروں سے اڑھا دے۔ پھر وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ حفصہ نے فرمایا کہ جب حضرت ام عطیہ تشریف لائیں تو میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے یہ بات سنی ہے؟ فرمایا ہاں، میرا باپ قربان۔ اور جب بھی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرا باپ قربان۔ آپ نے فرمایا کہ جوان پردے والیاں یا جوان اور پردے والیاں نکلیں۔ یہ ایوب کا شک ہے۔ اور حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں لیکن بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ میں نے کہا: حائضہ بھی! فرمایا: ہاں۔ کیا حائضہ عرفات اور فلاں فلاں جگہ حاضر نہیں ہوتیں!

حائضہ کا عیدگاہ سے الگ رہنا

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ اُمِرْنَا اَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ. قَالَ ابْنُ عَوْنٍ اَوِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ.

فرمایا ہمیں نکلنے کا حکم دیا گیا تھا پس ہم نکلیں حیض والی اور جوان اور پردہ دار۔ ابن عون نے کہا کہ جوان پردہ دار۔ پس حیض والی تو مسلمانوں کے اجتماع میں شریک ہوتیں اور ان کی دعاؤں میں لیکن ان کے نماز پڑھنے کی جگہ (عیدگاہ) سے ایک طرف رہتی تھیں۔

بَابُ ٦٢٣ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلّٰى

قربانی کے روز عیدگاہ میں نحر اور ذبح کرنا

٩٢٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ اَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى.

عبداللہ بن یوسف، لیث، کثیر بن فرقد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ میں نحر یا ذبح کیا کرتے۔

بَابُ ٦٢٤ كَلَامِ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ فِي خُطْبَةِ الْعِيْدِ وَاِذَا سُئِلَ الْاِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ يَخْطُبُ.

خطبہ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے متعلق پوچھا جائے۔

٩٢٩ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ وَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ جَذَعَةٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس کی قربانی ہوگی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو یہ بکری کا گوشت ہے۔ حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کر لی اور میں یہی جانتا تھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ پس میں نے جلدی کی کہ کھایا، گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بکری کا گوشت ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو گوشت والی بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا یہ میرے لیے کافی ہوگا؟ فرمایا۔ ہاں لیکن تمہارے بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہوگا۔

ف: اس حدیث کا مضمون کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ قبل ازیں حدیث ۹۰۵، ۹۱۲، ۹۱۵ اور ۹۲۳ میں بھی گزر چکا ہے اور اگلی حدیث میں بھی ہے۔ ایک سالہ بکری کے بچے کی قربانی ارشاد رسول کی روشنی میں درست نہیں ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بکری کا ایک سالہ بچہ قربانی کے طور پر ذبح کرنے کا مجاز بنا دیا۔ یہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ پروردگار عالم نے احکام تشریعیہ میں بھی آپ کو اتنا مجاز و مختار بنایا ہے۔ اگر کوئی اس امر کا روشن ثبوت احادیث مطہرہ کی روشنی میں دیکھنا چاہے تو چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کا ایمان افروز رسالہ الامن والعلی پڑھے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرے۔

۹۳۰ ـ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحَهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِيرَانٌ لِّي إِمَّا قَالَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَإِمَّا قَالَ بِهِمْ فَقْرٌ وَإِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعِنْدِي عَنَاقٌ لِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِيهَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی پھر خطبہ دیتے ہوئے حکم فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی انصار میں سے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میرے ہمسایے مفلس ہیں یا کہا کہ تنگ دست ہیں تو میں نے نماز سے پہلے قربانی کر لی اور میرے پاس بھیڑ کا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ آپ نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرما دی۔

۹۳۱ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ ۔

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اور پھر قربانی کی اور فرمایا۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں کی اُسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

بَابُ ۶۲۵ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ ۔

جو عید کے روز دوسرے راستے سے واپس لوٹے۔

۹۳۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ ۔

محمد، ابو تمیلہ یحییٰ بن واضح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز مخالف راستوں سے آیا جایا کرتے — متابعت کی اس کی یونس بن محمد، فلیح، سعید نے حضرت ابوہریرہ سے اور حدیث جابر زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۶۲۶ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

وَكَذٰلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيدُنَا يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلّٰى كَصَلٰوةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔

جب نمازِ عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے

اسی طرح عورتیں جو اپنے گھروں اور گاؤں میں ہوں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اہلِ اسلام! یہ ہماری عید ہے۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے مولیٰ ابن ابو عتبہ کو زاویہ میں حکم دیا تو اس نے اپنی بیوی اور بچوں کو اکٹھا کر کے شہر والوں کی طرح نماز پڑھی اور تکبیر کہی۔ عکرمہ نے فرمایا کہ دیہات والے عید کے روز جمع ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے ہیں جیسے امام کرتا ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ جب نمازِ عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے۔

۹۳۳ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ اَيَّامُ مِنًى ٥ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ اَمْنًا بَنِيْ اَرْفِدَةَ يَعْنِيْ مِنَ الْاَمْنِ ٥

اُن کے پاس تشریف لائے اور ایام منیٰ میں دو لڑکیاں اُن کے پاس دف بجا رہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے سے منہ ڈھانپ رکھا تھا حضرت ابوبکر نے اُنھیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا ۔ اے ابوبکر! انھیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن اور ایام منیٰ ہیں ۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے چھپایا اور میں حبشیوں کو دیکھتی رہی جو مسجد میں کھیل رہے تھے ۔ حضرت عمر نے اُنھیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ انھیں کرنے دو ۔ بنی ارفدہ! اطمینان سے کھیلتے رہو ۔

ف :۔ یہ مضمون پیچھے حدیث ۹۰۰ میں بھی گزر چکا ہے اور ۹۲۸ میں بھی ہے ۔ حدیث ۹۲۸ کے تحت ہم نے حاشیے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فعل پر بحث کی ہے ۔ اس حدیث کا مضمون سمجھنے کے لیے حدیث ۹۲۸ کا حاشیہ دیکھنا چاہیے ۔ پروردگارِ عالم ہمیں بے راہ روی اور دورِ حاضر کے جملہ فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے ۔ آمین ۔

بَابٌ ٦٢٧ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا

وَقَالَ اَبُو الْمُعَلّٰى سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدِ ٥

ابو المعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے سعید سے سُنا کہ حضرت ابن عباس نمازِ عید سے پہلے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے ۔

٩٣٤ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهٗ بِلَالٌ ٥

ابو الولید، شعبہ، عدی بن ثابت، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور اُن سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے ۔

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

وتر کے متعلق روایات

بَابٌ ٦٢٨ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ ٥

٩٣٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ

نافع اور عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں ۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اُس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی ۔

مَا أَدْرِي صَلَّى وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر دیتے اور اپنی بعض حاجت کے لیے حکم دیتے تھے۔

۹۳۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ۔

کریب کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی زوجہ مطہرہ بھی۔ آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ آدھی یا اس کے قریب رات ہو گئی تو بیدار ہوئے اور چہرے سے نیند کے آثار مٹائے۔ پھر سورۂ آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف کھڑے ہوئے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں نے بھی اسی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوا پس کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

۹۳۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ قَالَ الْقَاسِمُ وَرَأَيْنَا أُنَاسًا مُنْذُ أَدْرَكْنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ وَإِنَّ كُلًّا لَوَاسِعٌ أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسٌ ۔

یحییٰ بن سلیمان، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمن بن قاسم، ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم فارغ ہونا چاہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو۔ یہ تمہاری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ قاسم نے فرمایا کہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا تو ہم نے لوگوں کو تین وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور ہر طریقے کے اندر وسعت ہے۔ مجھے امید ہے کہ کسی طریقے میں بھی مضائقہ نہیں ہو گا۔

۹۳۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ تَعْنِي بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے اور یہ آپ کی رات کی نماز ہوتی۔ ان میں آپ سجدہ لمبا کرتے کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لیتا اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کی اطلاع دیتے

حتی یاتیه المؤذن للصلوۃ ۔

باب ۶۲۹ ساعات الوتر قال ابو هریرۃ اوصانی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالوتر قبل النوم ۔

۹۳۹ ۔ حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید قال حدثنا انس بن سیرین قال قلت لابن عمر ارایت الرکعتین قبل صلوۃ الغداۃ اطیل فیهما القراءۃ فقال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل مثنی مثنی ویوتر برکعة ویصلی الرکعتین قبل صلوۃ الغداۃ وکان الاذان باذنیه قال حماد ای بسرعة ۔

۹۴۰ ۔ حدثنا عمر بن حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنی مسلم عن مسروق عن عائشة رضی الله عنها قالت کل اللیل اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم وانتهی وتره الی السحر ۔

باب ۶۳۰ ایقاظ النبی صلی الله علیه وسلم اهله بالوتر ۔

۹۴۱ ۔ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی قال حدثنا هشام قال حدثنی ابی عن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی وانا راقدۃ معترضة علی فراشه فاذا اراد ان یوتر ایقظنی فاوترت ۔

باب ۶۳۱ لیجعل اخر صلوته وترا ۔

۹۴۲ ۔ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی بن سعید عن عبید الله قال حدثنی نافع عن عبد الله بن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا ۔

باب ۶۳۲ الوتر علی الدابة ۔

۹۴۳ ۔ حدثنا اسمعیل قال حدثنی مالک عن ابی بکر بن عمر بن عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر بن الخطاب عن سعید بن یسار انه قال کنت اسیر مع

حاضر ہو جاتا ۔

وتر کے اوقات ۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی ۔

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا ۔ آپ کے خیال میں کیا میں نماز فجر سے پہلی دو دو رکعتوں میں طویل قرأت پڑھ لیا کروں ؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت سے وتر بنا لیتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور گویا اذان آپ کے کانوں میں تھی ۔ حماد نے فرمایا کہ جلدی سے ۔

عمر بن حفص ، ان کے والد ماجد ، اعمش ، مسلم ، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے اور آپ کا وتر سحر تک ہوتا ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وتر کے لیے اہل خانہ کو جگانا ۔

ہشام نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر ترچھی لیٹی رہتی ۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی ۔

اپنی آخری نماز کو وتر بنانا چاہیے ۔

مسدد ، یحییٰ بن سعید ، عبید اللہ ، نافع ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو ۔

سواری پر وتر پڑھنا ۔

سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا ۔ جب مجھے صبح ہو جانے کا ڈر ہوا تو میں اترا پس وتر پڑھے اور انہیں جا ملا ۔ حضرت عبد اللہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

بَاب ٦٣٣ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ

٩٤٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

بَاب ٦٣٤ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

٩٤٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا.

٩٤٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قَالَ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ.

٩٤٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ.

انھوں نے فرمایا کہ تم کہاں تھے؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو اترا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کی مبارک زندگی میں پیروی کے لیے اچھا نمونہ نہیں ہے؟ میں عرض گزار ہوا، خدا کی قسم، کیوں نہیں۔ فرمایا تو بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

سفر میں وتر پڑھنا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہوتا اور رات کی نماز اشارے سے پڑھ لیتے سوائے فرضوں کے اور وتر سواری پر پڑھتے۔

رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے قنوت پڑھی؟ فرمایا کہ رکوع سے تھوڑا بعد۔

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ قنوت پڑھی جاتی تھی۔ عرض گزار ہوا کہ رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ پہلے۔ میں نے کہا، فلاں نے تو آپ کی طرف سے بتایا کہ آپ رکوع کے بعد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ جھوٹ بولتا ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ میرے خیال میں آپ نے قاریوں کے ستر افراد کو مشرکوں کی ایک قوم کے پاس بھیجا تھا جب کہ اُن کے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور اُن مشرکوں کی بربادی کے لیے دُعا کی۔

ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قبیلہ رعل و قبیلہ ذکوان والوں کی بربادی کے لیے دُعا کی۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ۔

مسدد، اسماعیل، خالد، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قنوت نمازِ مغرب اور نمازِ فجر میں پڑھی جاتی تھی۔

اَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کا بیان

بَابُ ۶۳۵ الْاِسْتِسْقَاءِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ۔

استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نمازِ استسقاء کے لیے نکلنا۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ۔

ابونعیم، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے نکلے اور اپنی چادر اُلٹ لی۔

بَابُ ۶۳۶ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ الٰہی! حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آخری رکعت سے سر اُٹھاتے تو کہتے: اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت مضبوط کر دے۔ اے اللہ! اُن پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھ لیا۔ ابن ابوالزناد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ یہ سب دعائیں صبح کی نماز میں کی جاتی تھیں۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ

حمیدی، سفیان، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عبداللہ سے۔ عثمان بن ابوشیبہ، جریر، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا: اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہو گئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب اُن

فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ لَهُمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ ۔

بَابُ ٦٣٤ سُؤَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ إِذَا قَحَطُوا ۔

٩٥٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ ۔

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ۔ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ ۔

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ۔ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ ۔

٩٥٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔

میں سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث دھواں سا نظر آتا پس ابو سفیان نے آکر کہا: اے محمد! آپ اللہ کا حکم ماننے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہوگئی۔ ان کے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُس روز کا انتظار کرو جب آسمان واضح طور پر دھواں لائے گا... عَائِدُوْنَ تک اور فرمایا: جس روز ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے (۴۴: ۱۶) اَلْبَطْشَةُ یوم بدر ہے جب کہ دھواں، پکڑ، تسلط اور آیتِ روم گزر چکیں۔

قحط سالی میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے سوال کرنا۔

عمرو بن علی، ابو قتیبہ، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا: وہ گورے ہیں، ابرِ رحمت کو وسیلہ جن کا ملتا ہے۔ یتیموں کا وہ والی ہے، سہارا ہے ارامل کا۔

عمر بن حمزہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھتا کہ اس کے ذریعے بارش مانگی جاتی تو آپ اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر ابو طالب کا ہے۔

حسن بن محمد، محمد بن عبداللہ انصاری، ابو عبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش کی دعا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے کرتے اور کہتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ پس ان پر بارش ہوئی۔

ف: جہاں نیک اعمال بارگاہِ خداوندی میں وسیلہ ہیں جیسا کہ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۲: ۴۵) سے معلوم ہو رہا ہے۔ یعنی صبر اور نماز سے استعانت کرنا یعنی مدد حاصل کرنا گویا انہیں وسیلہ بنانا ہے۔ اسی طرح مقربینِ بارگاہِ الٰہیہ کو بھی وسیلہ بنایا جاسکتا ہے۔ صحابۂ کرام رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر پروردگارِ عالم سے بارش مانگا کرتے اور بعد حضور کے

چچا جان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بنا کر بارش کی دعا کیا کرتے اور ان کی وہ دعا بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت حاصل کیا کرتی تھی۔ صحابہ کرام کا عمل اس فعل کی حقانیت پر مُہرِ تصدیق کر رہا ہے اور ہم اُن بزرگوں کی پیروی پر مامور ہیں کیونکہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی منہ بولتی تصویریں تھیں اور ان میں سے ہر بزرگ کی پیروی میں نجات کی ضمانت موجود ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۶۳۸ تَحْوِيْلِ الرِّدَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقاء کے وقت چادر کو اُلٹ دینا۔

۹۵۴ - حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ ؎

اسحاق، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن ابوبکر، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو اپنی چادر اُلٹ دی۔

۹۵۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ أَبَاهُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ هُوَ صَاحِبُ الْأَذَانِ وَلٰكِنَّهُ وَهْمٌ لِأَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ الْأَنْصَارِ

علی بن عبداللہ، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم اپنے والدِ محترم سے اور وہ اپنے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے تو بارش کے لیے دعا کی یعنی قبلے کی طرف منہ کیا، چادر اُلٹ دی اور دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ وہی اذان والے ہیں، لیکن یہ اُن کا وہم ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں اور مازن، انصار کا قبیلہ ہے۔

بَابُ ۶۳۹ انْتِقَامِ الرَّبِّ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ بِالْقَحْطِ إِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهُ ؎

جب حرام کاموں کی انتہا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے۔

بَابُ ۶۴۰ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

جامع مسجد میں نمازِ استسقاء پڑھنا

۹۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُغِيْثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَلَا شَيْئًا وَلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک آدمی منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور کہا، اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم اُس وقت ہم نے آسمان میں کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا وغیرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا عمارت تھی۔ پس اُس کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا

بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهٖ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَآئِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّمْسِكَهَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسًا اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِيْ ٭

بَابٌ ۴۳۱ الْاِسْتِسْقَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ ٭

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَآءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهٖ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ اِنْتَشَرَتْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَآئِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ

جب آسمان کے درمیان میں آیا تو پھیل گیا۔ پھر بارش ہوئی خدا کی قسم، ہم نے ایک ہفتہ سورج نہیں دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ کو ایک آدمی اسی دروازہ سے اندر داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا، اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، پہاڑیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا، کیا یہ وہی پہلا آدمی تھا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

خطبۂ جمعہ میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے روز مسجد میں دار القضاء کی جانب والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ ہمارے لیے بارش مانگیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور کہا، اے اللہ! بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم، ہم نے کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا مکان تھا۔ پس اس کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا۔ جب درمیان میں آیا تو پھیل گیا۔ پس خدا کی قسم ہم نے ایک ہفتہ دھوپ نہیں دیکھی۔ پھر اگلے جمعہ کو اسی دروازے سے ایک آدمی اندر داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم سے اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا، اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ ۔

پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر پس وہ بند ہو گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے کہا: کیا یہ آدمی وہی پہلا تھا! فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

بَابٌ ۶۴۲ اَلْاِسْتِسْقَاءُ عَلَى الْمِنْبَرِ ۔

۹۵۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا اَنْ نَّصِلَ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّصْرِفَهُ عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا يُمْطَرُوْنَ وَلَا يُمْطَرُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ۔

منبر پر بارش کی دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! بارش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں میں بھی نہیں پہنچے تھے اور اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے پھیر دے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بادل برستے ہوئے دائیں بائیں کو چھٹ گئے اور اہل مدینہ پر نہیں برستے تھے

بَابٌ ۶۴۳ مَنِ اكْتَفٰى بِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ ۔

۹۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَامَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ ۔

جس نے نمازِ جمعہ میں بارش کی دعا کرنا کافی سمجھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ آپ نے دعا کی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر آکر عرض گزار ہوا۔ گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کہا۔ اے اللہ! پہاڑوں ٹیلوں، وادیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اُوپر سے پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

بَابٌ ۶۴۴ اَلدُّعَاءِ اِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ ۔

۹۶۰ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے

اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرُوْا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى
جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ
وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ عَلَى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَ
مَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ ۔

بَاب ۶۲۵ مَا قِيْلَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَاءَهٗ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

۹۶۱ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافَى ابْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللّٰهَ يَسْتَسْقِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهٗ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۔

بَاب ۶۲۶ إِذَا اسْتَشْفَعُوْا إِلَى الْإِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ ۔

۹۶۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا اللّٰهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلَى ظُهُوْرِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ ۔

بَاب ۶۲۷ إِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ الْقَحْطِ ۔

۹۶۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ

پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی آ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔

جمعہ کے روز بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چادر اُلٹنے سے متعلق جو کہا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مال کے ہلاک ہونے اور اہل و عیال کے تنگ ہونے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بارش مانگی لیکن راوی نے چادر کے اُلٹنے اور قبلے کی جانب منہ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ اُن کی خواہش کو رد نہ کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹتا ہے۔

جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی سفارش کریں۔

مسروق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا اَبْطَئُوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْا فِيْهَا وَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَآءَهٗ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَاْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَقَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ الْاٰيَةَ ثُمَّ عَادُوْا اِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ وَّزَادَ اَسْبَاطٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَّشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَّاْسِهٖ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ

بَاب ۶۴۸ الدُّعَآءِ اِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

۹۶۴ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَآئِمُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً مِّنْ سَحَابٍ فَنَشَاَتْ سَحَابَةٌ وَّاَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوْا اِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتِ الْمَدِيْنَةُ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنَّهَا لَفِيْ مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ

بَاب ۶۴۹ الدُّعَآءِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ قَآئِمًا

کی خدمت میں حاضر ہُوا تو انھوں نے فرمایا۔ جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں دیر کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی بربادی کے لیے دعا کی۔ پس وہ قحط میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئے اور مردار اور ہڈیاں بھی کھا گئے۔ پس ابوسفیان حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہُوا۔ اے محمد! آپ صلۂ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ نے پڑھا: "انتظار کرو جس روز آسمان کُھلا دھواں لائے گا" پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جس روز ہم سخت گرفت کریں گے" وہ بدر کا روز ہے اسباط نے منصور سے یہ بھی روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو اُن پر بارش برسی اور متواتر سات روز تو لوگوں نے کثرتِ باراں کی شکایت کی۔ آپ نے کہا:۔ اے اللہ ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ پس آپ کے اُوپر سے بادل ہٹ گئے اور اردگرد کے لوگوں پر برسے۔

زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے۔ بعض لوگ کھڑے ہو کر چیخے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! قحط، بارش، درخت سرخ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دو دفعہ کہا۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ خدا کی قسم ہم نے آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا کہ ایک ٹکڑا نمودار ہُوا اور برسا۔ آپ منبر سے اُترآئے اور نماز پڑھی۔ جب فارغ ہو گئے تو برابر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دیتے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے فریاد کی۔ گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے روک دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں چنانچہ مدینہ منورہ سے ہٹ گیا اور اردگرد برستا رہا۔ مدینہ منورہ پر ایک بوند بھی نہ پڑی۔ میں مدینہ منورہ کو چمکتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَاسْتَسْقَى فَقَامَ بِهِمْ عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقَى ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ابونعیم، زہیر، ابواسحاق نے کہ حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نکلے اور اُن کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم بھی نکلے اور بارش کے لیے دعا کی اُنھوں نے بغیر منبر کے پیروں پر کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی جہری قرأت کے ساتھ اور اذان و اقامت نہ کہی۔ ابواسحاق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن یزید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔

۹۶۵ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللَّهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوا

ابوالیمان، شعیب، زہری، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ اُنھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ اُن کے لیے بارش کی دعا کرنے نکلے تو آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور اپنی چادر اُلٹ دی۔ تو اُن پر بارش برسی۔

بَابٌ ۶۵۰ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں جہر سے قرأت پڑھنا

۹۶۶ — حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے نکلے تو قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر دعا کی اور اپنی چادر اُلٹ دی۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور اُن میں جہر سے قرأت کی۔

بَابٌ ۶۵۱ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پُشت مبارک لوگوں کی طرف کس طرح پھیری!

۹۶۷ — حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جس روز کہ نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے لوگوں کی طرف پُشت مبارک کر لی اور قبلہ رُو ہو کر دعا کی، پھر اپنی چادر اُلٹ دی، پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور اُن میں جہر سے قرأت کی۔

بَابٌ ۶۵۲ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ

نمازِ استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

۹۶۸ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

قتیبہ بن سعید، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر اُلٹ

وَقَلَبَ رِدَآءَهُ ۔

دی۔

بَابٌ ۶۵۳ اَلْاِسْتِسْقَآءِ فِی الْمُصَلّٰی ۔

۹۶۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَآءَهُ قَالَ سُفْيٰنُ وَاَخْبَرَنِي الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ ۔

عیدگاہ میں نمازِ استسقاء پڑھنا۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش کے لیے دعا کرنے عیدگاہ تشریف لے گئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر الٹ دی ـــــ سفیان، مسعودی، ابوبکر نے کہا کہ دائیں حصے کو بائیں کندھے پر ڈال لیا۔

بَابٌ ۶۵۴ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ

۹۷۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّيْ وَاَنَّهٗ لَمَّا دَعَا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِيٌّ وَالْاَوَّلُ كُوْفِيٌّ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ۔

نمازِ استسقاء میں قبلہ رُو ہونا۔

محمد، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے جب دعا کی یا دعا کرنے کا ارادہ کیا تو قبلہ رُو ہوگئے اور اپنی چادر کو الٹ دیا ـــــ امام ابوعبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ ابن زید تو مازنی ہیں اور پہلے کوفی ہیں اور وہ ابن یزید ہیں۔

بَابٌ ۶۵۵ رَفْعِ النَّاسِ اَيْدِيَهُمْ مَعَ الْاِمَامِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ

وَقَالَ اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ مِّنْ اَهْلِ الْبَدْوِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَرَفَعَ النَّاسُ اَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَ قَالَ فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى مُطِرْنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتّٰى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰى فَاَتَى الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيْقُ بَشِقَ اَيْ مَلَّ وَقَالَ

نمازِ استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھوں کو اٹھانا

ابو ایوب بن سلیمان، ابوبکر بن اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ جمعہ کے روز جنگلوں کا رہنے والا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہوگئے بال بچے ہلاک ہوگئے اور لوگ ہلاک ہوگئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے پس ہم مسجد سے ابھی نہیں نکلے تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی اور اگلے جمعہ تک متواتر بارش ہوتی رہی پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مسافر اکتا گئے اور راستے بند ہو گئے۔ بَشِقَ یعنی اکتا جانا ـــــ اویسی، محمد بن جعفر، یحییٰ بن سعید اور شریک نے کہا کہ ہم نے حضرت انس سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں

الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ قَالَا سَمِعْنَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ۔

بَابُ ٦٥٤ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

٩٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ۔

بَابُ ٦٥٥ مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَصَيِّبٍ الْمَطَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ صَابَ وَأَصَابَ يَصُوبُ ۔

٩٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَافِعٍ ۔

بَابُ ٦٥٦ مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يَتَحَادَرَ عَلَى لِحْيَتِهِ ۔

٩٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ قَالَ فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ

کی سفیدی دیکھی۔

نمازِ استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اُٹھانا

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی بھی دعا میں ہاتھوں کو اتنے اُونچے نہ اُٹھایا کرتے جتنے کہ بارش کی دعا کے وقت۔ اُس وقت آپ اتنے اُونچے اُٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

بارش کے وقت کیا کہے

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کَصَیِّبٍ سے مراد بارش ہے اور دوسروں نے کہا کہ صَابَ اور اَصَابَ دونوں یَصُوْبُ سے ہیں۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو کہتے اے اللہ ہم پر نفع بخش بارش برسا۔ متابعت کی اس کی قاسم بن یحییٰ نے عبید اللہ سے اور روایت کیا اسے اوزاعی اور عقیل نے نافع سے۔

جو بارش میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں

اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں لوگ قحط کی لپیٹ میں آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوک سے مر گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے۔ آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے لیکن پہاڑوں جیسے بادل آگئے۔ پھر آپ منبر سے بھی نہیں اُترے تھے یہاں تک کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریشِ مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر اُس

حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ. قَالَ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا جَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى صَارَتِ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتَّى سَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا قَالَ فَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ.

بَابٌ ٦٥٨ إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

٩٧٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتِ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ ٦٥٩ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا

٩٧٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ.

بَابٌ ٦٦٠ مَا قِيلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْآيَاتِ

٩٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ.

٩٧٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالَ قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالُوا

روز، اس سے اگلے روز، یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا۔ اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ پس آپ دستِ مبارک سے آسمان کی جس طرف اشارہ کرتے، ادھر سے پھٹ جاتا یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھال کی طرح ہو گیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اس بارش کی افادیت کا ذکر ضرور کرتا۔

جب آندھی آئے۔

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب تیز آندھی آتی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور ہی سے پہچان لی جاتی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری بادِ صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے۔

مسلم، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری بادِ صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی اور عاد قوم بادِ سموم سے ہلاک کی گئی۔

زلزلوں اور فتنوں کے متعلق جو کہا گیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ علم قبض فرما لیا جائے زلزلے کثرت سے آئیں، وقت ایک دوسرے سے قریب ہو جائے فتنے ظاہر ہوں اور ہرج بڑھ جائے اور وہ قتل ہے۔ مال کی کثرت ہو گی کہ وہ ابل پڑے گا۔

محمد بن مثنیٰ، حسین بن حسن، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ اور ہمارے نجد میں۔ دوبارہ کہا۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے

وَفِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۔

شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ پھر عرض گزار ہوئے، اور ہمارے نجد میں؟ فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلے گا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شام اور یمن کے صوبے بابرکت تھے جن پر مزید برکت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا بھی فرمائی اور نجد کا صوبہ منحوس ہے جس کو آپ نے دعائے برکت سے محروم رکھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نحوست کی تین وجوہات بیان فرمائیں: —— (۱) زلزلے آنا (۲) فتنے اٹھنا (۳) وہاں سے شیطان کی سینگ کا نکلنا —— نگاہ مصطفیٰ نے ان کی یہ تینوں نحوستیں یہاں قبل از وقت دیکھ لی تھیں اور پہلے ہی یہ ملاحظہ فرما لیا تھا کہ شیطان جیسی توحید کے علمبردار یہیں سے نکلیں گے جو انبیائے کرام کے گستاخ ان کو شیطان کی طرح بڑے زور و شور سے لعنت کے طوق زیب گلو کریں گے —— ان نحوستوں کے باعث یزید اور یزیدیت کی طرح نجد اور نجدیت کے الفاظ بھی مسلمانوں میں گالی کے مترادف ہو کر رہ گئے ہیں۔ شیطان والی توحید کی علمبرداری اور انبیائے کرام کے خداداد علوم و اختیارات کا انکار تنقیص آمیز لہجے میں کرنا ان لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب مسلمانوں کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بَاب ۶۶۱ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شُكْرَكُمْ

۹۷۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تم جھٹلانے ہی کو اپنی روزی بناتے ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اپنا شکر۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر بارش والی رات کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی کہ مجھ پر ایمان رکھنے والے اور ستاروں کے منکر تھے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے نے بارش برسائی، وہ میرا منکر اور ستاروں پر یقین رکھنے والا ہے۔

بَاب ۶۶۲ لَا يَدْرِي مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۔

۹۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا: یہ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی نہیں

الْأَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا تَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ

جانتا کہ کس زمین میں مرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی۔

ف ۱: اس سے مراد یہ ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے بتائے بغیر کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا نے ان پانچ چیزوں کا علم مطلق کسی کو دیا ہی نہیں ہے کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان غیوب خمسہ میں سے کتنی ہی جزئیات کی خبریں دی ہیں جیسا کہ حدیثوں میں موجود ہے۔

اَبْوَابُ الْكُسُوْفِ

بَابُ ۶۶۳ الصَّلٰوةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ۔

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔ پس ہم بھی داخل ہو گئے تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ وہ درست ہو جائے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَقُومُوا فَصَلُّوا۔

قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی آدمی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب انہیں دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا۔

اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والد محترم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادٍ

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابو معاویہ، زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ

بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رض قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ ۔

بَابٌ ۶۶۴ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوْفِ ۔

۹۸۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ۔

بَابٌ ۶۶۵ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةً فِي الْكُسُوْفِ ۔

۹۸۴ ۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گہن لگا، جس روز کہ حضرت ابراہیم (آپ کے صاحبزادے) نے وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا، جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جن کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر فرمایا اے اُمتِ محمد! خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جبکہ اُس کا بندہ یا اُس کی لونڈی زنا کرے۔ اے اُمتِ محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

سورج گرہن کے وقت اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر ندا کرنا۔

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام بن ابو سلام حبشی دمشقی، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف، زہری سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو اِنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃٌ کے لفظ سے ندا کی گئی۔

باب ٦٦٦ خطبة الإمام في الكسوف وقالت عائشة وأسماء خطب النبي صلى الله عليه وسلم ۔

٩٨٥ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثني الليث عن عقيل عن ابن شهاب ح وحدثني أحمد بن صالح قال حدثنا عنبسة قال حدثنا يونس عن ابن شهاب قال حدثني عروة عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال خسفت الشمس في حيوة النبي صلى الله عليه وسلم فخرج إلى المسجد قال فصف الناس وراءه فكبر فاقترأ رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة طويلة ثم كبر وركع ركوعا طويلا ثم قال سمع الله لمن حمده فقام ولم يسجد وقرأ قراءة طويلة هي أدنى من القراءة الأولى ثم كبر وركع ركوعا طويلا وهو أدنى من الركوع الأول ثم قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم سجد ثم قال في الركعة الآخرة مثل ذلك فاستكمل أربع ركعات في أربع سجدات وانجلت الشمس قبل أن ينصرف ثم قام فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال هما آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتموهما فافزعوا إلى الصلوة وكان يحدث كثير بن عباس أن عبد الله بن عباس كان يحدث يوم خسفت الشمس بمثل حديث عروة عن عائشة فقلت لعروة إن أخاك يوم خسفت الشمس بالمدينة لم يزد على ركعتين مثل الصبح قال أجل لأنه أخطأ السنة ۔

باب ٦٦٧ هل يقول كسفت الشمس أو خسفت وقال الله عز وجل وخسف القمر ۔

٩٨٦ - حدثنا سعيد بن عفير قال حدثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوم خسفت الشمس

نمازِ کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا۔ حضرت عائشہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب ——— احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عروہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں سورج کو گرہن لگا تو آپ مسجد کی طرف نکلے اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرأت پڑھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا۔ کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا اور طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ چنانچہ پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور نماز ختم ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا حیات سے انہیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو۔ کثیر بن عباس نے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عباس اسی طرح سورج گرہن کے روز حدیث بیان کی جیسے حدیث عروہ بحوالہ حضرت عائشہ ہے۔ میں نے عروہ سے کہا کہ جب مدینہ منورہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ کے بھائی نے دو رکعتیں صبح کی نماز سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ فرمایا کہ ان سے سنت میں غلطی ہو گئی۔

سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف جبکہ اللہ تعالیٰ نے وَخَسَفَ الْقَمَرُ فرمایا ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جبکہ سورج کو گرہن لگا۔ آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور طویل قرأت پڑھی۔ پھر رکوع کیا طویل

فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ ۔

بَاب ٦٦٨ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللَّهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ قَالَهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

٩٨٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ مُوسَى عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ ۔

بَاب ٦٦٩ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ ۔

٩٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا اور اسی طرح کھڑے رہے۔ پھر طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر دو طویل سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر سلام پھیرا تو سورج روشن ہو گیا تھا۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے سورج اور چاند گرہن لگنے کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور زندگی سے انھیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اسے حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انھیں کسی کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے — عبد الوارث، شعبہ، خالد بن عبد اللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس کے حوالے سے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ متابعت کی ہے موسیٰ نے مبارک سے، حسن سے، حضرت ابو بکرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور متابعت کی اس کی اشعث نے حسن بصری سے۔

سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا۔

عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودن کچھ مانگنے آئی تو اس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے خدا کی پناہ۔ پھر ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے تو سورج گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت

ثُمَّ رَكِبَ فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَي الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

لوٹ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو حجروں کے درمیان سے گزرے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے، سجدہ کیا اور فرمایا جو اللہ نے چاہا، پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔

بَابٌ (۶۶) طُوْلِ السُّجُوْدِ فِي الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف میں لمبے سجدے کرنا

۹۸۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر ندا کی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر کھڑے ہوئے اور ایک ہی رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی ان سے طویل سجدے نہیں کیے۔

بَابٌ (۶۷) صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ جَمَاعَةً

وَصَلّٰى لَهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَّعَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّصَلَّى ابْنُ عُمَرَ۔

نمازِ کسوف با جماعت پڑھنا اور حضرت ابن عباس نے لوگوں کو صفۂ زمزم میں نماز پڑھائی اور علی بن عبد اللہ بن عباس نے انہیں اکٹھا کیا اور حضرت ابن عمر نے نماز پڑھائی۔

۹۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا گویا سورۃ البقرہ کی قرأت کے برابر۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر اُٹھے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم

الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ
ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ
ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ
ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا
لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ
تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا
وَّلَوْ اَصَبْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَاُرِيْتُ النَّارَ
فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا
النِّسَآءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ
اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ
لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ
شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۔

پھر اُٹھے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا اور فارغ ہو گئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے اپنی جگہ آپ کو کوئی چیز لیتے دیکھا، پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو ایک گچھا پکڑ لیا۔ اگر میں اُسے لے آتا تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے اور مجھے جہنم دکھائی گئی تو میں نے آج جیسا بُرا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا اور میں نے دیکھا کہ اُس میں زیادہ تر عورتیں ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ فرمایا کہ اپنے کفر کے باعث۔ عرض کی گئی، کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر ان میں سے کسی پر سارے زمانے کے احسان کر دو۔ پھر تم سے کوئی کمی ہو جائے تو کہے گی میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ کوئی نیکی کی ہو۔

ف: اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نماز پڑھاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ بھی فرما لیا اور ان دونوں کے حالات بھی مشاہدہ فرمائے۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ کی یہ شان ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی طرف توجہ ہو سکتی ہے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جو نگاہیں جنت اور دوزخ تک پہنچ جاتی ہیں اُن سے زمین و آسمان کی کونسی چیز چھپ سکتی ہے؟ نگاہِ مصطفیٰ یقیناً شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک دیکھتی ہے جو جنت و دوزخ کی نسبت دور نہیں ہیں۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ اقدس جنت کی ٹہنی تک پہنچ جاتا تھا تو زمین و آسمان کی کونسی چیز تک نہیں پہنچ سکتا۔ چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو جنت عطا فرما دی ہے ورنہ آپ تَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا اور لَوْ اَصَبْتُهٗ نہ فرماتے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ۷۲۸ صَلٰوةِ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوْفِ ۔

مردوں کے ساتھ عورتوں کا نمازِ کسوف پڑھنا۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُّصَلُّوْنَ وَاِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئی جب کہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا، لوگوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ

فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ۔

بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ ۔

۹۹۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ ۔

بَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

۹۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کہا میں نے کہا، نشانی؟ انہوں نے اشارے سے ہاں کی۔ میں کھڑی رہی تو بے ہوشی ہونے لگی۔ پس میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر وہ اس جگہ دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ فتنۂ دجال جیسی یا اس کے قریب نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے کونسی بات فرمائی۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا علم ہے؟ پس اگر وہ ایمان والا یا یقین والا ہوا۔ معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ پس ہم نے ان کی بات قبول کی، ان پر ایمان لائے اور پیروی کی۔ اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین والا ہے۔ مگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوا۔ معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو میں نے بھی وہی کہا۔

جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے۔

ربیع بن یحیٰی، زائدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

مسجد میں نمازِ کسوف پڑھنا

عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودی عورت کچھ مانگنے کے لیے آئی تو اس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے خدا کی پناہ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت سوار ہو کر نکلے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت لوٹے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو حجروں کے درمیان سے گزرے تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے

وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بَابٌ لَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرَةَ وَالْمُغِيْرَةُ وَاَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ عُمَرَ

۹۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا

۹۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ قِرَاءَتِهِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ

آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا تو طویل سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا جو پہلے سجدوں سے کم تھا۔ جب فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

کسی کی موت یا زندگی سے سورج کو گرہن نہیں لگتا

اسے حضرت ابو بکرہ، حضرت مغیرہ، حضرت ابو موسیٰ، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر نے روایت کیا ہے۔

مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس لمبی قرأت کی پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو لمبی قرأت کی اور یہ پہلی قرأت سے کم تھی پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا تو دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

يَمُوتُ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ

بَابُ ۶۷۶ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ

سورج گرہن کے وقت ذکر کرنا۔ اسے حضرت ابن عباس نے روایت کیا۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں ڈرتے ہوئے چلے جیسے قیامت آگئی ہو۔ پس مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھی بہت ہی لمبے قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ۔ میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ اور فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جب تم ایسی کوئی بات دیکھو تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف دوڑا کرو۔

بَابُ ۶۷۷ الدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ قَالَهُ أَبُو مُوسَى وَعَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ

سورج گرہن کے وقت دعا کرنا۔ اسے حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس روز حضرت ابراہیم (صاحبزادہ رسول اللہ) فوت ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ابراہیم کی موت کی وجہ سے گہن لگا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ روشن ہو جائے۔

بَابُ ۶۷۸ قَوْلِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْكُسُوفِ أَمَّا بَعْدُ

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ

امام کا خطبہ کسوف میں اما بعد کہنا ــــ ابو اسامہ، ہشام، فاطمہ بنت منذر، حضرت اسماء نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس آپ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ اما بعد۔

بَابُ ۶۷۹ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ

چاند گرہن میں نماز پڑھنا

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ؛

محمود، سعید بن عامر، شعبہ، یونس، حسن سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج گرہن ہُوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا كَانَ ذَاكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذَاكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَاكَ ؛

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں جلوہ افروز ہوئے۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ نے اُن کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سورج روشن ہو گیا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انھیں کسی کی موت کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور دعا کیا کرو یہاں تک کہ وہ دُور ہو جائے اور یہ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت ابراہیم نامی صاحبزادہ فوت ہُوا تو بعض لوگوں نے یہ بات کہی تھی۔

بَابُ ۶۸۰ الرَّكْعَةُ الْأُولَى فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ ؛

نمازِ کسوف میں پہلی رکعت زیادہ لمبی ہو۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الْأُولَى أَطْوَلُ ؛

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نمازِ کسوف کی دو رکعتیں چار رکوعوں کے ساتھ پڑھیں اور پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

بَابُ ۶۸۱ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں جہری قرأت کرنا

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں قرأت جہر سے کی۔ جب قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ جب رکوع سے اُٹھے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر نمازِ کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے ــــ اوزاعی وغیرہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو ایک منادی نے اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کے ساتھ

الشَّمْسُ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهٗ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ اَخُوْكَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلّٰى اِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ اِذْ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ اَخْطَاَ السُّنَّةَ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْجَهْرِ ٭

اَبْوَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

بَابُ ۶۸۲ مَا جَآءَ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ وَسُنَّتِهَا ٭

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهٗ غَيْرَ شَيْخٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا فَرَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ٭

بَابُ ۶۸۳ سَجْدَةِ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ ٭

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ٭

بَابُ ۶۸۴ سَجْدَةِ صٓ ٭

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ

ہوگی۔ آپ آگے بڑھے اور چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ عبدالرحمٰن بن نمر نے ابن شہاب سے اسی طرح سُنا ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا۔ آپ کے بھائی یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر نے کیا کیا کہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں جب کہ انہوں نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی۔ فرمایا کہ واقعی سنت میں غلطی ہوئی۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے زہری سے جہر کے بارے میں۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور اُن کا سنت ہونا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ والنجم پڑھی اور سجدہ کیا تو جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے کے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اُسے پیشانی سے لگایا اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اُسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

سورۂ تنزیل میں سجدہ کا ہونا

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ یعنی سورۂ الدہر پڑھا کرتے تھے۔

سورۂ صٓ میں سجدے کا ہونا۔

سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ص لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا ۔

روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، سورۂ ص کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ ۶۸۵ سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سورۂ والنجم کا سجدہ

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی تو سجدہ کیا اور لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہا مگر اس نے سجدہ کیا، سوائے ان میں سے ایک آدمی کے کہ ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے کر پیشانی سے لگالی اور کہا کہ میرے لیے کافی ہے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

بَابُ ۶۸۶ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوْءٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ ۔

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے

اس کا کوئی وضو نہیں اور حضرت ابن عمر بغیر وضو بھی سجدہ کر لیا کرتے۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ ۔

مسدد، عبد الوارث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم کا سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں، نیز جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا ۔۔۔ روایت کیا اسے ابراہیم بن طہمان نے ایوب سے۔

بَابُ ۶۸۷ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

جس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا ۔

سلیمان بن داؤد ابو الربیع، اسماعیل بن جعفر، یزید بن خصیفہ، ابن قسیط، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ ۔

یزید بن عبد اللہ ابن قسیط نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

باب ۶۸۸ سجدة إذا السماء انشقت

۱۰۰۹۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم ومعاذ بن فضالة قالا حدثنا هشام عن يحيى عن أبي سلمة قال رأيت أبا هريرة قرأ إذا السماء انشقت فسجد بها فقلت يا أبا هريرة ألم أرك تسجد قال لو لم أر النبي صلى الله عليه وسلم سجد لم أسجد۔

سورۂ انشقاق میں سجدہ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ کیا آپ نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا؟ فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

باب ۶۸۹ من سجد لسجود القارئ

وقال ابن مسعود لتميم بن حذلم وهو غلام فقرأ عليه سجدة فقال اسجد فإنك إمامنا فيها۔

جس نے قاری کے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا۔

حضرت ابن مسعود نے حضرت تمیم بن حذلم سے فرمایا جو لڑکے تھے اور ان کے سامنے آیتِ سجدہ پڑھی کہ سجدہ کرو کیونکہ اس میں تم ہم سے آگے ہو۔

۱۰۱۰۔ حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى قال حدثنا عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ علينا السورة التي فيها السجدة فيسجد ونسجد حتى ما يجد أحدنا موضع جبهته۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسی سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہمارے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ ملتی۔

باب ۶۹۰ ازدحام الناس إذا قرأ الإمام السجدة

۱۰۱۱۔ حدثنا بشر بن آدم قال حدثنا علي بن مسهر قال أخبرنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ السجدة ونحن عنده فيسجد ونسجد معه فنزدحم حتى ما يجد أحدنا لجبهته موضعا يسجد عليه۔

جب امام آیتِ سجدہ پڑھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ جانا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیتِ سجدہ پڑھتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کرتے۔ پس ہمارا اتنا ہجوم ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی جس پر ہم سجدہ کرتے۔

باب ۶۹۱ من رأى أن الله عز وجل لم يوجب السجود

وقيل لعمران بن حصين الرجل يسمع السجدة ولم يجلس لها قال أرأيت لو قعد لها كأنه لا يوجبه عليه وقال سلمان ما لهذا غدونا وقال عثمان إنما السجدة على من استمعها وقال الزهري لا يسجد إلا أن تكون طاهرا فإذا سجدت و

جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا۔

حضرت عمران بن حصین سے کہا گیا کہ ایک آدمی آیتِ سجدہ سنے اور اس کے لیے نہ بیٹھے۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں وہ اس کے لیے بیٹھتا۔ گویا اس پر واجب نہ ہوتا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم اس کے لیے نہیں آئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ اس پر بھی سجدہ ہے جو سُنے۔ زہری نے کہا کہ سجدہ نہ کرے مگر جب باوضو ہو۔ جب تم سجدہ کرو اور سفر میں نہیں بلکہ حضر میں ہو تو قبلہ کی جانب منہ کرو۔ اگر تم

لاسفر وانت في حضر فاستقبل القبلة وان كنت راكبا فلا عليك حيث كان وجهك وكان السائب بن يزيد لا يسجد لسجود القاص ۔

سوار ہو تو پھر تمہارا منہ خواہ کسی طرف ہو اور سائب بن یزید قصہ گو سے آیت سجدہ سُن کر سجدہ نہیں کرتے تھے۔

١٠١٢ - حدثنا ابراهيم بن موسى قال اخبرنا هشام بن يوسف ان ابن جريج اخبرهم قال اخبرني ابو بكر بن ابي مليكة عن عثمان بن عبد الرحمن التيمي عن ربيعة بن عبد الله بن الهدير التيمي قال ابو بكر وكان ربيعة من خيار الناس عما حضر ربيعة من عمر بن الخطاب قرأ يوم الجمعة على المنبر بسورة النحل حتى اذا جاء السجدة نزل فسجد وسجد الناس حتى اذا كانت الجمعة القابلة قرأ بها حتى اذا جاء السجدة قال يا ايها الناس انا نمر بالسجود فمن سجد فقد اصاب ومن لم يسجد فلا اثم عليه ولم يسجد عمر وزاد نافع عن ابن عمر ان الله لم يفرض السجود الا ان نشاء ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابوبکر بن ابو ملیکہ، عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی، ربیعہ بن عبداللہ بن ہُدیر تیمی۔ ابوبکر نے کہا ربیعہ بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ جب ربیع تیمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو وہ جمعہ کے روز منبر پر سورۂ نحل پڑھ رہے تھے۔ جب آیت سجدہ آئی تو نیچے اُترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا، یہاں تک کہ جب اگلا جمعہ آیا تب بھی وہی سورت پڑھی اور جب آیت سجدہ آئی تو فرمایا: اے لوگو! ہم سجدے سے آگے گزرتے ہیں۔ جس نے سجدہ کیا تو اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا ــــ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے فرض نہیں کیے ہیں بلکہ یہ بات ہماری مرضی پر منحصر ہے۔

باب ٦٩٢ من قرأ السجدة في الصلوة فسجد بها ۔

جس نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا۔

١٠١٣ - حدثنا مسدد قال حدثنا معتمر قال سمعت ابي قال حدثنا بكر عن ابي رافع قال صليت مع ابي هريرة العتمة فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت ما هذه قال سجدت بها خلف ابي القاسم صلى الله عليه وسلم فلا ازال اسجد بها حتى القاه ۔

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی۔ انھوں نے سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے اس پر ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا لہٰذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں۔

باب ٦٩٣ من لم يجد موضعا للسجود من الزحام ۔

جو بھیڑ کے باعث سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے۔

١٠١٤ - حدثنا صدقة بن الفضل حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ السورة التي فيها السجدة فيسجد ونسجد حتى ما يجد احدنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے [illegible] جگہ نہیں ملتی تھی۔

مَكَّةَ أَيَّامًا نَجْمَعُ بِهَا ؛

أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۶۹۴ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ ؛

۱۰۱۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا

۱۰۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا ؛

بَابُ ۶۹۵ الصَّلٰوةِ بِمِنًى ؛

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا ؛

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ عَنْ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ؛

۱۰۱۹ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ فِي ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ

نمازِ قصر کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انیس روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہٰذا ہم سفر میں انیس روز تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب زیادہ دن ہو جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

یحییٰ بن ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ دو دو رکعتیں پڑھتے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں واپس آئے۔ میں نے کہا، آپ مکہ مکرمہ میں کچھ ٹھہرے؟ فرمایا کہ اس میں دس روز ٹھہرے۔

منیٰ میں نماز پڑھنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائی دورِ خلافت میں بھی۔ پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

ابوالولید، شعبہ، ابو اسحاق، حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ امن کے اندر منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا، حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو انہوں نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے کے بعد فرمایا، ہم نے

فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ◦

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش! میں جانتا کہ ان چار میں سے دو مقبول رکعتیں ہمارے حصے میں آجائیں

بَاب ۶۹۶ كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ ◦

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دورانِ حج کتنے روز قیام فرمایا۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ تَابَعَهٗ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ ◦

ابو العالیہ براء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی ذی الحجہ کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیا جائے مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ متابعت کی اس کی عطاء نے حضرت جابر سے۔

بَاب ۶۹۷ فِيْ كَمْ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِيْ أَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَّهُوَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا ◦

کتنی مسافت پر نماز قصر کرے

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن رات کی مسافت کو سفر کا نام دیا ہے جبکہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے چار بُرد کے سفر پر اور وہ سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ ◦

اسحاق، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ تَابَعَهٗ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ — متابعت کی اس کی احمد، ابن مبارک، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لَيْسَ

آدم، ابن ابوذئب، سعید مقبری ان کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک رات دن کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو —

مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَسُهَيْلٌ وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؏

بَاب ٦٩٨ يَقْصُرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهِ وَخَرَجَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ؓ فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ هٰذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ لَا حَتَّى نَدْخُلَهَا ؏

١٠٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ؏

١٠٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الصَّلٰوةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ ؏

بَاب ٦٩٩ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ ؏

١٠٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ حَتَّى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ

متابعت کی اس کی یحییٰ بن ابو کثیر اور سہیل اور امام مالک اور مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے۔

قصر کرے جب اپنی بستی سے نکل جائے۔

حضرت علی بن ابو طالب نے قصر پڑھی اور وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے جب واپس لوٹے تو ان سے کہا گیا۔ یہ کوفہ ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم داخل نہ ہو جائیں۔

محمد بن المنکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں نمازِ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور نماز عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ پہلے پہل دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں۔ پس سفر کی نماز تو برقرار رہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا۔ حضرت عائشہ کس طرح بڑھاتی تھیں؟ فرمایا کہ انہوں نے تاویل کی جیسے حضرت عثمان نے تاویل کی تھی۔

سفر میں نمازِ مغرب کی تین رکعتیں پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی منظور ہوتی تو مغرب میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ اسے اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ سالم کا بیان ہے کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو حضرت عبداللہ بن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے ــــ لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کر لیا کرتے۔ سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے مغرب میں تاخیر کی کیونکہ انہیں اپنی اہلیہ محترمہ یعنی حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے سخت بیمار ہونے کی خبر ملی۔ میں نے ان سے کہا۔ نماز۔ فرمایا کہ چلتے رہو۔ پھر ان سے کہا۔ نماز فرمایا کہ چلتے رہو۔ یہاں تک کہ دو یا تین میل چل کر اترے اور نماز پڑھی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی

قال هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي إذا أعجله السير وقال عبد الله رأيت النبي صلى الله عليه وسلم إذا أعجله السير يقيم المغرب فيصليها ثلاثا ثم يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين ثم يسلم ولا يسبح بعد العشاء حتى يقوم من جوف الليل۔

باب ۷ صلوة التطوع على الدابة حيثما توجهت

۱۰۲۷۔ حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا عبد الأعلى قال حدثنا معمر عن الزهري عن عبد الله بن عامر عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته حيث توجهت به۔

۱۰۲۸۔ حدثنا أبو نعيم قال حدثنا شيبان عن يحيى عن محمد بن عبد الرحمن أن جابر بن عبد الله أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي التطوع وهو راكب في غير القبلة۔

۱۰۲۹۔ حدثنا عبد الأعلى بن حماد قال حدثنا وهيب قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع قال كان ابن عمر يصلي على راحلته ويوتر عليها ويخبر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعله۔

باب ۷ الإيماء على الدابة

۱۰۳۰۔ حدثنا موسى بن إسمعيل قال حدثنا عبد العزيز بن مسلم قال حدثنا عبد الله بن دينار قال كان عبد الله بن عمر يصلي في السفر على راحلته أينما توجهت به يومي وذكر عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعله۔

باب ۷۰۲ ينزل للمكتوبة

۱۰۳۱۔ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبد الله بن عامر بن

طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ پہنچنے کی جلدی ہوتی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب آپ کو پہنچنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی اقامت کہہ کر نماز پڑھ لیتے۔ سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت ہوتی اور نمازِ عشاء کی دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر نمازِ عشاء کے بعد نوافل نہ پڑھتے، یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام فرماتے۔

سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہو۔

علی بن عبد اللہ، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، عبد اللہ بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہوتا۔

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفلی نماز سواری پر بغیر قبلہ رُخ بھی پڑھ لیا کرتے۔

عبد الاعلیٰ ابن حماد، وُہیب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے اور اُسی پر وتر پڑھ لیا کرتے اور بتاتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور اشارہ کرتے۔ حضرت عبد اللہ نے ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

فرض نماز کے لیے سواری سے اُترنا

عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

رَبِيعَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يُبَالِي حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

سر کے اشارے سے سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو جاتا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نمازوں میں ایسا نہیں کیا کرتے تھے ___ لیث، یونس، ابن شہاب، سالم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسافر ہوتے تو رات کے وقت سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے اور پرواہ نہ کرتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا ___ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفل نماز کو سواری پر پڑھ لیتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا اور اسی پر وتر بھی لیکن آپ فرض نماز کو اس (سواری) پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے مشرق کی طرف منہ کر کے۔ جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے نیچے اتر آتے اور قبلہ کی جانب منہ فرما لیتے۔

ف: سواری پر نماز پڑھنے کے بارے میں چند باتیں یاد رکھنا ضروری ہے۔ (۱) نفل نماز چلتی ہوئی سواری پر بھی ہو جاتی ہے خواہ سواری اونٹ، گھوڑا وغیرہ ہو یا ہوائی جہاز اور ریل گاڑی وغیرہ۔ اس صورت میں جدھر سواری کا منہ ہے ادھر منہ کر کے نماز پڑھے قبلہ رو ہونا ضروری نہیں۔ (۲) فرض نماز چلتی ہوئی سواری پر نہیں ہوتی، البتہ ٹھہری ہوئی سواری پر ہو جاتی ہے لیکن قبلہ رو ہونا ضروری ہے ورنہ سواری سے اتر کر نماز پڑھے۔ (۳) نماز وتر چلتی ہوئی سواری پر پڑھنے منسوخ ہیں، ان کا حکم اب فرضوں جیسا ہے (۴) اس حالت میں مؤکدہ سنتوں کا حکم فرضوں کے ساتھ اور غیر مؤکدہ نوافل کے ساتھ ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

پارہ — ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۷۰۳ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

۱۰۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا أَنَسًا حِينَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِينَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ رَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

گدھے پر نفل نماز پڑھنا

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا جبکہ وہ شام سے آرہے تھے۔ پس ہم اُن سے عین التمر کے پاس ملے میں نے اُنھیں گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور رُخ کسی اور طرف تھا یعنی قبلہ سے بائیں جانب۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو قبلہ رُخ کے علاوہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا ــــ روایت کیا اسے ابن طہمان، حجاج، انس بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابُ ۷۰۴ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَاةِ وَقَبْلَهَا ۔

۱۰۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔

جو سفر میں نماز کے بعد اور پہلے نوافل نہ پڑھے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سفر کیا تو فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا ہوں لیکن میں نے سفر کے دوران آپ کو نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (۳۳:۲۱)۔

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔

عیسیٰ بن حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں تو آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی طرح کیا کرتے۔

بَابٌ ۷۰۵ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ ۔

جس نے سفر میں نماز کے بعد اور اُس سے پہلے نوافل پڑھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھیں ۔

۱۰۳۶ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَنْبَأَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلٰوةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ۔

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا ہمیں کسی ایک نے بھی نہیں بتایا کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا ۔ اُنھوں نے بیان کیا کہ فتح مکّہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں میں نے آپ کو کوئی اور نماز اتنی ہلکی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر رکوع اور سجدہ پورے پورے کیے ۔۔۔۔ لیث ، یونس ، ابن شہاب ، عبد اللہ بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم نے اُنھیں خبر دی اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر کے دوران رات کے وقت سواری کی پیٹھ پر نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہو جاتا ۔

۱۰۳۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ۔

ابو الیمان ، شعیب ، زُہری ، سالم بن عبد اللہ ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کی پیٹھ پر سر کے اشارے سے نوافل پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے ۔

ف : اِس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ دورانِ سفر بھی نفل پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا لہٰذا جو حضرات دورانِ سفر صرف فرضوں کا پڑھنا ضروری بتاتے ہیں کہ باقی نمازوں کی معافی کا اعلان کر دیتے ہیں اُن کی بات درست نہیں ہے ۔ دورانِ سفر بھی پوری نماز پڑھی جائے ۔ اِن اضطراری حالت میں نفل نماز ترک کی جا سکتی ہے ۔ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ ۔

بَابٌ ۷۰۶ الْجَمْعُ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۔

سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع کر لینا ۔

۱۰۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی بن عبد اللہ ، سفیان ، زہری ، سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم نے فرمایا ، جب آگے پہنچنے کی جلدی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کو جمع فرما لیا کرتے ۔۔۔۔ ابراہیم بن طہمان ، حسین معلم ، یحییٰ بن ابو کثیر ، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر کو جمع کر لیا کرتے نیز جب جلدی میں ہوتے تو مغرب اور عشاء کو بھی جمع فرما لیا کرتے ۔۔۔۔ حسین ، یحییٰ

يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَعَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَتَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بن ابوکثیر، حفص بن عبید اللہ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں نماز مغرب اور نماز عشاء کو ملا لیا کرتے۔ متابعت کی ہے اس کی علی بن مبارک نے حرب، یحییٰ، حفص، حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمع فرمائیں۔

بَابٌ هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۔

جب مغرب و عشاء کو جمع کریں تو کیا اذان و اقامت کہی جائے!

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر کے دوران پہنچنے کی جلدی ہوتی تو نماز مغرب میں تاخیر کر لیتے یہاں تک کہ اسے اور نماز عشاء کو جمع کر لیتے ـــــ سالم نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے کہ جب پہنچنے کی جلدی ہوتی اور مغرب کی اقامت ہوتی تو اس کی تین رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے یہاں تک کہ عشاء کی اقامت کہی جاتی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور ان کے درمیان کوئی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے اور نہ نماز عشاء کے بعد یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام کرتے۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ۔

اسحاق، عبد الصمد، حرب، یحییٰ، حفص بن عبید اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرمایا کرتے تھے یعنی نماز مغرب اور نماز عشاء کو۔

بَابٌ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حسان واسطی، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر میں عصر کے

وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَإِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور جب ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

ف: چونکہ فرمانِ خداوندی ہے۔ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا۔ (۴: ۱۰۳) لہٰذا ہر نماز اس کے مقررہ وقت کے اندر پڑھنی ضروری ہے۔ ہاں حج کے میدان میں جمع نماز عرفہ کو ملانا پڑتا ہے جو فعلِ رسول کے تحت ہے باقی کسی وقت کسی ضرورت یا مجبوری کے تحت دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت میں ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس حدیث میں بھی یہی ہے کہ ظہر کی نماز اس کے آخری وقت میں پڑھی اور عصر کی نماز اس کے ابتدائی وقت میں ادا کی۔ گویا دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت کے اندر ادا کی گئیں۔ یہ نہیں ہوا کہ دونوں نمازوں کو ایک ہی نماز کے وقت کے اندر ادا کیا جاتا۔ اس سلسلے میں بعض عناصر نے بڑی غلط فہمی پیدا کر رکھی ہے جس کو مٹانے کی غرض سے سرمایۂ ملت کے ایک نگہبان اور چودھویں صدی کے مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اس مسئلے کی بڑی محققانہ اور عدیم المثال تحقیق پیش کرتے ہوئے حاجز البحرین کے نام سے ایک تاریخی رسالہ لکھا تھا۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ، جلد دوم کے اندر موجود ہے۔

بَابٌ إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرے تو نمازِ ظہر پڑھ کر سوار ہو۔

۱۰۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

قتیبہ، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نمازِ ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر اترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نمازِ ظہر پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ.

بیٹھ کر نماز پڑھنا

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ

۱۰۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ أَوْ فَجُحِشَ

زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا یا چھل گیا۔ ہم آپ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر

شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُودًا وَّقَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۔

۱۰۴۵ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّكَانَ مَبْسُوْرًا قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ إِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ ۔

بَاب ۷۱۱ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ بِالْإِيْمَاءِ ۔

۱۰۴۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَّكَانَ رَجُلًا مَّبْسُوْرًا وَّقَالَ أَبُوْ مَعْمَرٍ مَّرَّةً عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَائِمًا عِنْدِيْ مُضْطَجِعًا هٰهُنَا ۔

بَاب ۷۱۲ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلّٰى عَلٰى جَنْبٍ وَّقَالَ عَطَاءٌ إِنْ لَّمْ يَقْدِرْ أَنْ يَّتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ ۔

۱۰۴۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِيْ

ہو رہے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ کہو۔

اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، حسین، عبداللہ بن بریدہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ـــ عبدالصمد، ان کے والد ماجد، حسین، ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جنہیں بواسیر کی شکایت تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اُسے کھڑا ہونے والے کی نسبت نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اُسے بیٹھ کر پڑھنے والے کی نسبت نصف ثواب ملے گا۔

بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جنہیں بواسیر تھی اور ایک دفعہ ابو معمر نے فرمایا کہ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ جو کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو کھڑا ہونے والے سے نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ نائما سے مراد اس حال میں میرے نزدیک لیٹ کر ہے۔

جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے۔ عطاء نے فرمایا کہ اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے تو جدھر منہ ہو نماز پڑھ لے۔

عبدان، عبداللہ، ابراہیم بن طہمان، حسین مکتب، ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا فرمایا

بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ ۔

بَابٌ ۷۱۳ إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَّرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا ۔

۱۰۴۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ ۔

۱۰۴۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَضٰى صَلٰوتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ ۔

بَابٌ ۷۱۴ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ ۔

۱۰۵۰ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ

کہ کھڑے ہو کر پڑھا کرو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو اپنی کروٹ پر (یعنی لیٹ کر پڑھ لیا)۔

جب بیٹھ کر پڑھے پھر تنگی یا مرض میں کمی محسوس کرے

تو باقی نماز کو پوری کرے۔ حسن کا قول ہے کہ اگر مریض چاہے تو دو رکعتیں کھڑا ہو کر اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھے۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر قرأت کرتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیتوں کے قریب قرأت کر کے پھر رکوع میں جاتے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن یزید اور ابو النضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے ہوئے ہی قرأت کرتے جب آپ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انہیں کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو دیکھتے، اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

رات کو تہجد پڑھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے (۱۷: ۷۹)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے، تیرے لیے سب تعریفیں ہیں اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی تیرے لیے ہے اور

لك الحمد لك ملك السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد نور السموات والارض ولك الحمد انت الحق ووعدك الحق ولقاؤك حق وقولك حق والجنة حق والنار حق والنبيون حق ومحمد صلى الله عليه وسلم حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت او لا اله غيرك قال سفيان وزاد عبد الكريم ابو امية ولا حول ولا قوة الا بالله قال سفيان قال سليمان بن ابي مسلم سمعه من طاؤس عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب فضل قيام الليل۔

١٠٥١- حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا هشام قال اخبرنا معمر ح وحدثني محمود قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن الزهري عن سالم عن ابيه رضي الله عنه قال كان الرجل في حياة النبي صلى الله عليه وسلم اذا راى رؤيا قصها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فتمنيت ان ارى رؤيا فاقصها على رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت غلاما شابا وكنت انام في المسجد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرايت في النوم كان ملكين اخذاني فذهبا بي الى النار فاذا هي مطوية كطي البئر واذا لها قرنان واذا فيها اناس قد عرفتهم فجعلت اقول اعوذ بالله من النار قال فلقينا ملك اخر فقال لي لم ترع فقصصتها على حفصة فقصتها حفصة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل فكان بعد لا ينام من الليل الا قليلا۔

سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور ہے اور تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں اور تو برحق ہے تیرا وعدہ برحق ہے تیرا دیدار برحق ہے تیرا کلام برحق ہے، جنت برحق ہے دوزخ برحق ہے، نبی سارے برحق ہیں، محمد مصطفیٰ برحق ہے اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیری خاطر جھگڑا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، پس مجھے بخش دے جو میں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب کے بعد ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ سفیان، عبدالکریم ابو امیہ، اور کوئی نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ سفیان، سلیمان بن ابو مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

رات کے قیام کی فضیلت

سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں جب کوئی خواب دیکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیان کرتا۔ مجھے بھی تمنا ہوئی کہ کوئی خواب دیکھوں اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کروں۔ میں اُن دنوں نوجوان لڑکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں مسجد کے اندر سویا کرتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے جہنم کی طرف لے گئے۔ وہ کنوئیں کی طرح پیچ دار تھی اور اُس کے دو ستون تھے اس میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہیں میں جانتا ہوں۔ پس میں کہنے لگا، میں جہنم سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ پھر ہمیں ایک دوسرا فرشتہ ملا، اُس نے مجھ سے کہا کہ ڈرو نہیں۔ سو یہ خواب حضرت حفصہ سے بیان کیا۔ فرمایا کہ عبداللہ اچھا آدمی ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ رات کو نماز پڑھا کرتے۔ اس کے بعد وہ رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر۔

باب ۷۱۶ طول السجود في قيام

۱۰۵۲ — حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة أن عائشة رضي الله عنها أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي إحدى عشرة ركعة كانت تلك صلاته يسجد السجدة من ذلك قدر ما يقرأ أحدكم خمسين آية قبل أن يرفع رأسه ويركع ركعتين قبل صلاة الفجر ثم يضطجع على شقه الأيمن حتى يأتيه المنادي للصلاة ؀

رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اپنی اس نماز میں آپ سجدے ایسے کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے، اس سے پہلے کہ وہ اپنا سر اٹھائے اور آپ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے اور پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن حاضر بارگاہ ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

باب ۷۱۷ ترك القيام للمريض ؀

۱۰۵۳ — حدثنا أبو نعيم قال حدثنا سفيان عن الأسود قال سمعت جندبا يقول اشتكى النبي صلى الله عليه وسلم فلم يقم ليلة أو ليلتين ؀

۱۰۵۴ — حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا سفيان عن الأسود بن قيس عن جندب بن عبد الله رضي الله عنه قال احتبس جبريل عليه السلام على النبي صلى الله عليه وسلم فقالت امرأة من قريش أبطأ عليه شيطانه فنزلت والضحى والليل إذا سجى ما ودعك ربك وما قلى ؀

مریض کا قیام لیل کو ترک کرنا

ابونعیم، سفیان، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

اسود بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے حضرت جبریل علیہ السلام چند دن رکے رہے تو قریش کی ایک عورت نے کہا: ان کا شیطان ان سے تنگ آگیا ہے۔ پس وحی نازل ہوئی: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا نہ مکروہ جانا (۹۳، ۱ تا ۳)

باب ۷۱۸ تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل من غير إيجاب وطرق النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة وعليا عليهما السلام ليلة للصلاة

۱۰۵۵ — حدثنا ابن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري عن هند بنت الحارث عن أم سلمة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم استيقظ ليلة فقال سبحان الله ماذا أنزل الليلة من الفتنة ماذا أنزل من الخزائن من يوقظ صواحب الحجرات يا رب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة ؀

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور نوافل کی ترغیب دینا بغیر واجب قرار دیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی علیہما السلام کو رات کی نماز کے لیے جگایا۔

ابن مقاتل، عبداللہ، معمر، زہری، ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا۔ آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے اتارے گئے ہیں۔ ہے کوئی جو ان حجرے والی عورتوں کو جگائے، دنیا میں کتنی ہی ملبوس ہونے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

ف: اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہو رہی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ فتنوں اور رحمتِ الٰہیہ کے خزانوں کو نازل ہوتے ہوئے کوئی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ یہ نظر آنے والی چیزیں نہیں ہیں۔ لیکن نگاہِ مصطفیٰ سے وہ بھی پوشیدہ نہیں اور آپ انہیں بھی نازل ہوتے ہوئے دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ شب بیداری آپ کو بہت مرغوب تھی جس کی آپ ترغیب دیا کرتے تھے۔ تیسری بات یہ کہ عورتیں اگر ایسا لباس پہنیں جس میں اُن کے جسم کی ہیئت نظر آئے۔ خواہ باریک ہونے کے باعث یا تنگ ہونے کی وجہ سے تو وہ قیامت میں ننگی ہوں گی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۱۰۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً فَقَالَ أَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات اُن کے اور فاطمہ علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اُٹھانا چاہے تو اُٹھ جاتے ہیں۔ جب ہم نے یہ کہا تو آپ لوٹ گئے اور ہماری طرف بالکل متوجہ نہ ہوئے پھر میں نے سنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے۔ "اور انسان سب سے بڑھ کر جھگڑالو ہے" (۱۸:۵۴)

۱۰۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عمل کو ترک کر دیتے حالانکہ اس کا کرنا آپ کو محبوب ہوتا، اس ڈر سے کہ لوگ اس کام کو کریں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ چاشت بالکل نہیں پڑھی (پابندی سے) لیکن میں اُسے پڑھتی ہوں۔

۱۰۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف تشریف نہ لائے جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اس اندیشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

ف: اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دو یا تین روز نماز مسجد میں پڑھی جس میں بعض صحابۂ کرام بھی آپ کے پیچھے آ پڑھتے تھے، وہ نمازِ تہجد تھی اب یہ خواہ مخواہ نمازِ تراویح ثابت کرنے اور پھر تراویح کی آٹھ رکعتیں منوانے پر زور لگانا درست نہیں ہے۔ یہ ان حضرات کی ایسی کاوش ہے جس کی تائید ان لوگوں سے پہلے اُمتِ محمدیہ کے کسی فریق نے بھی نہیں کی۔ تراویح کا مسئلہ الگ ہے جو اگرچہ سُنّت سے ثابت ہے لیکن اس کا مسجد میں باجماعت پڑھنا، ہمیشہ پڑھنا اور بالاتفاق بیس رکعت پڑھنا، یہ خلفائے راشدین اور صحابۂ کرام کی سنت ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَرِمَ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالْفُطُوْرُ الشُّقُوْقُ انْفَطَرَتْ انْشَقَّتْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام کہ پیروں پر ورم آ جاتا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، یہاں تک کہ قدم مبارک پھٹ جاتے۔ اَلْفُطُوْرُ یعنی اَلشُّقُوْقُ جیسے اِنْفَطَرَتْ سے اِنْشَقَّتْ ہے۔

۱۰۵۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو آپ کے پیروں یا پنڈلیوں پر ورم آ جاتا۔ آپ سے کہا جاتا تو فرماتے، کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں!

بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

جو صبح کے وقت سو گئے

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیاری نماز حضرت داؤد علیہ السلام والی ہے اور سب سے پیارا روزہ صیامِ داؤد ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے اور ایک تہائی رات قیام کرتے اور پھر چھٹا حصہ سوتے نیز وہ ایک روز روزہ رکھا کرتے اور ایک روز چھوڑ دیا کرتے۔

۱۰۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کب قیام فرماتے؟ فرمایا کہ اس وقت قیام فرماتے جب مرغ کی اذان سنتے۔

۱۰۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ

محمد بن سلام، ابو الاحوص سے روایت ہے کہ اشعث نے فرمایا۔ آپ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

تُصَلِّي ●

۱۰۶۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ●

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد، اُن کے والد ماجد، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے بوقت سحر آپ کو اپنے پاس نہیں پایا مگر سوتے ہوئے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔

بَابٌ ۲۱ - مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ يَنَمْ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ ●

جس نے سحری کھائی اور نہ سویا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھی۔

۱۰۶۳ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً ●

یعقوب بن ابراہیم، روح، سعید، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری کھائی۔ جب دونوں سحری کھا کر فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم (قتادہ وغیرہ) نے حضرت انس سے کہا کہ دونوں کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

بَابٌ ۲۲ - طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں طویل قیام کرنا

۱۰۶۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ●

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے بُرا ارادہ کیا۔ ہم نے کہا کیا ارادہ کیا؟ فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ●

حفص بن عمر، خالد بن عبداللہ، حصین، ابووائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کر لیا کرتے۔

بَابٌ ۲۳ - كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ●

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟

۱۰۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لو۔

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابو جمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھی یعنی رات میں۔

۱۰۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدٰى عَشْرَةَ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

اسحاق، عبیداللہ، اسرائیل، ابو حصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ سات اور نو اور گیارہ رکعتیں، فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ۔

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ ۔

عبیداللہ بن موسیٰ، حنظلہ، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے جن میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتیں۔

ف: شروع میں وتر کے بارے میں یہی معمول تھا کہ تہجد کی نماز پڑھ کر اس کے ساتھ وتر کی ایک رکعت ملا کر سب کو وتر بنا لیا جاتا تھا۔ اس وقت دیگر نوافل کی طرح نمازِ وتر بھی نفلی نماز شمار ہوتی تھی۔ اسی لیے وتر کی رکعتیں روایات میں مختلف آئی ہیں۔ اس روایت کی رُو سے وتر کی تین رکعتیں ثابت ہوئی ہیں یعنی تہجد کی آٹھ رکعتیں، وتر کی تین رکعتیں اور سنتِ فجر کی دو رکعتیں۔ آخر میں وتر کی نماز نفلی نہیں بلکہ فرضوں سے ملحق یعنی واجب قرار پائی اور وتر کی تین رکعتیں پڑھی جاتی تھیں، جیسا کہ دیگر روایات سے ثابت ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابُ ۲۳ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا وَقَوْلِهِ عَلِمَ أَنْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کو قیام کرنا اور سونا اور جو رات کے قیام سے منسوخ ہوا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اے جھرمٹ مارنے والے! رات میں قیام فرماؤ، آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔ بے شک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔ بے شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں ..... اُسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو!

لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَى وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَشَأَ قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ وِطَاءً قَالَ مُوَاطَأَةَ الْقُرْآنِ أَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَقَلْبِهِ لِيُوَاطِئُوا لِيُوَافِقُوا ۔

تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنے کرم سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے۔ اللہ کا فضل تلاش کرتے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے۔ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نَشَأَ حبش کی زبان میں ٹھہرنے کو کہتے ہیں اور وِطَاءً سے مراد مُوَاطَاۃُ الْقُرْآنِ یعنی کان آنکھ اور دل سے زیادہ موافقت رکھنے والا۔ لِيُوَاطِئُوا سے لِيُوَافِقُوا مراد ہے۔

١٠٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ ۔

حُمید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مہینے میں روزے چھوڑتے تو ہم گمان کرتے کہ اس میں روزے نہیں رکھیں گے اور روزے رکھنے لگتے تو ہم گمان کرتے کہ اب اس میں سے ایک بھی نہیں چھوڑیں گے اور تم اگر آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے ——— متابعت کی اس کی سلیمان اور ابو خالد الاحمر نے حُمید سے۔

بَابُ ٢٥ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ ۔

جب رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگا دینا۔

١٠٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ سو جا ابھی بہت رات باقی ہے۔ اگر وہ جاگ اٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کے وقت وہ خوش و خرم اور ہشاش بشاش ہوتا ہے ورنہ صبح کے وقت طبیعت اچاٹ اور افسردہ ہوتا ہے۔

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ ۔

مؤمل بن ہشام، اسماعیل، عوف، ابو رجاء، اسماعیل، عوف، حضرت سمرہ جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب کے بارے میں فرمایا۔ جس کا سر پتھر سے کچلا جائے تو یہ وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو یاد کرتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا ہے۔

بَابٌ ۲۶ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهٖ ۔

جو نماز پڑھے بغیر سو جائے تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

۱۰۷۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهٖ ۔

مسدد، ابو الاحوص، منصور، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک شخص کا ذکر ہوا تو کہا گیا کہ وہ ہمیشہ صبح تک سویا رہتا ہے اور نماز کے لیے نہیں اُٹھتا۔ فرمایا کہ اُس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

بَابٌ ۲۷ الدُّعَاءِ وَالصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ أَيْ مَا يَنَامُوْنَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۔

رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا۔

ارشادِ ربانی ہے۔ "وہ رات کو کم سوتے ہیں" یہ مَا يَنَامُوْنَ کا ترجمہ ہے۔ "اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں"۔

۱۰۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ اور ابو عبداللہ الاغر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے جب کہ رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے۔ ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے کہ اُس کی دعا کو قبول کر دوں۔ ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ اُسے دوں۔ ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اُسے بخش دوں۔

بَابٌ ۲۸ مَنْ نَّامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا اٰخِرَهٗ وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ ۔

جو رات کے پہلے حصے میں سوئے اور آخری میں جاگے

حضرت سلمان نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا۔ سو جاؤ۔ اور جب رات کا آخری حصہ ہوا تو کہا۔ کھڑے ہو جاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سلمان نے ٹھیک کہا۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ۔

ابو الولید، شعبہ، سلیمان، شعبہ، ابو اسحاق، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ حضور پہلے حصے میں سوتے اور آخری حصے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ پھر اپنے بستر کی طرف لوٹتے جب مؤذن اذان کہتا تو اٹھتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے تشریف لے جاتے۔

بَاب ۷۲۹ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سعید بن ابو سعید مقبری، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو اُن کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں! فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں پڑھی ہیں اور ان کے بعد جو تین رکعتیں پڑھتے تھے وہ نماز وتر ہوتی تھی۔ آج تہجد کی آٹھ رکعتوں کو تراویح بتانا نرا مغالطہ ہے۔ یہ آٹھ رکعتیں تو وہ ہیں جو رمضان اور غیر رمضان جملہ مہینوں میں پڑھی جاتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معمول بنا کر نماز تراویح تو پڑھی یا پڑھائی ہی نہیں ہے۔ نیز یہ بات بھی اس حدیث سے معلوم ہوگئی کہ سوتے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا یعنی آپ خواب کی حالت میں بھی اپنے اور امت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ لہٰذا بیداری کے اوقات کا تو پوچھنا ہی کیا۔ معلوم ہوا کہ آپ ہر حالت میں شانِ یکتائی رکھتے تھے۔ یعنی آپ کی ہر حالت ہی نرالی تھی۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام کو اُن کے والد ماجد نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نماز میں ذرا بھی قرأت بیٹھ کر پڑھتے مگر جب عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر قرأت کرنے لگے اور جب

إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ ٭

کسی صورت سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو انھیں کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر رکوع کرتے۔

بَابٌ ۳۰ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْوُضُوءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

رات دن با وضو رہنے کی فضیلت اور رات دن میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيكَ ٭

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے نماز فجر کے وقت فرمایا۔ اے بلال مجھے اپنا وہ اُمید افزا عمل بتاؤ جو تم نے اپنے دورِ اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سُنی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے نزدیک تو اُمید افزا ایسا کوئی عمل نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت کے اندر میں نے وضو کیا تو اُس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں جس کا پڑھنا میرے لیے لکھا جا چکا ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ دَفَّ نَعْلَيْكَ۔ سے جوتوں کی حرکت مراد ہے۔

بَابٌ ۳۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ ٭

عبادت میں جو مشقت اُٹھانا مکروہ ہے۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ، قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فَذُكِرَ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا ٭

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دو ستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ رسی زینب کی ہے۔ جب تھک جائے تو اس سے لٹک جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے کھول دو۔ تم میں سے جو بھی نماز پڑھے تو اپنی خوشی سے پڑھے اور جب تھک جائے تو بیٹھ رہے — ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا۔ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت ہے جو رات کو نہیں سوتی اور اس کی نماز کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ جانے دو۔ تم پر وہی اعمال ہیں جن کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم اکتا نہ جاؤ۔

بَابٌ ۳۲ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ

جو رات کو قیام کرتا ہو تو پھر اُسے ترک کر دینا

لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ۔

١٠٨٠ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ۔

مکروہ ہے۔

عباس بن حسین، مبشر، اوزاعی، محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ پہلے رات کو قیام کیا کرتا تھا اور پھر رات کو قیام کرنا ترک کر دیا ___ ابن ابی العشرین، اوزاعی، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوسلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی ___ اور متابعت کی ہے اس کی عمرو بن ابوسلمہ نے اوزاعی سے۔

بَابٌ ٣٣

١٠٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ۔

عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

ابوالعباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ واقعی میں ایسا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم یہ کرتے ہو تو تمہاری آنکھیں بھی کمزور ہوں گی اور تمہاری طبیعت بھی سست پڑ جائے گی، جب کہ تم پر اپنی جان اور اپنے گھر والوں کا بھی حق ہے لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو، قیام کرو اور سویا بھی کرو۔

بَابٌ ٣٤ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى۔

رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

١٠٨٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

جنادہ بن ابی امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رات کو اٹھے اور کہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ پاک ہے اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ، پھر کہے، رب اے اللہ

بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ فَإِنْ تَوَضَّأَ قُبِلَتْ صَلَاتُهُ ۔

۱۰۸۳ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ ۔

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ۔۔۔ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا ۔۔۔ بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ۔۔۔ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

۱۰۸۴ – حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ فَكَأَنِّي لَا أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ خَلِّيَا عَنْهُ فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى رُؤْيَايَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقُصُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ۔

بَابُ ۳۷۵ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۱۰۸۵ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ

مجھے بخش دے ؛ یا اور دعا کرے تو قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے تو نماز قبول کی جائے گی۔

ہیثم بن ابو سنان سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جب کہ وہ واقعات بیان کر رہے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کر رہے تھے اور کہا کہ تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن رواحہ لغو بات نہیں کہتے مثلاً:

«ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اس کی کتاب پڑھتے ہیں جب کہ روشن فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ ہمیں جہالت کے بعد رشد و ہدایت دکھائی اور ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ انھوں نے جو فرمایا وہ واقع ہو گا۔ وہ رات گزارتے ہیں اور بستر سے ان کی کروٹ جدا ہوتی ہے جب کہ مشرکین بستر پر بوجھ بنے رہتے ہیں۔» متابعت کی اس کی عقیل نے اور زبیدی، زہری، سعید اور اعرج نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر خواب میں دیکھا گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر لے جاتا ہے اور میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو فرد آئے اور مجھے جہنم کی طرف لے جانے لگے۔ انھیں ایک فرشتہ ملا اس نے کہا، مت ڈرو اور اسے چھوڑ دو۔ پس حضرت حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں میں سے میرا ایک خواب بیان کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ پس حضرت عبداللہ رات کو نماز پڑھنے لگے اور لوگ برابر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے خواب بیان کرتے کہ وہ (شب قدر) آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ آخری عشرے کے متعلق تمہارے خواب ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ پس جو اسے تلاش کرنا چاہے وہ آخری عشرے میں تلاش کرے۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرنا

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا أَبَدًا ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی۔ پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر اور دو رکعتیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان۔ انہیں آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

بَابٌ ۳۶ الضِّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

فجر کی دو رکعتوں کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا

۱۰۸۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ۔

عبداللہ ابن یزید، سعید بن ابوایوب، ابوالاسود، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔

بَابٌ ۳۷ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ ۔

جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے۔

۱۰۸۷ ۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤْذَنَ بِالصَّلَاةِ ۔

بشر بن حکم، سفیان، سالم ابوالنضر، ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگی ہوئی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے یہاں تک کہ نماز کے لیے بلائے جاتے۔

بَابٌ ۳۸ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى

وَيُذْكَرُ ذَلِكَ عَنْ عَمَّارٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ وَالزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ مَا أَدْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلَّا يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ ۔

نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان۔

حضرت عمار، حضرت ابوذر، حضرت انس، جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے فرمایا کہ میں نے اپنی سرزمین کے فقہاء کو نہیں پایا مگر وہ دن میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔

۱۰۸۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کاموں میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے: ۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت

مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ ۔

کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہی چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے، پھر اس میں مجھے برکت دے۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بُرا ہے تو اسے مجھ سے دور کر اور اس سے مجھے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی کو مقدر فرما دے خواہ کہیں ہو۔ پھر مجھے راضی کر دے۔ فرمایا اور اپنی حاجت کا نام لے۔

ف: ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنا سنت ہے۔ یہ گویا خدا سے مشورہ لینا ہے۔ چار رکعت نفل پڑھنے کے بعد مذکورہ دعا پڑھی جاتی ہے اور نماز استخارہ پڑھنے والا اس دعا کے بعد بارگاہ خداوندی میں اپنی حاجت عرض کرے۔ اللہ رب العزت اس کی رہنمائی فرمائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔

مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن سعید، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر تشریف لے گئے۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ۔

ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں جمعہ کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

سے روایت ہے کہ خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا نکل آیا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيْنَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَقَالَ عِتْبَانُ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

مجاہد سے روایت ہے کہ کوئی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رہائش گاہ پر گیا اور انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لا چکے تھے۔ میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے کہا۔ اے بلال! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا۔ ہاں۔ میں نے کہا۔ کہاں؟ کہا کہ ان دونوں ستونوں کے درمیان پھر باہر تشریف لے آئے اور دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی۔ امام ابوعبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبان نے فرمایا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر میرے پاس تشریف لائے جب کہ دن چڑھ چکا تھا۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ ۳۹ الْحَدِيثِ يَعْنِي بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا۔ بعض انھیں فجر کی دو رکعتیں بتلاتے ہیں؟ فرمایا کہ یہی بات ہے۔

بَابُ ۴۰ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انھیں نوافل کہا۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ

بیان بن عمرو، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کیا کرتے تھے۔

تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

بَابٌ ٧٤١ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ۔

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ

بَابٌ ٧٤٢ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ ۔

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ ۔

فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر جب اذان سنتے تو صبح کی دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھا کرتے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، ان کی پھوپھی جان عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم —— احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو ہلکی پھلکی پڑھتے یہاں تک کہ میں کہتی، کیا صرف سورۂ فاتحہ کے ساتھ پڑھی ہیں؟

فرض نمازوں کے بعد نوافل

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد اور مغرب وعشاء کی اپنے گھر میں —— ابن ابوالزناد، موسیٰ بن عقبہ، نافع نے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ روایت کی۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے۔ انہوں نے حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مجھ سے میری بہن حضرت حفصہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر طلوع ہو جانے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے اور اس وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے اور ابن ابوالزناد، موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ۔ روایت کیا ہے۔

باب ٧٤٣ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

١٠٩٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّهُ۔

جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے

ابو الشعثاء جابر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آٹھ رکعتیں اکٹھی اور سات رکعتیں اکٹھی۔ میں عرض گزار ہوا، اے ابو الشعثاء! میرے خیال میں ظہر کے اندر تاخیر اور عصر میں جلدی کی ہوگی نیز عشاء میں جلدی اور مغرب میں تاخیر کی ہوگی! فرمایا کہ میرا بھی یہی گمان ہے۔

باب ٧٤٤ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ

١١٠٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهُ۔

سفر میں نماز چاشت پڑھنا

مورق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نماز چاشت پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت عمر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت ابو بکر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بھی نہیں۔

١١٠١۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يَقُولُ مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ۔

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم سے کسی نے حدیث بیان نہیں کی کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے تو غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو اس سے ہلکی پھلکی نماز پڑھتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آپ نے رکوع اور سجدے پورے کیے تھے۔

باب ٧٤٥ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَرَآهُ وَاسِعًا

جو نماز چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے۔

١١٠٢۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا۔

آدم، ابن ابو ذئب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔

باب ٧٤٦ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ

قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حالتِ حضر میں نماز چاشت پڑھنا۔

اسے عتبان بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١١٠٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلاَثٍ لاَ أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ صَوْمِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلاَةِ الضُّحَى وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ ؏

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے میرے خلیل رحمتِ دو عالم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نمازِ چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

١١٠٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لاَ أَسْتَطِيعُ الصَّلاَةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ وَنَضَحَ لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ بِمَاءٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنِ بْنِ جَارُودٍ لأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى فَقَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى غَيْرَ ذَلِكَ الْيَوْمِ ؏

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا، فرمایا کہ انصار میں ایک بھاری بھر کم آدمی تھا وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ پس اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر بُلایا اور آپ کے لیے چٹائی کے ایک سِرے پر پانی چھڑکا، تو آپ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اُس روز کے علاوہ میں نے کبھی آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ ٤٣٧ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ ؏

نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں

١١٠٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لاَ يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ؏

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد رکھی ہیں یعنی دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور اس وقت کوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں داخل نہیں ہوتا تھا مگر مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ جب فجر طلوع ہو جاتی اور مؤذن اذان کہتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

١١٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ ؏

محمد بن منتشر کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کو نہیں چھوڑا کرتے تھے ___ متابعت کی اِس کی ابن ابو عدی اور عمرو نے شعبہ سے

بَابُ ٤٣٨ الصَّلاَةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ؏

نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

۱۱۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

ابو معمر، عبدالوارث، حسین، ابن بریدہ، حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھا کرو، تیسری دفعہ فرمایا کہ جو چاہے، یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ کہیں لوگ اِسے سنت قرار دے لیں۔

۱۱۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ.

مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ کیا آپ کو ابو تمیم کی یہ بات حیران نہیں کرتی کہ وہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں؟ حضرت عقبہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اب آپ کو کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا کہ مشغولیت (روکتی ہے)۔

بَابُ ۴۹ صَلٰوةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً ذَكَرَهُ أَنَسٌ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نوافل با جماعت پڑھنا۔ اسے حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۱۰۹- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ

حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ فرماتے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا جب کہ میرے اور ان کے درمیان ایک نالہ حائل تھا اور جب بارشیں ہوتیں تو میرے لیے مسجد تک جانا دشوار ہو جاتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری نظر کمزور ہے اور وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں آتی ہیں تو بہنے لگتا ہے اور میرے لیے پہنچنا دشوار ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ اُس جگہ کو میں نماز کی جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن چڑھے تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مانگی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی، آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ پس میں نے ایک جگہ کی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ
أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي
أُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا
حِينَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرَةٍ يُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ أَهْلُ
الدَّارِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَثَابَ
رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا أَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ذَاكَ
مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَاكَ أَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
أَمَّا نَحْنُ فَوَاللَّهِ لَا نَرَى وُدَّهُ وَلَا حَدِيثَهُ إِلَّا إِلَى
الْمُنَافِقِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ
اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي
بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو
أَيُّوبَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
غَزْوَتِهِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا وَيَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِأَرْضِ
الرُّومِ فَأَنْكَرَهَا عَلَيَّ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَظُنُّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ فَكَبُرَ ذَلِكَ
عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ إِنْ سَلَّمَنِي حَتَّى أَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِي
أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنْ
وَجَدْتُهُ حَيًّا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَفَلْتُ فَأَهْلَلْتُ
بِحَجَّةٍ أَوْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُ
بَنِي سَالِمٍ فَإِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ أَعْمَى يُصَلِّي لِقَوْمِهِ فَلَمَّا
سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ مَنْ أَنَا ثُمَّ
سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ
أَوَّلَ مَرَّةٍ۔

طرف اشارہ کر دیا جو مجھے پسند تھی کہ آپ اس میں نماز پڑھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی تو آپ
نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا۔ آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔
آپ کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا گیا جو آپ کے لیے تیار کیا جا رہا تھا
جب ہمسایوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے غریب خانے
میں ہیں تو لوگ ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ گھر میں مجمع لگ گیا۔ ان میں سے ایک
آدمی نے کہا، مالک کو کیا ہوا کہ وہ نظر نہیں آتا؟ ان میں سے دوسرے آدمی
نے کہا، کیونکہ منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسا نہ کہو کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے رضائے الٰہی
کے لیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہے۔ اس آدمی نے کہا، اللہ
اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ورنہ خدا کی قسم ہم نے تو اس کا رجحان اور
اس کی گفتگو منافقوں کے ساتھ ہی دیکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہنم پر وہ شخص حرام کر دیا ہے جس نے رضائے الٰہی
کے لیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا۔ حضرت محمود کا بیان ہے کہ میں نے
کچھ حضرات سے یہ حدیث بیان کی جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے میزبان حضرت ابو ایوب بھی تھے، اس غزوہ کے دوران جس میں انھوں
نے وفات پائی سرزمین روم میں اور یزید بن معاویہ ان پر حاکم تھا۔ حضرت
ابو ایوب نے مجھ پر اعتراض کیا اور کہا، خدا کی قسم میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہو۔ یہ بات مجھ پر گراں گزری اور میں نے
منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے سلامت رکھے اور اس غزوہ سے لوٹا تو حضرت عتبان
بن مالک سے پوچھوں گا اگر انھیں ان کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا۔ پس میں واپس
لوٹا تو میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر چل دیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ
پہنچا تو بنی سالم میں گیا۔ حضرت عتبان بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے
اور اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انھوں نے نماز سے سلام پھیرا
تو میں نے انھیں سلام کیا اور بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے اس حدیث
کے متعلق پوچھا تو انھوں نے اسی طرح بیان کی جیسے پہلی مرتبہ
بیان کی تھی۔

باب ۷۵۰ التطوع في البيت

۱۱۱۰ - حدثنا عبد الأعلى بن حماد قال حدثنا وهيب عن أيوب وعبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها قبورا. تابعه عبد الوهاب عن أيوب.

گھر میں نوافل پڑھنا

عبدالاعلیٰ بن حماد، وہیب، ایوب اور عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انھیں قبریں نہ بناؤ ـــــ متابعت کی ابن عبدالوہاب نے ایوب سے۔

باب ۷۵۱ فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة

۱۱۱۱ - حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة قال أخبرني عبد الملك عن قزعة قال سمعت أبا سعيد رضي الله عنه قال أربعا قال سمعت من النبي صلى الله عليه وسلم وكان غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة ح حدثنا علي حدثنا سفيان عن الزهري عن سعيد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد المسجد الحرام ومسجد الرسول صلى الله عليه وسلم ومسجد الأقصى.

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔

حفص بن عمر، شعبہ، عبدالملک، قزعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار مرتبہ سنا، فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا ـــــ علی، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف۔ (۱) مسجد حرام (خانہ کعبہ) (۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد اور (۳) مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)

۱۱۱۲ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن زيد بن رباح وعبيد الله بن أبي عبد الله الأغر عن أبي عبد الله الأغر عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلاة في مسجدي هذا خير من ألف صلاة فيما سواه إلا المسجد الحرام.

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن رباح اور عبید اللہ بن ابی عبداللہ الاغر، ابوعبداللہ الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد کی نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کی نماز کے۔

باب ۷۵۲ مسجد قباء

۱۱۱۳ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا ابن علية قال أخبرنا أيوب عن نافع أن ابن عمر رضي الله عنهما كان لا يصلي من الضحى إلا في يومين يوم يقدم بمكة فإنه كان يقدمها ضحى فيطوف بالبيت ثم يصلي ركعتين خلف المقام ويوم يأتي مسجد قباء فإنه كان يأتيه كل سبت فإذا دخل المسجد كره

مسجد قباء کا بیان

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے مگر دو روز، ایک جس روز مکہ مکرمہ پہنچتے کیونکہ وہ اسی چاشت کے وقت پہنچتے، پس بیت اللہ کا طواف کرتے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے جس روز مسجد قباء میں جاتے اور وہاں ہر ہفتے کو جاتے اور جب مسجد میں داخل ہو جاتے تو برا (ناپسند) کرتے کہ نماز پڑھے بغیر اس میں سے نکل آتے۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ

أَنْ تَخْرُجُوهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا ٭

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے تھے، وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا خواہ وہ رات اور دن کی جس ساعت میں چاہے نماز پڑھے سوائے اس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے کے وقت قصد نہ کرے۔

بَابُ ۵۳ مَنْ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ ٭

جو ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آئے

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ ٭

موسیٰ بن اسماعیل، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں ہر ہفتے کو پیدل اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

بَابُ ۵۴ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا ٭

مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ٭

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے ــــ ابن نمیر، عبید اللہ نافع سے یہ بھی مروی ہے کہ اس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

بَابُ ۵۵ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

قبر انور اور منبر رسول کے درمیانی حصے کی فضیلت

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ٭

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، عبد اللہ بن ابو بکر، عباد بن تمیم حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، خبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کا

وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي ؎

درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس اور آپ کے منبر شریف کے درمیان والی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منبر آپ کے حوض پر ہوگا۔ لفظ حَوْضِي سے معلوم ہو رہا ہے کہ خدائے ذوالمنن نے حوض کوثر آپ کو دنیا میں ہی عطا فرما دیا تھا جیسا کہ سورۂ الکوثر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ یعنی بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ کوثر کی اگرچہ بہت سی تفسیریں ہیں جن میں سے ایک تفسیر حوضِ کوثر بھی ہے یعنی اس آیت میں پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! ہم نے تمہیں حوضِ کوثر عطا فرما دیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

بَابٌ ۵۶ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ؎

بیت المقدس کی مسجد

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِي ؎

قزعہ مولیٰ زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار مرتبہ بیان فرماتے ہوئے سنا جو مجھے بہت پیارا اور دلکش محسوس ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں میں روزہ نہ رکھا جائے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو اور دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھے یعنی صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کی طرف۔

بَابٌ ۵۷ اِسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا

إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَعِينُ الرَّجُلُ فِي صَلٰوتِهِ مِنْ جَسَدِهِ بِمَا شَاءَ وَوَضَعَ أَبُو إِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهُ فِي الصَّلٰوةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلٰى رُصْغِهِ الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ يَحُكَّ جِلْدًا أَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا ؎

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں جسم سے جو چاہے مدد لے۔ ابو اسحاق نے نماز میں اپنی ٹوپی رکھی اور اسے اٹھایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی کو اپنے بائیں پہنچے پر رکھا مگر جلد کو کھجا لیتے اور کپڑے کو درست کر لیتے۔

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى عَرْضِ الْوِسَادَةِ

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات گزاری جو ان کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں

اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ آيَاتٍ خَوَاتِيمَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا بِيَدِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ٭

تک کہ نصف رات گزر گئی یا کم و بیش۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور بیٹھ گئے اور چہرے کو ہاتھ سے مل کر نیند کے اثرات مٹائے پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف اُٹھے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی اسی طرح کیا۔ پھر آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ راست میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے اپنے ہاتھ سے دبایا۔ پس دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہو گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

بَابُ ٧٥٨ مَا يُنْهَى مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ ٭

نماز میں جو کلام کرنا منع ہے۔

١١٣٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ ہمیں جواب مرحمت فرماتے، جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو ہمیں جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت (خدا کی طرف) ہے۔

١١٣١ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ٭

ابن نمیر، اسحاق بن منصور سلولی، ہریم بن سفیان، اعمش، ابراہیم، علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

١١٣٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اسماعیل، حارث بن شبیل، ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر ہم نماز میں کلام کر لیا کرتے اور ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی سے حاجت بیان

أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ الْاٰيَةَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ ۔

بَابٌ ۷۵ مَا يَجُوْزُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلٰوةِ لِلرِّجَالِ ۔

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتُمْ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيْحِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا التَّصْفِيْحُ هُوَ التَّصْفِيْقُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا الْتَفَتَ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ۔

بَابٌ ۷۶ مَنْ سَمّٰى قَوْمًا اَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى غَيْرِهِ مُوَاجَهَةً وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ۔

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ التَّحِيَّةَ فِي الصَّلٰوةِ وَنُسَمِّيْ وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَاِنَّكُمْ اِذَا

کر دیتا یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی "نمازوں کی حفاظت کرو" (۲: ۲۳۸) بس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کا جواز۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رک جانا پڑ گیا لہٰذا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں۔ فرمایا، اچھا اگر آپ حضرات چاہتے ہیں۔ پس حضرت بلال نے نماز کی اقامت کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے التصفیح شروع کر دی۔ حضرت سہل نے فرمایا، جانتے ہو التصفیح کیا ہے؟ یہ ہے تالی بجانا۔ اور حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔ جب زیادہ بجائیں تو متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف میں ہیں۔ آپ نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر الحمد للہ کہا اور پھر پیچھے کو الٹے پاؤں لوٹ آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔

جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو۔

عمرو بن عیسیٰ، ابو عبد الصمد عبد العزیز بن عبد الصمد، حصین بن عبد الرحمن، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نماز میں تحیت کہتے، نام لیتے اور ایک دوسرے کو سلام کر لیا کرتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ ساری زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام کر لیا۔ خواہ

فعلتم ذلك فقد سلمتم على كل عبد لله صالح في السماء والأرض.

وہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں۔

باب ٧٦٦ التصفيق للنساء

تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے

١١٣٥ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التسبيح للرجال والتصفيق للنساء.

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

١١٣٦ - حدثنا يحيى أخبرنا وكيع عن سفيان عن أبي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء.

یحییٰ، وکیع، سفیان، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

باب ٧٦٧ من رجع القهقرى في صلاته أو تقدم بأمر ينزل به رواه سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم

جو نماز میں پیچھے کو ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے بڑھے۔ اسے حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١١٣٧ - حدثنا بشر بن محمد أخبرنا عبد الله قال يونس قال الزهري أخبرني أنس بن مالك أن المسلمين بينا هم في الفجر يوم الاثنين وأبو بكر رضي الله عنه يصلي بهم ففجأهم النبي صلى الله عليه وسلم قد كشف ستر حجرة عائشة رضي الله عنها فنظر إليهم وهم صفوف فتبسم يضحك فنكص أبو بكر رضي الله عنه على عقبيه وظن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد أن يخرج إلى الصلاة وهم المسلمون أن يفتتنوا في صلاتهم فرحا بالنبي صلى الله عليه وسلم حين رأوه فأشار بيده أن أتموا ثم دخل الحجرة وأرخى الستر وتوفي ذلك اليوم.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے روز جب مسلمان نمازِ فجر میں تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے سامنے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا۔ آپ نے انہیں صف بستہ دیکھ کر تبسم ریزی فرمائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نماز توڑنے کا ارادہ کیا خوش ہو کر کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ پوری کرلو۔ پھر حجرے میں داخل ہو گئے، پردہ گرا دیا اور اسی روز وفات پائی

ف: اس حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزِ وصال کا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ نے پیر کے روز دن کے وقت وصال فرمایا تھا۔ اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ بلا فصل ہونے کا بڑا واضح اشارہ موجود ہے۔ حضرت خلفائے راشدین میں بالاتفاق سب سے پہلا نمبر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی امامت کے لیے نامزد فرما دیا تھا۔ اسی لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو ہمارا دینی امور میں امام بنا دیا تھا تو ہم نے اپنے دنیاوی امور میں بھی انہیں اپنا امیر بنا لیا۔

بَابٌ ٦٣ إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلٰوةِ

جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے۔

١١٢٧ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا يَمُوْتُ جُرَيْجٌ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمَيَامِيْسِ وَكَانَتْ تَأْوِي إِلٰى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيْلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ قَالَ جُرَيْجٌ أَيْنَ هٰذِهِ الَّتِي تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِي قَالَ يَا بَابُوْسُ مَنْ أَبُوْكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی اور وہ اپنے عبادت خانے میں تھا۔ اس نے کہا: اے جریج! اس نے کہا اے اللہ! میری والدہ اور میری نماز۔ والدہ نے پھر کہا: اے جریج! کہا اے اللہ! میری والدہ اور میری نماز۔ والدہ نے پکارا کہا اے جریج! اس نے کہا اے اللہ! میری والدہ اور نماز۔ والدہ نے کہا: اے اللہ! جریج کو نہ موت دینا جب تک کسی زانیہ کا منہ دیکھ لے۔ عبادت خانے کے قریب ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اس نے لڑکا جنا۔ اس سے کہا گیا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ کہا کہ جریج کا ہے، وہ اپنے عبادت خانے سے اتر آئے تھے۔ جریج نے کہا وہ عورت کہاں ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ کہا، اے بابوس! تمہارا باپ کون ہے؟ لڑکے نے کہا کہ ایک چرواہا ہے۔

بَابٌ ٦٤ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانا

١١٢٨ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيْبٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرے۔ فرمایا کہ اگر کرتا ہے تو ایک دفعہ کرے۔

بَابٌ ٦٥ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلٰوةِ لِلسُّجُوْدِ

نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا

١١٢٩ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُّمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے اور ہم میں سے کسی سے اپنی پیشانی زمین پر ٹھہرائی نہ جاتی وہ کپڑا بچھا لیتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

بَابٌ ٦٦ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کتنا عمل جائز ہے

١١٣٠ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابوالنضر، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ

عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَمُدُّ رِجْلِي فِي قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَرَفَعْتُهَا فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا ﴿

١١٣١ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلٰوةً قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللهُ خَاسِئًا ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ فَذَعَتُّهُ بِالذَّالِ أَيْ خَنَقْتُهُ وَفَدَعَتُّهُ مِنْ قَوْلِ اللهِ يَوْمَ يُدَعُّونَ أَيْ يُدْفَعُونَ وَالصَّوَابُ فَدَعَتُّهُ إِلَّا أَنَّهُ كَذَا قَالَ بِتَشْدِيدِ الْعَيْنِ وَالتَّاءِ ﴿

بَابٌ ٦٧ إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ قَتَادَةُ إِنْ أُخِذَ ثَوْبُهُ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ ﴿

١١٣٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْأَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُورِيَّةَ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى جُرُفِ نَهَرٍ إِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَإِذَا لِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا قَالَ شُعْبَةُ هُوَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٰذَا الشَّيْخِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَثَمَانَ وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ ﴿

١١٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں اپنے دونوں پیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبلہ کی جانب پھیلائے رکھتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے تو میں انہیں ہٹا لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا لیتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نماز پڑھ چکے تو فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا اور میری نماز تڑوانے پر بڑا زور لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط دیا تو میں نے اُسے پچھاڑ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دیا جائے، یہاں تک کہ صبح ہو اور لوگ اسے دیکھیں تو مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ کہنا یاد آ گیا۔ اے رب! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے (۳۸ : ۳۵) پس اللہ تعالیٰ نے اُسے ذلیل کر کے لوٹا دیا۔ نضر بن شمیل نے فَذَعَتُّهٗ کہا ہے ذال کے ساتھ یعنی میں نے اس کا گلا گھونٹا اور فَدَعَتُّهٗ ارشادِ ربانی يَوْمَ يُدَعُّونَ یعنی دفع کرتے ہیں، کی طرح ہے جب کہ صحیح فَدَعَتُّهٗ ہے کیونکہ عین کی تشدید اور تاء کے ساتھ ہی کہا گیا ہے۔

جب نماز کے دوران کسی کا جانور بھاگ جائے۔

قتادہ نے فرمایا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے جائے تو چور کا پیچھا کرے اور نماز چھوڑ دے

ازرق بن قیس سے روایت ہے کہ ہم اہواز میں حروریہ (خارجیوں) سے جنگ کر رہے تھے۔ جب میں ایک نہر کے کنارے پر تھا تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اُس کے گھوڑے کی لگام اُس کے ہاتھ میں تھی۔ سواری بدک رہی تھی اور وہ اُس کا پیچھا کر رہا تھا۔ شعبہ نے کہا کہ وہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ خارجیوں میں سے ایک آدمی کہہ رہا تھا۔ خدایا! اس بڈھے کی کرتوت تو دیکھو۔ جب وہ بزرگ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ میں نے تمہاری بات سنی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سات یا آٹھ غزوات میں شرکت کی سعادت پائی اور میں اگر اپنی سواری کے ساتھ لوٹتا تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ اسے چھوڑ دوں اور وہ اصطبل چلا جائے اور مجھے دشواری ہو

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

sunnahschool.blogspot.com

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ ۔

سورج گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور ایک لمبی سورت پڑھی۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو دوسری سورت شروع کردی کہ پھر رکوع کیا اور پورا کیا اور سجدہ کیا۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کیا۔ پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ ہٹ جائے میں نے اسی جگہ پر ہر چیز کو دیکھ لیا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اب دیکھ لیں میں نے ارادہ کیا کہ ایک خوشہ توڑ لوں جب کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے دیکھا اور میں نے اُس میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سائبہ کی رسم نکالی تھی۔

بَابٌ ۷۶۸ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفٍ ۔

نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نمازِ کسوف میں سجدے کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھونک ماری تھی۔

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ فَإِذَا كَانَ فِي صَلٰوتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّمَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلَى يَسَارِهِ ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ والی دیوار میں بلغم دیکھا تو مسجد والوں پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا نہ تھوکے یا بلغم نہ پھینکے۔ پھر اُترے اور اپنے ہاتھ سے اُسے کھرچ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تھوکے تو چاہیئے کہ اپنے بائیں جانب تھوکے۔

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۔

محمد، غندر، شعبہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو نماز میں ہو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے دائیں جانب بلکہ اپنے بائیں جانب، بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

بَابٌ ۷۶۹ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِنَ الرِّجَالِ فِي صَلٰوتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُ فِيهِ

جس نے بے خبری سے نماز میں تالی بجائی تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَاب ٧٧٠ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمْ أَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَأْسَ ۔

جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

١١٣٦ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُو أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا ۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور وہ چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں سے باندھ لیا کرتے تھے۔ پس عورتوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے سروں کو نہ اٹھایا کریں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

بَاب ٧٧١ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلٰوةِ ۔

نماز میں سلام کا جواب نہ دے

١١٣٧ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتا جب کہ آپ نماز میں ہوتے اور مجھے جواب مرحمت فرما دیتے۔ جب ہم لوٹے (حبشہ سے) تو میں نے سلام کیا اور آپ نے جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

١١٣٨ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللّٰهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

عطاء بن ابو رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ایک کام کے لیے بھیجا میں گیا اور اُسے کر کے واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں خیال آیا جو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے کہ میں نے دیر کر دی۔ میں نے پھر سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا میرے دل میں پہلے سے زیادہ خدشہ پیدا ہوا۔ پھر سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اس بات نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اپنی سواری پر اور بغیر قبلہ رُخ تھے۔

بَاب ٧٧٢ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلٰوةِ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ ۔

نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھانا۔

١١٣٩ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ قَالَ سَهْلٌ التَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيقُ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ قباء والے بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا ہے۔ آپ اپنے چند اصحاب میں صلح کروانے تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکے رہے اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال نے آ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا اے ابو بکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو رکنا پڑ گیا اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا: ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس حضرت بلال نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ گئے اور تکبیر کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور چلتے ہوئے صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجائی۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ اَلتَّصْفِيْحُ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابو بکر نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب زیادہ تالیاں بجائیں تو متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ انہیں اشارے سے حکم فرماتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہو۔ حضرت ابو بکر نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور الٹے پیروں پیچھے ہٹ گئے یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی بات پیش آ جائے تو تالیاں بجانے لگتے ہو تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے اور جس کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اسے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا چاہیے۔ پھر حضرت ابو بکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے ابو بکر! جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تو تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابو قحافہ کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

ف: اس حدیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ نماز کا وقت ہو جانے پر اگر امام موجود نہ ہو تو جس دوسرے آدمی کو لوگ پسند کریں وہ امامت کر سکتا ہے۔ دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ دوران نماز اگر امام کو کسی ضروری بات کی جانب متوجہ کرنا پڑ جائے تو مرد سُبْحَانَ اللّٰہِ کہیں اور عورتوں کو تالی بجانے کا حکم تھا لیکن عورتوں کا مردوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا قرون اولیٰ میں ہی بند کر دیا گیا تھا۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ نماز میں قیام کے وقت اگرچہ سجدے کی جگہ پر نظر رکھنا سنت ہے لیکن اس وقت تمام صحابہ کرام سجدے کی جگہ سے نگاہیں ہٹا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے تھے اور انہوں نے تالیاں بجا کر حضرت ابو بکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ نماز پوری ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم دوران نماز میری طرف کیوں متوجہ ہوئے اور کیوں مجھے دیکھنے لگے تھے؟ آپ ایسا کیوں فرماتے جبکہ محبوب پروردگار کی جانب متوجہ ہونا ہی تو عبادتوں کی جان اور روح ایمان ہے۔ جو نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو گدھے بیل کے خیال سے بدتر اور شرک بتاتے ہیں حقیقت میں وہ ایمان کی چاشنی ہی سے ناآشنا ہیں۔ اُن سے صرف یوں کہا جا سکتا ہے۔

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد!
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

باب ۳۰ الخصر في الصلاة

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

۱۱۴۰ — حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد عن أيوب عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال نهي عن الخصر في الصلاة وقال هشام وأبو هلال عن ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

ابوالنعمان، حماد، ایوب، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ——— ہشام اور ابوہلال، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۱۴۱ — حدثني عمرو بن علي حدثنا يحيى حدثنا هشام حدثنا محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال نهي أن يصلي الرجل مختصرا.

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: منع کیا گیا ہے کہ آدمی کولھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

باب ۳۱ يفكر الرجل الشيء في الصلاة وقال عمر رضي الله عنه إني لأجهز جيشي وأنا في الصلاة

نماز میں آدمی کا کسی چیز کو سوچنا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لشکر کا بندوبست کرتا رہتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں۔

۱۱۴۲ — حدثنا إسحاق بن منصور حدثنا روح حدثنا عمر هو ابن سعيد قال أخبرني ابن أبي مليكة عن عقبة بن الحارث رضي الله عنه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم العصر فلما سلم قام سريعا دخل على بعض نسائه ثم خرج ورأى ما في وجوه القوم من تعجبهم لسرعته فقال ذكرت وأنا في الصلاة تبرا عندنا فكرهت أن يمسي أو يبيت عندنا فأمرت بقسمته.

ابن ابوملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر تشریف لائے اور لوگوں کے چہروں پر جلدی کے باعث حیرانگی کے اثرات دیکھ کر فرمایا: مجھے نماز میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا۔ میں نے ناپسند کیا کہ وہ ہمارے پاس شام کرے یا رات گزارے لہٰذا میں نے اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

۱۱۴۳ — حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن جعفر عن الأعرج قال قال أبو هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أذن بالصلاة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ہوا نکالتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز نہ سنائی

أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَسَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

۱۱۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ النَّاسُ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا أَدْرِي فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلَى قُلْتُ لٰكِنْ أَنَا أَدْرِي قَرَأَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا ۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيضَةِ ۔

۱۱۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ ۔

۱۱۴۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ ۔

نہیں دیتی جب مؤذن خاموش ہو جائے تو آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو بھاگتا ہے جب وہ خاموش ہو تو آجاتا ہے اور برابر آدمی سے یہی کہتا رہتا ہے کہ یہ بات یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ اُسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا کرے تو بیٹھا ہوا دو سجدے کر لے اور اسے سُنا ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، ابن ابو ذئب، سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ میں ایک آدمی سے ملا اور اُس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گزشتہ رات نمازِ عشاء میں کونسی سورتیں پڑھی تھیں؟ اُس نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا۔ کیا آپ موجود نہیں تھے؟ کہا۔ کیوں نہیں۔ میں نے کہا۔ مجھے معلوم ہے کہ حضور نے فلاں فلاں سورتیں پڑھی تھیں۔

جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے!

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کسی نماز کی دو رکعتیں پڑھائیں اور قعدہ میں بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری کر لی اور ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کو دیکھا تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی دو کے بعد کھڑے ہو گئے اور ان کے درمیان میں نہ بیٹھے۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو دو سجدے کیے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

باب ٧٦٦ إذا صلّى خمسًا ؛

١١٤٧ - حدّثنا أبو الوليد حدّثنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله رضي الله عنه أنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم صلّى الظهر خمسًا فقيل له أزِيد في الصلوٰة فقال وما ذاك قال صلّيت خمسًا فسجد سجدتين بعد ما سلّم ؛

باب ٧٦٧ إذا سلّم في ركعتين أو في ثلاث فسجد سجدتين مثل سجود الصلوٰة أو أطول ؛

١١٤٨ - حدّثنا آدم حدّثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال صلّى بنا النبيّ صلّى الله عليه وسلّم الظهر أو العصر فسلّم فقال له ذو اليدين الصلوٰة يا رسول الله أنقصت فقال النبيّ صلّى الله عليه وسلّم لأصحابه أحقّ ما يقول قالوا نعم فصلّى ركعتين أخريين ثمّ سجد سجدتين قال سعد ورأيت عروة ابن الزبير صلّى من المغرب ركعتين فسلّم وتكلّم ثمّ صلّى ما بقي وسجد سجدتين وقال هكذا فعل النبيّ صلّى الله عليه وسلّم ؛

باب ٧٦٨ من لم يتشهّد في سجدتي السهو وسلّم أنس والحسن ولم يتشهّدا وقال قتادة لا يتشهّد ؛

١١٤٩ - حدّثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك بن أنس عن أيّوب بن أبي تميمة السختياني عن محمّد بن سيرين عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم انصرف من اثنتين فقال له ذو اليدين أقصرت الصلوٰة أم نسيت يا رسول الله فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم أصدق ذو اليدين فقال الناس نعم فقام رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فصلّى اثنتين أخريين ثمّ سلّم ثمّ

جب پانچ رکعتیں پڑھی جائیں

ابوالولید، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ نے سلام پھیر لینے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا ان سے لمبے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین آپ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا، کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ پس آپ نے آخری دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو سجدے کیے۔ سعد کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ مغرب کی نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور کلام کیا۔ پھر باقی نماز پڑھ کر دو سجدے کیے اور فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے۔ حضرت انس اور حسن تشہد نہیں پڑھتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ تشہد نہ پڑھے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو گئے۔ ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا یا ان سے لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر مبارک اٹھایا۔

كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ۔

۱۱۵۰ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔

بَاب ۷۷۹ مَنْ يُّكَبِّرُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۱۱۵۱ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَكْثَرُ ظَنِّيِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا وَفِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَرَجُلٌ يَّدْعُوْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَنَسِيْتَ اَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلٰى قَدْ نَسِيْتَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ۔

۱۱۵۲ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيْرِ

بَاب ۷۸۰ اِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

۱۱۵۳ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سلیمان بن حرب، حماد، سلمہ بن علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا، کیا سہو کے سجدوں کے بعد تشہد ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں تو ہے نہیں۔

جو سہو کے سجدوں کے لیے تکبیر کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دن کی کوئی ایک نماز پڑھائی۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرا زیادہ تر یہی گمان ہے کہ عصر کی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو مسجد کے سامنے تھی اور اس پر ہاتھ رکھ لیا۔ لوگوں میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرتے ہوئے ڈرے اور جلدی والے چلے گئے اور کہا کہ نماز کم ہو گئی۔ ایک شخص جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالیدین کے لقب سے پکارا کرتے، وہ عرض گزار ہوئے، کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا نہ کم ہوئی۔ عرض کی بلکہ آپ بھول گئے۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر سر رکھا اور تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے لمبا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر میں کھڑے ہو گئے جبکہ بیٹھنا چاہیے تھا۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو سہو کے دو سجدے کیے اور ہر سجدے کے لیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی، اس سے پہلے کہ آپ سلام پھیرتے۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کیے یہ اُس کے بدلے میں تھا جو آپ قعدہ کرنا بھول گئے تھے۔ تکبیر کے بارے میں اس کی ابن جریج نے ابن شہاب سے متابعت کی ہے۔

جب یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلتا ہے اور اس کی ہوا نکلتی جاتی ہے، یہاں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

بَاب ٧٨١ السَّهْوِ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ

وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهِ۔

١١٥٤ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

بَاب ٧٨٢ إِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ

١١٥٥ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهُمَا فَقَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى

تک کہ اذان سنائی نہیں دیتی جب اذان ختم ہو لیتی ہے تو آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جاتی ہے تو دوڑ جاتا ہے اور اقامت ختم ہونے پر آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات کو یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی بھول جائے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی تین رکعتیں یا چار تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کرے۔

فرائض و نوافل میں سجدۂ سہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر کے بعد دو سجدے کیے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آجاتا ہے اور اُسے بھلاتا ہے یہاں تک کہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی اس صورتِ حال سے دوچار ہو تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کرلے۔

جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور اُسے سُنے۔

کُریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن ازہر نے انہیں حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا اور فرمایا، ہم سب کا سلام عرض کرنا اور اُن سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں جبکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں ان پر حضرت عمر کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ کُریب کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ پیغام پہنچایا جس کے لیے مجھے بھیجا تھا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ حضرت اُمِ سلمہ سے پوچھو۔ پس میں اُن حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کا ارشاد عرض کر دیا۔ اُنھوں نے مجھے حضرت اُمِ سلمہ کے پاس وہی پیغام دے

أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

کو بھیجا جو حضرت عائشہ کے لیے دیا تھا۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ پھر میں نے نمازِ عصر پڑھ لینے کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام کی ایک عورت تھی۔ میں نے آپ کی طرف ایک لونڈی کو بھیجا اور اُس سے کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! اُمِّ سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان سے منع فرماتے ہوئے سُنا اور آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لونڈی نے یہی کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور وہ ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے بنتِ ابو اُمیہ! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے تو میرے پاس عبد القیس کے لوگ آئے جن کے باعث میں ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔ یہ دونوں وہی ہیں۔

بَابٌ ۸۳ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَهُ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نماز میں اشارہ کرنا۔ کریب، حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۱۵۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پتہ لگا کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ شکر رنجی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ لوگ اپنے ساتھ لے کر ان میں صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رُکنا پڑا اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال نے آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو رُکے ہوئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا: ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر تکبیر تحریمہ کہی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں میں سے چلتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجائی لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہیں۔ حضرت ابوبکر نے ہاتھ اٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور اُلٹے پاؤں پیچھے آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور

الله عليه وسلم يأمره أن يصلي فرفع أبو بكر رضي الله
عنه يديه فحمد الله ورجع القهقرى وراءه حتى
قام في الصف فتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصلى للناس فلما فرغ أقبل على الناس فقال يا أيها
الناس ما لكم حين نابكم شيء في الصلاة أخذتم
في التصفيق إنما التصفيق للنساء من نابه شيء في
صلاته فليقل سبحان الله فإنه لا يسمعه أحد حين
يقول سبحان الله إلا التفت يا أبا بكر ما منعك أن
تصلي للناس حين أشرت إليك فقال أبو بكر رضي الله
عنه ما كان ينبغي لابن أبي قحافة أن يصلي بين يدي
رسول الله صلى الله عليه وسلم

لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا
اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی چیز دیکھتے ہو تو تالیاں
بجانے لگتے ہو۔ تالی تو عورت کے لیے ہے۔ اگر نماز میں کوئی چیز
دیکھو تو سُبْحَانَ اللهِ کہو کیونکہ جو بھی سُبْحَانَ اللهِ سنے گا وہ
ضرور متوجہ ہو گا۔ اے ابوبکر! تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے
جب کہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عرض گزار ہوئے۔ ابن ابو قحافہ کے لیے یہ مناسب نہیں تھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے

١١٥٧ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن
وهب حدثنا الثوري عن هشام عن فاطمة عن أسماء
قالت دخلت على عائشة رضي الله عنها وهي تصلي
قائمة والناس قيام فقلت ما شأن الناس فأشارت
برأسها إلى السماء فقلت آية فقالت برأسها أي نعم

فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی تو وہ کھڑی ہو
کر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے۔ میں نے کہا: لوگوں
کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ
کیا۔ میں نے کہا، کوئی نشانی؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ ہاں کہا۔

١١٥٨ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن هشام
عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله
عليه وسلم أنها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم في بيته وهو شاك فصلى جالسا وصلى وراءه قوم قياما
فأشار إليهم أن اجلسوا فلما انصرف قال إنما جعل
الإمام ليؤتم به فإذا ركع فاركعوا وإذا رفع فارفعوا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث بیٹھ کر اور لوگوں
نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی
کی جائے جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كتاب الجنائز

جنازوں کا بیان

باب ٨٤٣ في الجنائز

جنازوں کے بارے میں

ومن كان آخر كلامه لا إله إلا الله وقيل لوهب بن منبه أليس لا إله إلا الله

جس کا آخری کلام لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ہو۔ وہب بن منبہ سے کہا
گیا کہ کیا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ فرمایا، کیوں نہیں

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ ؏

۱۱۵۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي أَوْ قَالَ بَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ؏

۱۱۶۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ؏

بَابٌ ۸۵ ۔ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ؏

۱۱۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ ؏

۱۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ ؏

لیکن کوئی ایسی کنجی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں۔ اگر تم دانتوں والی کنجی لے کر گئے تو کھل جائے گا ورنہ تمہارے لیے نہیں کھلے گا۔

معرور بن سوید سے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے بتایا یا فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ میری اُمت سے جو مرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: اگرچہ زنا اور چوری کرے؟ کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جنازوں کے پیچھے جانے کا حکم

سوید بن مقرن سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے یعنی جنازے کے پیچھے جانے، بیمار کی عیادت کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے نیز سلام اور چھینک کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے برتنوں، سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیباج، قسّی اور استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

محمد، عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا ——— متابعت کی اس کی عبدالرزاق نے اور کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی اور روایت کیا اسے سلامہ نے عقیل سے

بَابُ ۷۸۶ الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي كَفَنِهِ

میت کے پاس جانا جب کہ مرنے کے بعد اُسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو۔

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَبَى فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ إِلَى الشَّاكِرِينَ وَاللهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللهَ أَنْزَلَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوهَا۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنھیں بتاتے ہوئے فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سُنح والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے، اُترے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگوں سے بات نہ کی یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے پاس پہنچے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتے تھے جنھیں یمنی چادر اُڑھائی ہوئی تھی۔ چہرۂ مبارک کھولا، پھر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا۔ پھر رو پڑے اور کہا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ جو موت آپ کے لیے لکھی گئی تھی وہ وارد ہو چکی۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت ابوبکر نکلے اور حضرت عمر لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو انھوں نے انکار کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر نے تشہد پڑھا تو لوگ ان کے پاس آ گئے اور حضرت عمر کو چھوڑ دیا۔ فرمایا۔ اما بعد جو تم میں سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ نہیں مرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، "نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول، شاکرین تک۔" (۳: ۱۴۴) خدا کی قسم گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر نے اس کی تلاوت کی تو جس شخص نے بھی سنی وہ اسے پڑھنے لگا۔

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

حضرت اُمّ العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا گیا تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ ہم نے انھیں اپنے گھروں میں رکھا لیکن انھیں ایک جان لیوا بیماری لاحق ہو گئی۔ جب انھوں نے وفات پائی اور غسل دے کر ان کے کپڑوں میں کفنا دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا: اے ابو السائب! تم پر اللہ کی رحمت ہو، میں آپ کے متعلق گواہ ہوں کہ

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُّكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهُ اَبَدًا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان ہو، اللہ عزوجل کس کو عزت دے گا؟ آپ نے فرمایا: ان پر موت وارد ہو چکی اور خدا کی قسم میں ان کے لیے بھلائی کا امیدوار ہوں لیکن خدا کی قسم اگرچہ میں خدا کا رسول ہوں لیکن اپنے آپ تک بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ عرض گزار ہوئیں: تو خدا کی قسم اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکی کا دعویٰ نہیں کروں گی۔

ف: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ خدا کی قسم، میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ اس ارشادِ گرامی میں درایت کی نفی کی گئی ہے یعنی خدا کے بغیر بتائے اپنے آپ تو میں بھی نہیں جانتا۔ یہ بات لفظ ما ادری سے صاف معلوم ہو رہی ہے۔ علاوہ بریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس انصاری عورت سے جو فرمایا کہ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ۔ یہ بھی اسی مفہوم پر دال ہے کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ نیز اگلی حدیث میں تو ما یفعل بی کی جگہ مَا يُفْعَلُ بِهٖ ہے۔

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهٖ وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَمَعْمَرٌ۔

سعید بن عفیر نے لیث سے اسی طرح روایت کی اور نافع بن یزید نے عقیل سے مَا يُفْعَلُ بِهٖ روایت کیا ہے اور متابعت کی اس کی شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے۔

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ جَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ اَبْكِيْ وَيَنْهَوْنِيْ عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِيْ فَجَعَلَتْ عَمَّتِيْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيْنَ اَوْ لَا تَبْكِيْنَ مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا تو میں اُن کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر رونے لگا۔ مجھے منع کیا گیا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا۔ میری پھوپھی جان حضرت فاطمہ بھی رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روتی ہو یا نہیں روتی ہو لیکن فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ فگن رہیں گے یہاں تک کہ تم اُنہیں اُٹھاؤ گے۔ متابعت کی اس کی ابن جریج نے کہ مجھے ابن المنکدر نے بتایا اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

بَاب ۷۸ الرَّجُلُ يَنْعَى اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهٖ۔

کسی کے مرنے کی اُس کے ورثاء کی طرف سے خبر دینا۔

۱۱۹۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اسی روز خبر دی جس روز کہ انہوں نے وفات پائی۔ آپ جنازہ گاہ کی طرف نکلے، لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے

وَكَبَّرَ أَرْبَعًا ۔

۱۱۶۸ – حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ ۔

چار تکبیریں کہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جھنڈا زید نے لے لیا۔ وہ شہید کر دیے گئے پھر جعفر نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیے گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ پھر بغیر امیر بنائے اُسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اُسے فتح رحمت فرما دی گئی۔

ف:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں بیٹھ کر جنگ موتہ کے علمبرداروں کی خبر دیتے رہے کہ اب جھنڈا فلاں نے سنبھال لیا ہے۔ اب وہ شہید ہو گئے ہیں۔ غرضیکہ آخر تک وہیں سے بتا دیا کہ اب سیف اللہ (حضرت خالد بن ولید) نے جھنڈا اٹھا لیا ہے۔ حالانکہ انہیں سپہ سالار بنایا نہیں گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں فتح دے دی ہے۔ یہ نگاہِ مصطفیٰ کی معجز نمائی ہے کہ آپ کی نگاہوں میں دور و نزدیک کا معاملہ قدرت نے یکساں کر دیا تھا۔ جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اسی طرح دور کی چیزیں بھی آپ کو نظر آتی تھیں۔ یہاں تک کہ زمین پر بیٹھ کر آپ جنت و دوزخ کا بھی مشاہدہ فرما لیا کرتے تھے جیسا کہ بعض احادیث مطہرہ میں ایسے مشاہدوں کا ذکر آیا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

بَابٌ ۷۸۸ – الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا آذَنْتُمُونِي ۔

۱۱۶۹ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوهُ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي قَالُوا كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۔

جنازے کی اطلاع دینا

ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کیا کرتے تھے۔ وہ رات کو فوت ہوا لہٰذا رات ہی میں دفن کر دیا گیا۔ جب صبح کے وقت آپ کو بتایا تو فرمایا۔ تمہیں کس نے منع کیا کہ مجھے بتا دیتے۔ عرض گزار ہوئے کہ رات کے باعث ہم نے ناپسند کیا کہ آپ کو مشقت میں ڈالیں کیونکہ رات اندھیری تھی۔ آپ اُس کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی۔

بَابٌ ۷۸۹ – فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ

۱۱۷۰ – حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفّٰى لَهُ

اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔

ابومعمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں سے کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں مگر

sunnahschool.blogspot.com

ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا، بچوں پر فضل و رحمت کے باعث۔

١١٧١ – حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَقَالَ شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں، ہمارے لیے ایک دن مقرر کر کے نصیحت فرمایا کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی اور دو؟ فرمایا کہ دو بھی ــــ شریک ابن اصبہانی، ابوصالح، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

١١٧٢ – حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا۔

علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں فوت ہوتے کسی مسلمان کے تین بچے مگر وہ قسم پوری کرنے کو جہنم کے اُوپر سے گزرے گا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے کہا: اور تم میں سے ہر کوئی اس کے اُوپر سے گزرے گا۔

بَابٌ ٧٩٠ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اصْبِرِي۔

قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو۔

١١٧٣ – حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔

بَابٌ ٧٩١ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعِيدٌ لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ۔

میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور وضو کرانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سعید بن زید کے صاحبزادے کو خوشبو لگائی، اُسے اٹھایا، نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا خواہ زندہ ہو یا مردہ۔ سعید نے فرمایا کہ اگر ناپاک ہوتا تو میں اُسے ہاتھ نہ لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

١١٧٤ – حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ

مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ

بَاب ۷۹۲ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَكَانَ فِيهِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ ابْدَءُوا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيهِ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

بَاب ۷۹۳ يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

بَاب ۷۹۴ مَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ

عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو فرمایا کہ اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ اور مناسب نظر آئے تو بیری کے پتوں والا پانی استعمال کرنا اور آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز لگا دینا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اندر اسے لپیٹ دو۔

مستحب ہے کہ طاق مرتبہ غسل دیا جائے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا چار یا پانچ مرتبہ غسل دینا یا اس سے بھی زیادہ پانی اور بیری کے پتوں سے اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ نے اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسے اس میں لپیٹ دو۔ ایوب کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حفصہ نے حدیث محمد کی طرح اور حدیث حفصہ میں ہے۔ اسے طاق دفعہ غسل دینا یعنی تین، پانچ یا سات مرتبہ اور اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا۔ داہنی جانب اور اعضائے وضو سے شروع کرنا اور اس میں حضرت ام عطیہ نے فرمایا۔ ہم نے کنگھی سے سر کے بالوں کے تین حصے کر دیئے۔

میت کی داہنی جانب سے شروع کرنا

علی بن عبداللہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد بن حفصہ بنت سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا۔ داہنی جانب سے ابتدا کرنا اور اعضائے وضو سے۔

میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، سفیان، خالد الحذاء، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب ہم

عن ام عطية رضي الله عنها قالت لما غسلنا بنت النبي صلى الله عليه وسلم قال لنا ونحن نغسلها ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء۔

باب ۷۹۵ هل تكفن المرأة في ازار الرجل۔

۱۱۷۸ حدثنا عبد الرحمن بن حماد اخبرنا ابن عون عن محمد عن ام عطية قالت توفيت بنت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لنا اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فنزع من حقوه ازاره وقال اشعرنها اياه۔

باب ۷۹۶ يجعل الكافور في آخره۔

۱۱۷۹ حدثنا حامد بن عمر حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد عن ام عطية قالت توفيت احدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فخرج فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فآذنني قالت فلما فرغنا آذناه فالقى الينا حقوه فقال اشعرنها اياه۔ وعن ايوب عن حفصة عن ام عطية رضي الله عنها بنحوه وقالت انه قال اغسلنها ثلاثا او خمسا او سبعا او اكثر من ذلك ان رأيتن قالت حفصة قالت ام عطية رضي الله عنها وجعلنا رأسها ثلاثة قرون۔

باب ۷۹۷ نقض شعر المرأة وقال ابن سيرين لا بأس ان ينقض شعر الميت

۱۱۸۰ حدثنا احمد حدثنا عبد الله بن وهب اخبرنا ابن جريج قال ايوب سمعت حفصة بنت سيرين قالت حدثتنا ام عطية رضي الله عنها انهن جعلن رأس بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة قرون

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں تو آپ نے ہم سے فرمایا، اور ہم غسل دے رہی تھیں کہ داہنی جانب اور اعضائے وضو سے ابتدا کرنا۔

کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جاسکتا ہے!

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی تو آپ نے ہم سے فرمایا اسے تین بار یا پانچ دفعہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے کمر سے ازار کھول کر فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔

آخر میں کافور ملانا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کی وفات ہو گئی تو آپ تشریف لائے اور فرمایا۔ اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا یا مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ اور بیر کے پتوں اور پانی اور بیری کے پتے ہوں اور آخر میں کافور ملانا یا کافور والی کوئی چیز جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے ہمیں اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو ——— ایوب، حفصہ نے حضرت ام عطیہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا، تین، یا پانچ یا سات دفعہ یا تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ حفصہ نے حضرت ام عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے ان کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے۔

عورت کے سر کے بال کھولنا۔ ابن سیرین نے کہا کہ میت کے بال کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

احمد، عبد اللہ بن وہب، ابن جریج، ایوب، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بال کھول کر تین حصوں میں تقسیم کیے۔ پہلے غسل دیا اور پھر انہیں تین حصوں میں تقسیم

نَقَضْنَهُ ثُمَّ غَسَلْنَهُ ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

بَاب ٧٩٨ كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ.

١١٨١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِي بَايَعْنَ قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ فَحَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَا أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ وَزَعَمَ أَنَّ الْإِشْعَارَ الْفُفْنَهَا فِيهِ وَكَذَلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤْزَرَ.

بَاب ٧٩٩ هَلْ يُجْعَلُ شَعَرُ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

١١٨٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ضَفَرْنَا شَعَرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَقَالَ وَكِيعٌ قَالَ سُفْيَانُ نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا.

بَاب ٨٠٠ يُلْقَى شَعَرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا.

١١٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ وَاجْعَلْنَ

کیا۔

میت کو کس طرح لپیٹا جائے۔ حسن کا قول ہے کہ پانچویں کپڑے سے دونوں رانیں اور سُرین کے نیچے والا حصہ باندھا جائے۔

ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انصار کی ایک عورت تھیں اور شرفِ بیعت حاصل کیا تھا، اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے بصرہ تشریف لائیں لیکن وہ نہ ملا تو ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور ملانا جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی اور فرمایا کہ اس میں لپیٹ دینا اور اس سے زائد کچھ نہ ہو۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی کونسی صاحبزادی تھی۔ راوی کا گمان ہے کہ الاشعار سے مراد لپیٹنا ہے ابن سیرین بھی عورت کے لیے اسی طرح حکم دیا کرتے کہ لپیٹی جائے اور ازار نہ باندھی جائے۔

کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنا دی جائیں؟

اُمّ ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بال ملا کر تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا ــــ وکیع سے روایت ہے کہ سفیان نے فرمایا۔ ایک پیشانی کے بالوں کی اور دو دائیں بائیں طرف کی۔

عورت کے بال اُس کے پیچھے کی طرف ڈال دیے جائیں

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔ اسے بیری کے پتوں کے ساتھ طاق مرتبہ غسل دینا یعنی تین یا پانچ یا اس سے زیادہ دفعہ اور اگر مناسب سمجھو تو آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز ملا لینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا جب

فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا ؞

بَاب ۸۰۱ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ ؞

۱۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ ؞

بَاب ۸۰۲ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ ؞

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ؞

بَاب ۸۰۳ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ ؞

۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ؞

بَاب ۸۰۴ كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ ؞

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ

ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی۔ ہم نے اُن کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے اور انھیں پیچھے کی جانب ڈال دیا۔

کفن کے لیے سفید کپڑا

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، ہشام بن عروہ، اُن کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین یمنی سفید کپڑوں کا کفن دیا گیا جو سُوت کے بُنے ہوئے تھے اور اُن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

دو کپڑوں کا کفن

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی جو عرفات میں ٹھہرا ہُوا تھا، وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل دیا یا کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا تاکہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہُوا اُٹھے۔

میت کو خوشبو لگانا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہُوا تھا اور وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل ڈالا یا فرمایا کہ وہ کچلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتا ہُوا اُٹھائے گا۔

احرام والے کو کس طرح کفنایا جائے!

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو اونٹ نے کچل دیا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ احرام باندھے ہُوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو

بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَوَقَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَأَقْصَعَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَيُّوبُ يُلَبِّي وَقَالَ عَمْرٌو مُلَبِّيًا

بَابُ ۸۰۵ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لَا يُكَفُّ وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيصٍ ۔

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ فَقَالَ آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا ۔

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ ۔

بَابُ ۸۰۶ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ ۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى

اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے نہ خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ ایوب نے کہا کہ سواری نے اسے کچل دیا عمرو نے کہا کہ وہ کچلا گیا اور فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہنانا۔ نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اٹھائے گا۔ ایوب نے کہا کہ تلبیہ کہتے اور عمرو نے کہا کہ تلبیہ کہتا ہوا۔

قمیص کا کفن دینا جو سلی ہو یا نہ سلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن اُبی فوت ہو گیا تو اُس کا بیٹا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اپنی قمیص عطا فرمایئے کہ اس میں انہیں کفناؤں اور ان پر نماز پڑھیے اور دعائے مغفرت فرمایئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اُس پر نماز پڑھوں۔ پس اطلاع دی گئی۔ جب آپ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ ارشاد ہوا کہ مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے فرمایا ہے، ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو اگر ان کے لیے ستر مرتبہ دعائے مغفرت کرو تب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا (۸۰ ، التوبہ) پس آپ نے اس پر نماز پڑھی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ان میں سے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھنا (۸۴ ، التوبہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے گئے جبکہ اُسے دفن کر دیا تھا۔ اُسے نکالا گیا تو آپ نے اُس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اُسے اپنی قمیص پہنائی۔

قمیص کے بغیر کفن دینا

ابو نعیم، سفیان، ہشام، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین

اللہ علیہ وسلم فی ثلاثۃ اثواب سحول کرسف لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ۔

سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

۱۱۹۲۔ حدثنا مسدد حدثنا یحییٰ عن ہشام حدثنی ابی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ۔

مسدد، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

باب ۸۰۷ الکفن ولا عمامۃ

عمامے کے بغیر کفن دینا

۱۱۹۳۔ حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب بیض سحولیۃ لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ۔

اسمٰعیل، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین سفید اور سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

باب ۸۰۸ الکفن من جمیع المال

وبہ قال عطاء والزہری وعمرو بن دینار وقتادۃ وقال عمرو بن دینار الحنوط من جمیع المال وقال ابراہیم یبدأ بالکفن ثم بالدین ثم بالوصیۃ وقال سفیان اجر القبر والغسل ہو من الکفن۔

میت کے مال سے کفن دینا۔ عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ خوشبو میت کے مال سے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ پہلے کفن دے۔ پھر قرض، پھر وصیت۔ سفیان نے کہا کہ قبر اور غسل کی مزدوری کفن کا حصہ ہے۔

۱۱۹۴۔ حدثنا احمد بن محمد المکی حدثنا ابراہیم بن سعد عن سعد عن ابیہ قال اُتی عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ یوما بطعامہ فقال قتل مصعب بن عمیر وکان خیرا منی فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا بردۃ وقتل حمزۃ او رجل آخر خیر منی فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا بردۃ لقد خشیت ان یکون قد عجلت لنا طیباتنا فی حیاتنا الدنیا ثم جعل یبکی۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک روز کھانا رکھا گیا تو فرمایا، حضرت مصعب بن عمیر شہید کر دیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، لیکن انہیں کفن دینے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ حضرت حمزہ یا دوسرا آدمی جو مجھ سے بہتر تھا لیکن انہیں بھی کفن دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہوا سوائے ایک چادر کے۔ میں ڈرتا ہوں کہ جلدی ہی ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا کی زندگی میں نہ دیا جا رہا ہو۔ پھر وہ رونے لگے۔

باب ۸۰۹ اذا لم یوجد الا ثوب واحد

جب ایک کپڑے کے سوا کچھ میسر نہ ہو۔

۱۱۹۵۔ حدثنا ابن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا شعبۃ عن سعد بن ابراہیم عن ابیہ ابراہیم ان عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اُتی بطعام وکان صائما فقال قتل مصعب بن عمیر وہو خیر منی کفن فی بردۃ ان غطی رأسہ بدت رجلاہ وان غطی رجلاہ بدا رأسہ

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے۔ فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیر شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، انہیں ایک چادر کا کفن دیا گیا اگر ان کے سر کو چھپایا جاتا تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا اور میرے خیال میں فرمایا، حضرت حمزہ شہید کیے گئے

وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ ۔

اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا خوب کشادہ کر دی گئی یا فرمایا کہ ہمیں دنیا کا مال عطا فرمایا گیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ نہ ملا ہو۔ پھر رونے لگے اور کھانا چھوڑ دیا۔

بَاب ۸۱۰ إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غَطَّى رَأْسَهُ ۔

جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے۔

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ ۔

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہجرت کی اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم میں لے لیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں اور ہم میں سے وہ بھی ہے جس کے پھل پک گئے اور وہ کھا رہا ہے۔ وہ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے اور ہمیں ان کے کفن کے لیے کچھ نہ ملا مگر ایک چادر۔ جب اس سے ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے سر کو چھپا دیا جائے اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دی جائے۔

ف: اس حدیث اور گزشتہ حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ صحابۂ کرام کی زندگیاں محض رضائے الٰہی کے لیے وقف ہو کر رہ گئی تھیں۔ وہ حضرات ہمیشہ فکرِ آخرت میں مستغرق رہتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہر کام صرف رضائے الٰہی کے لیے کریں کیونکہ اجر انہیں کاموں پر مرتب ہوگا جو صرف رضائے الٰہی کے لیے کیے گئے ہوں گے اور ہمیں اخروی اور دائمی زندگی کو سنوارنے میں ہمہ وقت کوشاں رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن بزرگوں کے نقوشِ قدم پر چلائے آمین۔

بَاب ۸۱۱ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ ۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر اعتراض نہ کیا۔

۱۱۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بُنی ہوئی حاشیے والی چادر لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ تم جانتے ہو کہ بردہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا چادر۔ فرمایا، ہاں۔ عورت عرض گزار ہوئی کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لے لی اور آپ کو ضرورت بھی تھی۔ آپ اسے ازار بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ فلاں نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ کتنی اچھی ہے یہ مجھے پہنا دیجیے۔ لوگوں نے کہا تم نے اچھا نہیں کیا

لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهُ إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ ۔

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اور پھر تم نے یہ جانتے ہوئے سوال کر دیا کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ اسے اپنا کفن بناؤں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ وہی ان کا کفن ہوئی۔

بَاب ۸۱۲ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ ۔

۱۱۹۸ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ۔

عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، خالد، اُمِّ ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے اور اسے ہمارے لیے ضروری نہیں ٹھہرایا۔

بَاب ۸۱۳ حَدِّ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

۱۱۹۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ ۔

عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ

مسدد، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انھوں نے زرد خوشبو منگائی اور اسے لگا کر فرمایا، ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

۱۲۰۰ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّأْمِ دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۔

حمیدی، سفیان، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے کہ جب شام سے حضرت ابوسفیان کے فوت ہونے کی خبر آئی تو تیسرے روز حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد خوشبو منگائی اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر مل کر فرمایا، اگرچہ میں اس سے بے نیاز ہوں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

۱۲۰۱ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ

حمید بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔ پھر میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جبکہ ان کا بھائی فوت ہوا تو انھوں نے خوشبو منگا کر لی اور فرمایا، اگرچہ مجھے خوشبو

بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ ثُمَّ قَالَتْ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۔

کی کوئی ضرورت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا۔ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

بَابٌ ۸۱۴ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ۔

قبروں کی زیارت کرنا

۱۲۰۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّيْ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلَى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی، فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اُس نے کہا، پرے جائیے، آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے۔ اُس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دردِ اقدس پر آئی اور اس پر کوئی دربان نہ پایا۔ عرض گزار ہوئی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر صدمہ کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

بَابٌ ۸۱۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے باعث عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی کا رواج ہو

يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَى وَهُوَ كَقَوْلِهِ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ ذُنُوْبًا إِلَى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِيْ غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اگر یہاں کا رواج نہ ہو تو ایسا ہے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور وہ اس ارشادِ ربانی کی طرح ہے، اگر کوئی اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے دوسرے کو بلائے تو ذرا بھی دوسرے کو نہیں اُٹھایا جائے گا اور بغیر نوحہ کے رونے کی اجازت ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو ظلم سے قتل کیا جائے تو اُس کے خون کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر ہوگا جس نے قتل کی رسم جاری کی۔

۱۲۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ اُن کا بیٹا قریب المرگ ہے لہٰذا تشریف لائیے۔ آپ نے جواب بھیجا کہ

عليه وسلم إليه إن ابنا لي قبض فأتنا فأرسل يقرئ السلام ويقول إن لله ما أخذ وله ما أعطى وكل عنده بأجل مسمى فلتصبر ولتحتسب فأرسلت إليه تقسم عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن جبل وأبي بن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبي ونفسه تتقعقع قال حسبته أنه قال كأنها شن ففاضت عيناه فقال سعد يا رسول الله ما هذا فقال هذه رحمة جعلها الله في قلوب عباده وإنما يرحم الله من عباده الرحماء.

١٢٠٤ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا أبو عامر حدثنا فليح بن سليمان عن هلال بن علي عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال شهدنا بنتا لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر قال فرأيت عينيه تدمعان قال فقال هل منكم رجل لم يقارف الليلة فقال أبو طلحة أنا قال فانزل قال فنزل في قبرها.

١٢٠٥ - حدثنا عبدان حدثنا عبد الله أخبرنا ابن جريج قال أخبرني عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة قال توفيت ابنة لعثمان رضي الله عنه بمكة وجئنا لنشهدها وحضرها ابن عمر وابن عباس رضي الله عنهم وإني لجالس بينهما أو قال جلست إلى أحدهما ثم جاء الآخر فجلس إلى جنبي فقال عبد الله بن عمر رضي الله عنهما لعمرو بن عثمان ألا تنهى عن البكاء فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الميت ليعذب ببكاء أهله عليه فقال ابن عباس رضي الله عنهما قد كان عمر رضي الله عنه يقول بعض ذلك ثم حدث قال صدرت مع عمر رضي الله عنه من مكة حتى إذا كنا بالبيداء إذا هو بركب تحت ظل سمرة فقال اذهب فانظر من هؤلاء الركب قال فنظرت فإذا صهيب فأخبرته

سلام کہا اور کہا کہ اللہ کا ہے جو اُس نے لیا اور جو دیا اور ہر ایک کا اُس کے پاس وقت مقرر ہے، البتہ صبر کرو اور ثواب کی اُمید رکھو۔ اُس نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دی کہ ضرور تشریف لائیے۔ آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، اُبی بن کعب، زید بن ثابت اور کتنے ہی آدمی تھے۔ بچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا گیا اور وہ لمبے سانس لے رہا تھا میرے خیال میں فرمایا گویا مشک تھی تو آنکھیں بہنے لگیں تو سعد نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو رواں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے، میں ہوں۔ فرمایا تو اُتارو۔ چنانچہ انھوں نے اُسے قبر میں اُتارا۔

عبداللہ بن عبید اللہ بن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تو ہم جنازے میں شامل ہوئے اور حضرت ابن عمر و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی۔ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا یا فرمایا کہ دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا اور پھر دوسرے صاحب تشریف لے آئے اور میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت عمرو بن عثمان سے کہا کہ آپ رونے سے کیوں نہیں روکتے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔ پھر حدیث بیان کی کہ میں حضرت عمر کے ساتھ مکہ مکرمہ سے واپس آ رہا تھا جب ہم بیداء کے مقام پر تھے تو وہاں درخت کے سائے میں ایک سوار تھا۔ فرمایا، جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت صہیب تھے۔ میں نے آپ کو بتایا تو فرمایا، انھیں میرے پاس بُلا لاؤ۔ میں حضرت صہیب کی طرف لوٹا اور چلنے کے لیے

فَقَالَ ادْعُهُ لِي فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْحَلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا۔

کہا۔ وہ امیر المومنین سے ملے۔ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب آئے روتے اور کہتے، ہائے بھائی، ہائے ساتھی۔ حضرت عمر نے کہا اے صہیب! کیا مجھ پر روتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب حضرت عمر فوت ہو گئے تو ایسی بات کا میں نے حضرت عائشہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دے گا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے اور فرمایا کہ تمہارے لیے قرآن مجید کافی ہے کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (۲۹۱)۔ اس وقت حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم حضرت ابن عمر نے کچھ بھی نہیں کہا۔

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، ان کے والد ماجد، عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ۔

اسماعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ابو اسحاق شیبانی، ابوبردہ سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب چلا اٹھے، ہائے بھائی! حضرت عمر نے فرمایا، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

باب ۸۱۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ

میت پر نوحہ کرنے کی کراہت۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو، یہ ابوسلیمان پر روتی رہیں جب تک سر پر مٹی نہ ڈالیں اور آواز بلند نہ ہو نَقْعٌ سے مراد مٹی لَقْلَقَةٌ سے آواز

التراب على الرأس والقلقة الصوت.

١٢٠٨ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سعيد بن عبيد عن علي بن ربيعة عن المغيرة رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إن كذبا علي ليس ككذب على أحد من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من نيح عليه يعذب بما نيح عليه.

١٢٠٩ - حدثنا عبدان قال أخبرني أبي عن شعبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابن عمر عن أبيه رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الميت يعذب في قبره بما نيح عليه تابعه عبد الأعلى حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد حدثنا قتادة وقال آدم عن شعبة الميت يعذب ببكاء الحي عليه.

باب ٨١٧

١٢١٠ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا ابن المنكدر قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال جيء بأبي يوم أحد قد مثل به حتى وضع بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سجي ثوبا فذهبت أريد أن أكشف عنه فنهاني قومي ثم ذهبت أكشف عنه فنهاني قومي فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفع فسمع صوت صائحة فقال من هذه فقالوا ابنة عمرو أو أخت عمرو قال فلم تبكي أو لا تبكي فما زالت الملائكة تظله بأجنحتها حتى رفع.

باب ٨١٨ ليس منا من شق الجيوب

١٢١١ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان حدثنا زبيد اليامي عن إبراهيم عن مسروق عن عبد الله رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس منا من لطم الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية.

مراد ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم ہی بنا لے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سُنا۔ جو کسی پر نوحہ کرے تو اُس کو عذاب دیا جاتا ہے جس پر نوحہ کیا گیا۔

عبدان، ان کے والد ماجد، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کو اُس کی قبر میں اُس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جو اُس پر کیا گیا ـــــ متابعت کی اس کی عبد الاعلیٰ، یزید بن زریع، سعید نے قتادہ سے اور آدم نے شعبہ سے روایت کی میت کو زندوں کی چیخ پکار کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے روز جب میرے والد محترم کی لاش لائی گئی تو اُن کا مثلہ کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں کھول کر دیکھنے گیا تو میری قوم نے مجھے روکا۔ دوبارہ کھول کر دیکھنے کے لیے گیا تب بھی میری قوم نے مجھے منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کپڑا اٹھایا گیا۔ آپ نے چیخنے والی کی آواز سُنی تو فرمایا۔ یہ کون ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے۔ فرمایا کس لیے روتی ہو یا فرمایا کہ نہ روؤ کیونکہ اُٹھائے جانے تک فرشتے برابر اپنے پروں سے ان پر سایہ فگن رہیں گے۔

وہ ہم میں سے نہیں جس نے گریبان پھاڑا

ابو نعیم، سفیان، زبید الیامی، ابراہیم، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو منہ پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت جیسی چیخ پکار مچائے وہ ہم میں سے نہیں۔

بَابُ ۸۱۹ رَثَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ ابْنَ خَوْلَةَ

۱۲۱۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالشَّطْرِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ ٭

بَابُ ۸۲۰ مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ ٭

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میری بیماری نے شدت اختیار کر لی تھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں سخت بیمار ہوں، میرے پاس کافی مال ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا، نہیں۔ میں عرض گزار ہوا: نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اگر اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ محتاج رہیں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم رضائے الٰہی کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اُس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے بلکہ کتنے ہی نیک کام کرو گے جن سے درجہ اور مقام زیادہ ہوگا۔ اگر شاید تمہیں چھوڑ دیئے جاتے تو کچھ لوگ تم سے فائدہ حاصل کرتے اور کچھ لوگوں کو نقصان پہنچتا۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کا افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے تھے۔

مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے

حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن جابر، قاسم بن مخیمرہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کی بیماری لوٹ آئی اور اُن پر غشی طاری ہو گئی۔ اُن کا سر گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا۔ یہ اُسے روک نہیں سکتے تھے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ اُس کام سے میں بھی لاتعلق ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتعلق تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چیخنے والی، بال نوچنے والی اور سر پیٹنے والی سے لاتعلق تھے۔

باب ۸۲۱ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ۔

جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

محمد بن بشار، عبد الرحمن، سفیان، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رخسارے پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۸۲۲ مَا يُنْهٰى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ ۔

۱۲۱۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

مسروق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رخسارے پیٹے گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۸۲۳ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ ۔

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ ۔

جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اظہار غم ہو۔

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک ابن حارثہ، جعفر اور ابن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو آپ غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے اور میں دروازے کی دراڑوں سے دیکھ رہی تھی، ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ انہیں منع کرو۔ وہ جا کر دوبارہ حاضر ہوا کہ وہ کہنا نہیں مانتیں۔ فرمایا کہ انہیں منع کرو۔ تیسری بار حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ، خدا کی قسم وہ ہم پر غالب آگئیں۔ تو فرمایا کہ ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا، اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، تو نے وہ کام نہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور نہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا چھوڑا۔

۱۲۱۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِيْنَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ

عمرو بن علی، محمد بن فضیل، عاصم الاحول سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب قاریوں کو شہید کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی۔ میں نے رسول اللہ

فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس موقع سے زیادہ غمگین کبھی نہیں دیکھا۔

بَابٌ ۸۲۴ مَنْ لَّمْ يُظْهِرْ حُزْنَهٗ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ يَعْقُوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَشْكُوْ بَثِّيْ وَحُزْنِيْ إِلَى اللّٰهِ ۔

جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ کرے

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جزع سے مراد بُرے الفاظ کہنا اور بُرا گمان رکھنا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (۱۲ : ۸۶)

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ، اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَأَبُوْ طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهٗ أَنَّهٗ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهٗ وَأَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُوْ طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهٗ قَدْ مَاتَ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّبَارِكَ لَكُمَا فِيْ لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوطلحہ کا لڑکا بیمار تھا تو فوت ہو گیا اور حضرت ابوطلحہ گئے ہوئے تھے۔ جب ان کی بیوی نے دیکھا کہ وہ فوت ہو گیا تو کفنا کر گھر کے ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابوطلحہ آئے تو کہا: لڑکا کیسا ہے؟ عرض کی کہ اُس کی جان کو آرام ہے اور مجھے اُمید ہے کہ راحت پا رہا ہے۔ حضرت ابوطلحہ ظاہر میں یہی سمجھے۔ رات گزاری اور صبح کو غسل کر کے باہر جانے کا ارادہ کیا تو بتایا گیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا جو دونوں کے درمیان ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی رات کو مبارک کرے۔ انصار کے ایک آدمی نے کہا: میں نے دیکھا کہ دونوں کے گھر نو لڑکے ہوئے اور سارے ہی قرآن مجید کے قاری تھے۔

ف: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر سے واپس آنے والے تھے۔ اسی دوران اُن کا کمسن صاحبزادہ فوت ہو گیا۔ اُن کی اہلیہ محترمہ حضرت اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچے کو غسل و کفن دے کر گھر کے ایک کونے میں لٹا دیا اور اپنے خاوند کے لیے کھانے پینے کا سامان بھی تیار کر لیا۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ وہ سفر سے ہارے تھکے آئیں گے اور بچے کے فوت ہونے کی خبر سن کر کچھ بھی نہیں کھائیں گے بلکہ مزید براں بچے کے فوت ہونے کا افسوس بھی ہو گا۔ انہوں نے اپنے خاوند کو راحت پہنچانے کے لیے یہ سارا اہتمام کیا اور اپنے خاوند کا اس درجہ احترام کرنے کے باعث پروردگارِ عالم نے اُن حضرات کی اُس رات میں برکت دی۔ اُس برکت کا اعلان اپنے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کروایا اور انہیں نو لڑکے عطا فرمائے جو سب کے سب قاری ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ عورت جس درجہ خاوند کی تابعدار اور خیر خواہ ہو گی، اولاد اتنی ہی نیک ہو گی اور اولاد میں برکت ہو گی۔ ہر عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کی تابع دار اور خیر خواہ رہے کیونکہ۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَائِنِيْنَ ○

بے ادب ماں با ادب اولاد جن سکتی نہیں

بَابٌ ۸۲۵ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى ۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۔

۱۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى ۔

بَابٌ ۸۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ۔

۱۲۱۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرٰهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرٰهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرٰهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاهُ مُوْسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

صبر وہ ہے جو صدمہ پیش آتے وقت ہو

حضرت عمر نے فرمایا کہ دو اچھا انعامات کرنے والے اور اچھے لوگ وہ ہیں کہ جب انھیں مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اپنے رب کی طرف سے مہربانیاں اور رحمت ہے اور یہی راہ یافتہ ہیں (۲: ۱۵۷) اور ارشاد باری ہے۔ صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور یہ بڑی بھاری ہے مگر ڈرو والوں پر نہیں (۲: ۴۵)

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبر صدمے کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آنکھ روتی ہے اور دل مغموم ہے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو سیف لوہار کے پاس تشریف لے گئے جو حضرت ابراہیم کی دایا کا شوہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم دم توڑ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارک بہنے لگیں تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے آپ سے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ... فرمایا کہ اے ابن عوف! یہ رحمت ہے پھر دوسری دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک آنکھ بہتی ہے اور دل مغموم ہے اور ہم نہیں کہتے مگر جو ہمارے رب کو راضی کرے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی میں غمگین ہیں — روایت کیا اسے موسیٰ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ ۸۲۷ اَلْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ ۔

۱۲۲۰ ـ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةِ أَهْلِهٖ فَقَالَ قَدْ قَضٰى قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهٖ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيْهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِيْ بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِيْ بِالتُّرَابِ ۔

مریض کے پاس رونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ بیمار ہوگئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ جب اندر داخل ہوئے تو انہیں گھر والوں کے جھرمٹ میں پایا۔ فرمایا، کیا فوت ہوگئے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونے لگے۔ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ فرمایا۔ سنتے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے بہنے اور دل کے مغموم ہونے پر عذاب نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ اور زبان کی طرف اشارہ کیا یا رحم فرماتا ہے اور بے شک میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو لاٹھی سے پیٹتے، پتھر مارتے اور سر میں مٹی ڈال دیتے۔

بَابٌ ۸۲۸ مَا يُنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ ۔

۱۲۲۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهٗ أَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهٗ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِيْ أَوْ غَلَبْنَنَا الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِيْ أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ وَمَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

گریہ وزاری کی ممانعت اور اُس پر زجر و توبیخ کرنا

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا، جب زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہوجانے کی خبر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غم زدہ ہوکر بیٹھ گئے اور مجھے دروازے کی دراز سے پتہ لگا۔ ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے اُنھیں منع کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ گیا اور پھر حاضر بارگاہ ہوکر عرض گزار ہوا، اُنھیں روکا لیکن وہ کہنا نہیں مانتیں۔ آپ نے دوبارہ حکم دیا کہ انھیں منع کرو۔ وہ گیا اور پھر حاضر ہوکر عرض گزار ہوا، خدا کی قسم، وہ مجھ پر یا ہم پر غالب آگئیں۔ بے شک محمد بن حوشب کو ہے۔ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اُن کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا، اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے۔ خدا کی قسم، تو یہ کام کرنے والا نہیں لیکن تُو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا ترک نہ کیا۔

وَسَلَّمَ مِنَ الْعَذَابِ ٭

۱۲۲۲ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ أُمِّ سُلَيْمٍ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَيْنِ أَوِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٍ أُخْرَى ٭

محمد ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں، مگر ہم میں سے کسی نے یہ بات محفوظ نہ رکھی سوائے پانچ عورتوں کے یعنی، اُمِّ سُلیم، اُمِّ العلاء، ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور باقی دو عورتیں اور بنت ابو سبرہ جو معاذ کی بیوی تھیں اور ایک دوسری عورت۔

بَابُ ۸۲۹ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ ٭

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

۱۲۲۳ – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ ٭

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، سالم، ان کے والد ماجد، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے دُور ہو جائے ـــــ سفیان، زہری، سالم، ان کے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقول حمیدی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہاں تک کہ تمہیں چھوڑ جائے یا رکھ دیا جائے۔

بَابُ ۸۳۰ مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ

جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے!

۱۲۲۴ – حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور اُس کے ساتھ نہ جانا ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے یا پیچھے چلا جائے یا آگے جانے سے پہلے رکھ دیا جائے۔

۱۲۲۵ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ ٭

سعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم ایک جنازے میں تھے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، خدا کی قسم تم جانتے ہو کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ انھوں نے سچ فرمایا ہے۔

بَابٌ ۸۳۱ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتّٰى تُوْضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ فَاِنْ قَعَدَ اُمِرَ بِالْقِيَامِ ؕ

۱۲۲۶ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدُ حَتّٰى تُوْضَعَ ؕ

جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اُسے لوگوں کے کندھوں سے اُتار کر رکھ دیا جائے۔ اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ جو ساتھ جائے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھ دیا جائے۔

بَابٌ ۸۳۲ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ ؕ

۱۲۲۷ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا ؕ

۱۲۲۸ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ، كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَيْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا وَقَالَ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَسَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى كَانَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَقَيْسٌ يَقُوْمَانِ لِلْجَنَازَةِ ؕ

جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو

عبید اللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے کافر ذمی کا ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کہ یہ آدمی نہیں ہے۔ ابو حمزہ، اعمش، عمرو، ابن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت قیس اور حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ۔۔۔۔ زکریا، شعبی، ابن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود اور حضرت قیس جنازے کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

بَابٌ ۸۳۳ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُوْنَ النِّسَآءِ ؕ

۲۱۲۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ،

عورتوں کے علاوہ جنازہ مرد اُٹھائیں

عبد العزیز بن عبد اللہ، لیث، سعید مقبری، ان کے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ

إِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ۔

اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں، اگر وہ نیک ہو کہتا ہے، مجھے جلدی سے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے۔ ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔

بَابُ ۸۳۴ السُّرْعَةِ بِالْجِنَازَةِ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ وَامْشِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهُ قَرِيبًا مِنْهَا۔

جنازہ جلدی سے جانا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ چل رہے ہو، اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں چلو۔ دوسروں نے بھی قریب ہی فرمایا ہے۔

۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

علی ابن عبد اللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنازے کو جلدی سے چلو، اگر نیک ہے تو بھلائی کو آگے بھیج رہے ہو اور اگر کچھ اور ہے تو برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔

بَابُ ۸۳۵ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجِنَازَةِ قَدِّمُونِي۔

چارپائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی سے چلو

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ۔

سعید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ جلدی سے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے، ہائے افسوس! کہاں لے جا رہے ہو! اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسانوں کے۔ اگر انسان سنتا تو بے ہوش ہو جاتے۔

ف: اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ ہر مردہ بول کی آواز سنتا ہے خواہ مرنے والا نیک ہو یا بد۔ بعض لوگ اس بات کا خواہ مخواہ انکار کرتے اور لا تعلق دلائل کا سہارا لے کر سماعِ موتیٰ کا انکار کرتے رہتے ہیں۔ مردہ تو بولتا بھی اور زندہ لوگوں سے گفتگو بھی کرتا ہے لیکن وہ اس کی آواز کو سن نہیں پاتے۔ جیسا کہ اس حدیث میں واضح طور پر مذکور ہے۔ ابنائے زمانہ کو چاہیے کہ حقائق کو تسلیم کر لیا کریں۔ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حیاۃ الموات جیسے میں سماعِ موتیٰ کا ثبوت پیش کرتے ہوئے چار سو پچاس دلائل قائم کیے ہیں، الحمد للہ! ایک صدی گزرنے پر بھی سماعِ موتیٰ کا کوئی بڑے سے بڑا منکر ان میں سے کسی ایک دلیل کو توڑ نہیں سکا۔ حق و صداقت کی شان ہی یہی ہے کیونکہ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ۔

بَابُ ۸۳۶ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں

عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ۔

بنائیں ۔

١٢٣٢ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ ۔

مسدد، ابوعوانہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا ۔

بَابٌ ٨٣٧ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ ۔

نمازِ جنازہ کے لیے صفیں بنانا

١٢٣٣ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ۔

سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے فوت ہونے کی خبر سنائی ۔ پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں ۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں ۔

١٢٣٤ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا ، قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس نے بتایا جو موجود تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک الگ تھلگ قبر پر تشریف لے گئے تو لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں ۔ میں نے کہا کہ آپ کو کس نے بتایا ؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ۔

١٢٣٥ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ ۔ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ آج حبشہ کا ایک نیک آدمی وفات پا گیا ہے آؤ اس کی نماز جنازہ پڑھیں ۔ ہم نے صفیں بنا لیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ہم صف بستہ تھے ـــــ ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں دوسری صف میں تھا ۔

بَابٌ ٨٣٨ صُفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَائِزِ ۔

جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں ۔

١٢٣٦ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي قَالُوا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس کو اُسی رات دفن کیا گیا تھا ۔ فرمایا کہ اس کو کب دفن کیا ؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ گزشتہ رات ۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا ؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اندھیری رات میں دفن کیا اور ناپسند کیا کہ آپ کو جگائیں ۔ آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنالیں ۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں انہیں میں تھا اور نماز پڑھی ۔

باب ۸۳۹ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلٰوةً لَيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّلَا سُجُوْدٌ وَّلَا يُتَكَلَّمُ فِيْهَا وَفِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَّتَسْلِيْمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا طَاهِرًا وَّلَا يُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَاَحَقُّهُمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَّضُوْهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ وَاِذَا اَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَآءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ وَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيْرَةٍ، وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ اَرْبَعًا وَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَكْبِيْرَةُ الْوَاحِدَةِ اسْتِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَقَالَ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا۔ وَفِيْهِ صُفُوْفٌ وَّاِمَامٌ۔

نماز جنازہ کا طریقہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو اور فرمایا کہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھو۔ آپ نے اس کا نام نماز قرار دیا حالانکہ اس میں رکوع اور سجدے نہیں ہیں اور نہ اس میں کلام کیا جاتا ہے بلکہ صرف تکبیر اور سلام پھیرنا ہے۔ حضرت ابن عمر یہ نماز نہ پڑھا کرتے مگر باوضو ہو کر اور سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نہ پڑھتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو ایسے پایا کہ جنازہ کا زیادہ مستحق وہی ہے جس کو لوگ فرض نمازوں میں پسند کرتے ہوں اور جب عید کے روز یا جنازے کے وقت وضو ٹوٹ جائے تو پانی طلب کرے اور تیمم نہ کرے اور جب ایسے وقت جنازے میں شامل ہو کہ لوگ نماز جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ رات ہو یا دن اور سفر ہو یا حضر مگر تکبیریں چار کہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ پہلی تکبیر نماز شروع کرنے کی تکبیر ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ ان میں سے جو مر جائے اس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھو۔ اس میں صفیں ہوتی ہیں اور امام۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَّرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوْذٍ فَاَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَقُلْنَا يَا اَبَا عَمْرٍو مَّنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا تھا۔ پس آپ نے امامت فرمائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

باب ۸۴۰ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ اِذْنًا وَّلٰكِنْ مَّنْ صَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ۔

جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم نے اس پر نماز پڑھ لی تو اس کا حق ادا کر دیا جو تم پر تھا۔ حمید بن ہلال نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اجازت لینے کی ضرورت نہیں لیکن جو نماز پڑھ کر لوٹ گیا اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَّقُوْلُ حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، فَقَالَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے جو جنازے کے ساتھ گیا اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ

أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِي عَائِشَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ فَرَّطْتُ ضَيَّعْتُ مِنْ أَمْرِ اللهِ ٭

بَابُ ۸۴۱ مَنِ انْتَظَرَ حَتّٰى تُدْفَنَ ٭

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ

بَابُ ۸۴۲ صَلٰوةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ ٭

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا فَقَالُوا هٰذَا دُفِنَ أَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَصَفَّنَا خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا ٭

بَابُ ۸۴۳ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلّٰى وَالْمَسْجِدِ ٭

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَعٰى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ يَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنِ ابْنِ

زیادہ روایتیں کرتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوہریرہ کی تصدیق کی اور فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان اٹھایا اور میں نے اللہ کے حکم کو ضائع کیا۔

جو دفن ہونے تک ٹھہرا رہے

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابوذئب، سعید بن ابوسعید مقبری، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ——— احمد بن شبیب بن سعید، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جنازے میں شامل ہوا تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو دفن ہونے تک شامل رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ کہا گیا کہ قیراط کیا ہیں؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں جیسے ہیں۔

لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نمازِ جنازہ پڑھنا۔

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن ابوبکیر، زائدہ، ابو اسحاق شیبانی، عامر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ گزشتہ رات دفن کیا یا دفن کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

نمازِ جنازہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ دونوں سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نجاشی شاہِ حبشہ کے فوت ہونے کی خبر اسی روز دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو

ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا ۔

۱۲۴۲ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ ۔

بَاب ۸۴۴ مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتْ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ ، أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا فَأَجَابَهُ الْآخَرُ بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا ۔

۱۲۴۳ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا ۔

بَاب ۸۴۵ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا ۔

۱۲۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا ۔

بَاب ۸۴۶ أَيْنَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ

۱۲۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے عیدگاہ میں صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

ابراہیم بن المنذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُن دونوں کو مسجد کے پاس جنازہ گاہ کے قریب سنگسار کر دیا گیا۔

قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت

جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت ہوئے تو اُن کی اہلیہ محترمہ نے اُن کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگائے رکھا، جب اُٹھیں تو بلند آواز سُنی جو کہہ رہا تھا، کیا جو چیز گم ہو گئی تھی وہ نہیں مل گئی؟ دوسرے نے جواب دیا، بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں فرمایا جس کے اندر وفات پائی تھی کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنھوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر کھلی رہتی لیکن خدشہ یہی تھا کہ مبادا اُسے مسجد بنا لیا جائے۔

نفاس والی کی نمازِ جنازہ جبکہ وہ حالتِ نفاس میں مرے۔

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نفاس والی عورت پر نماز پڑھی جو فوت ہو گئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو؟

ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ایک

رضی اللہ عنہ قال، صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ ماتت فی نفاسها فقام علیها وسطها۔

عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

باب ۸۴۷ التکبیر علی الجنازۃ اربعا

وقال حمید صلی بنا انس رضی اللہ عنہ فکبر ثلاثا ثم سلم فقیل لہ فاستقبل القبلۃ ثم کبر الرابعۃ ثم سلم۔

نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ حمید سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی تو تین تکبیروں پر سلام پھیر دیا، ان سے کہا گیا تو قبلہ رو ہو کر چوتھی تکبیر کہی اور پھر سلام پھیرا۔

۱۲۴۶ - حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ وخرج بہم الی المصلی فصف بہم وکبر علیہ اربع تکبیرات۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اسی روز خبر دی تھی جس روز کہ وہ فوت ہوئے اور لوگوں کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے تو لوگ صف بستہ ہو گئے اور آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۴۷ - حدثنا محمد بن سنان حدثنا سلیم بن حیان حدثنا سعید بن مینا عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی اصحمۃ النجاشی فکبر اربعا وقال یزید بن ہارون وعبد الصمد عن سلیم اصحمۃ وتابعہ عبد الصمد۔

محمد بن سنان، سلیم بن حیان، سعید بن مینا، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبد الصمد نے سلیم سے اصحمہ ہی روایت کیا ہے اور اس کی عبد الصمد نے متابعت کی ہے۔

ف: اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہو رہی ہیں کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ملک دار الکفر میں وفات پائی تو وہاں ان کی نماز جنازہ پڑھی نہیں گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کو ساتھ لے کر غائبانہ ان کی نماز جنازہ پڑھی اور یہ حضور کی خصوصیات سے ہے کیونکہ نجاشی کا جنازہ حضور سے غائب نہیں تھا۔ دوسرے لوگوں کے لیے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نماز جنازہ میں صرف چار تکبیریں ہیں۔

چودھویں صدی کے مجدد برحق اور عالم اسلام کے مایۂ ناز فقیہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الہادی الحاجب کے تاریخی نام سے ایک نہایت محققانہ رسالہ خاص اسی مسئلے میں تصنیف فرمایا جس کی چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔

"یہ پچاسی کتب متون وشروح وفتاویٰ کی دو سو ستر عبارات ہیں۔ غرض صورت مذکورہ استثناء کے سوا نماز جنازہ کی تکرار ناجائز وگناہ ہونے پر مذہب حنفی کا اجماع قطعی ہے اور اس کا مخالف مخالف مذہب حنفی ہے ——— مذہب مہذب حنفی میں جنازہ غائب پر بھی محض ناجائز ہے۔ ائمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر بھی اجماع ہے۔

حضور پر نور سید یوم النشور بالمومنین رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم کو نماز جنازۂ مسلمین کا کمال اہتمام تھا۔ اگر کسی وقت رات کی اندھیری یا دوپہر کی گرمی یا حضور کے آرام فرمانے کے سبب صحابہ نے حضور کو اطلاع نہ دی اور دفن کر دیا تو ارشاد فرماتے ——— ایسا نہ کرو مجھے اپنے جنازوں کے لیے بلا لیا کرو ——— باایں ہمہ حالانکہ زمانۂ اقدس میں صدہا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دوسرے مواضع میں وفات پائی کبھی کسی حدیث صحیح صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ ان کے

جنازہ کی نماز پڑھی۔ کیا وہ محتاج رحمت والا نہ تھے۔ معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طور پر ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا ہی دلیل روشن و واضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناممکن تھی ورنہ ضرور پڑھتے کہ مقتضی بکمال وفور موجود اور مانع مفقود لاجرم نہ پڑھنا بضرورت باز رہنا تھا اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے عذر مانع بالقصد احتراز فرمائیں اور ضرورۃً وہ امر شرعی و مشروع نہیں ہو سکتا۔ واقعہ بئر معونہ ہی دیکھیے۔ مدینہ طیبہ کے ستر جگر پارے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص پیارے اجلہ علمائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کر دیا۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا سخت و شدید غم و الم ہوا۔ ایک مہینہ کامل خاص نماز کے اندر کفار نابکار پر لعنت فرماتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ ان پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام تو اسی قدر سے تمام تھا۔

آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں ہے تو امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لیے کیونکر جائز کر سکتا ہے! ___ غرض مذہب مہذب حنفی کا تو یہ حکم ہے، باقی جو کوئی غیر مقلد بننا چاہے تو آجکل آزادی و بے لگامی کی ہوا چل رہی ہے۔ ہر شخص کو بے مہار ہونے کا اختیار ہے اور اس کے رد میں بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے رسائل النہی الاکید وغیرہ کافی۔ واللہ المستعان علی اہل الطغیان۔

باب ٨٢٨ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلَفًا وَأَجْرًا ۔

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ بچہ پر سورۂ فاتحہ پڑھے اور یہ کہے۔ اے اللہ! اسے ہمارے لیے آگے جانے والا، پیچھے کام آنے والا اور باعث اجر بنا۔

١٢٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ ۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ___ محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ انھوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

باب ٨٢٩ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ ۔

دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا

١٢٤٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَلَّوْا خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا يَا أَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا کہ آپ نے امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

١٢٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْإِنْسَانُ قَالُوا مَاتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي فَقَالُوا إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا قِصَّتُهُ قَالَ فَحَقَرُوا شَأْنَهُ قَالَ فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۔

نے فرمایا ایک سیاہ فام آدمی یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا وہ فوت ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی وفات کے متعلق نہ بتایا گیا۔ ایک روز اُس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اُس آدمی نے کیا کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ تو فوت ہو گیا فرمایا کہ مجھے کیوں نہ بتایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کا واقعہ یوں ہے اور اُس کا حال بیان کیا۔ فرمایا کہ مجھے اُس کی قبر بتاؤ۔ پس اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

بَابٌ ۸۵۰ اَلْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

مُردہ جوتوں کی آہٹ سُنتا ہے

۱۳۵۱ ۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی واپس چل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سُن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آ کر اُسے بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ تُو اس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ وہ کہتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کر اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ کافر یا منافق ہے تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے اُس سے کہا جائے گا کہ نہ تُو نے جانا اور نہ سمجھا۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے۔ کانوں کے درمیان تو چیختا چلاتا ہے جس کو نزدیک والے سب سُنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

ف: اِس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوتیں۔ ایک یہ کہ تمام مُردے سُنتے ہیں لہٰذا سماعِ موتیٰ کا انکار کرنا دین سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے یا اہلِ حق کی مخالفت میں اس کا انکار کیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عذابِ قبر برحق ہے۔ تیسری بات یہ کہ قبر میں دو فرشتے ہر مرنے والے سے سوال کرتے ہیں۔ چوتھی بات یہ کہ ہر قبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ ہر ایک کی نجات رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچاننے پر موقوف ہے اور قبر میں صرف ایمان کی آنکھوں سے ہی اُس جانِ ایمان کو پہچانا جا سکے گا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابٌ ۸۵۱ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا ۔

جو کسی مقدس جگہ یا اُس کے قریب دفن ہونا پسند کرے۔

۱۳۵۲ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت

مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ.

بَاب ۸۵۲ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْلًا.

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالُوا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ.

بَاب ۸۵۳ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ.

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولَئِكِ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولَئِكِ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ.

بَاب ۸۵۴ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ.

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ

کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو انھوں نے آنکھ پھوڑ دی۔ پس اپنے رب کی بارگاہ میں لوٹے اور عرض گزار ہوئے تُو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا۔ اُن سے کہو کہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھیے۔ ہاتھ سے جتنے بال ڈھانپے جائیں تو ہر بال کے بدلے ایک سال۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر موت۔ عرض کی تو ابھی ہی۔ اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے ارضِ مقدس سے قریب کر دے پتھر کی مار کے برابر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک طرف سرخ ٹیلے پر ہے۔

رات کے وقت دفن کرنا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی پر نماز پڑھی جس کو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے اُس کے متعلق پوچھتے ہوئے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فلاں ہے جو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔

قبر پر مسجد تعمیر کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بعض ازواجِ مطہرات نے ذکر کیا کہ انھوں نے سرزمینِ حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس کو ماریہ کہا جاتا ہے اور ملکِ حبشہ سے حضرت اُم سلمہ اور حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئی تھیں۔ انھوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور اُن تصویروں کا جو اُس میں تھیں۔ چنانچہ آپ نے سرِ مبارک اٹھا کر فرمایا۔ اُن میں جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے پھر اُس کی تصویر بنا کر اُس میں رکھ دیتے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

عورت کی قبر میں کون داخل ہو!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ فُلَيْحٌ أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِيَقْتَرِفُوْا أَيْ لِيَكْتَسِبُوْا ❁

بَابُ ۸۵۵ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ ❁

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ ❁

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّيْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا ❁

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ آپ قبر میں اُترو۔ پس قبر میں اُترے اور انہیں قبر میں رکھا۔ ابن مبارک نے فلیح سے اَلذَّنْب روایت کیا۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ لِيَقْتَرِفُوْا سے مراد لِيَكْتَسِبُوْا ہے۔

شہید کی نمازِ جنازہ

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو حضرات کو ایک کپڑے میں اکٹھا کر دیتے تھے۔ پھر فرماتے کہ ان میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ آتا ہے؟ جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں پہلے اُسے رکھا جاتا اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان لوگوں کا گواہ ہوں اور انہیں خون آلودہ ہی غسل کے بغیر دفن کیا گیا اور ان پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز شہدائے اُحد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: میں تمہارا پیش رَو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق یہ ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ پھنس جاؤ۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے حوضِ کوثر کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ جن کا خیال یہ ہے کہ حضور دیوار کے پیچھے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے وہ مقامِ مصطفیٰ سے بے خبر ہیں۔ اس حدیث میں حضور نے حوضِ کوثر کو اپنا حوض فرمایا ہے کیونکہ پروردگارِ عالم نے وہ آپ کو عطا فرما دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا کی خدائی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بادشاہی حق اور مسلّم ہے۔ ماشاء۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حضور کو اپنی اُمت کے شرک میں مبتلا

ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تھا کیونکہ آپ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی تھیں، اس کے باوجود جن کو امتِ محمدیہ کا سوادِ اعظم شرک میں ڈوبا ہوا نظر آرہا ہے وہ خود ہی دیکھنے والی نگاہ ہونے سے محروم ہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابٌ ۸۵۶ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرٍ

دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ۔

عبدالرحمٰن بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد میں سے دو دو کو جمع فرما دیا تھا۔

بَابٌ ۸۵۷ مَنْ لَّمْ يَرَ غُسْلَ الشُّهَدَاءِ

جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ۔

ابوالولید، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن کعب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز فرمایا۔ انہیں خون سمیت دفن کرو اور غسل نہ دو۔

بَابٌ ۸۵۸ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ وَسُمِّيَ اللَّحْدُ لِأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ مُلْتَحَدًا مَعْدِلًا وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا۔

لحد میں کون پہلے رکھا جائے اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔ ہر ظالم ملحد ہے اور

مُلْتَحَدًا کا مطلب ہے ٹھکانا، اگر قبر سیدھی ہو تو اُسے ضریح کہتے ہیں

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ وَأَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلَى أُحُدٍ أَيُّ هٰؤُلَاءِ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے، پھر فرماتے کہ قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے لحد میں پہلے رکھا جاتا اور فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں اور خون سمیت انہیں دفن کرنے کا حکم فرمایا اور اُن پر نماز نہیں پڑھی اور نہ انہیں غسل دیا ——— اوزاعی، زہری، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد کے متعلق فرماتے۔ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا؟ جب ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے اُس کے ساتھی سے پہلے لحد میں رکھا جاتا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میرے والد ماجد اور میرے چچا جان کو ایک چادر میں کفنایا گیا سلیمان بن کثیر، زہری نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث اُس نے بیان کی جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنی۔

جابرًا رضي الله عنه ۔

باب ٨٥٩ الإذخر والحشيش في القبر

١٢٦١ - حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا عبد الوهاب حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حرم الله مكة فلم تحل لأحد قبلي ولا لأحد بعدي أحلت لي ساعة من نهار لا يختلى خلاها ولا يعضد شجرها ولا ينفر صيدها ولا تلتقط لقطتها إلا لمعرف فقال العباس رضي الله عنه إلا الإذخر لصاغتنا وقبورنا فقال إلا الإذخر وقال أبو هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم لقبورنا وبيوتنا وقال أبان بن صالح عن الحسن بن مسلم عن صفية بنت شيبة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم مثله وقال مجاهد عن طاوس عن ابن عباس رضي الله عنهما لقينهم وبيوتهم ۔

قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام فرمایا ہے پس یہ حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے اور نہ کسی کے لیے میرے بعد میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا نہ اس کی گھاس اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے ہے۔ فرمایا۔ چلو اذخر کے سوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لیے۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا۔ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ لوہاروں اور گھروں کے لیے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کی گھاس کاٹنے کو ناجائز قرار دیا لیکن حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر اذخر کا استثنا فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو تشریعی احکام کا اختیار بھی عطا فرما دیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٨٦٠ هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة ۔

١٢٦٢ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن أبي بعد ما أدخل حفرته فأمر به فأخرج فوضعه على ركبتيه ونفث عليه من ريقه وألبسه قميصه فالله أعلم وكان كسا عباسا قميصا قال سفيان وقال أبو هريرة وكان على رسول الله صلى الله عليه وسلم قميصان فقال له ابن عبد الله يا رسول الله ألبس أبي قميصك الذي يلي جلدك قال سفيان فيرون أن النبي صلى الله عليه وسلم ألبس عبد الله قميصه مكافأة لما صنع ۔

کیا کسی وجہ سے میت قبر یا لحد سے نکالی جائے؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لے گئے اس کے بعد کہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے نکالا گیا۔ پس اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا، اس پر اپنا لعاب دہن لگایا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ سفیان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر دو قمیصیں تھیں، عبداللہ کا بیٹا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ سفیان نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لیے عبداللہ کو قمیص پہنائی کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔

١٢٦٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ اُحد کا وقت آگیا تو میرے والد ماجد نے مجھے رات کے وقت بلایا اور فرمایا میں یہی دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب سے پہلے شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ مجھے تم سے عزیز ہو۔ میرے اوپر قرض ہے اُسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کیے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ قبر میں دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اس پر رضامند نہ ہُوا کہ دوسرے کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہٰذا چھ ماہ کے بعد میں نے انہیں نکالا تو وہ اُسی طرح تھے جیسے دفن کرنے کے روز تھے صرف ایک کان متاثر ہُوا تھا۔

١٢٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والد ماجد کو ایک شخص کے ساتھ دفن کیا گیا تھا میرا دل خوش نہ ہُوا یہاں تک کہ میں نے انہیں نکالا اور دوسری قبر میں منتقل کر دیا۔

بَاب ٨٦١ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ

قبر میں لحد اور شق بنانا

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ ۔

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو کو اکٹھا کرتے۔ پھر فرماتے: ان میں قرآن مجید کون زیادہ جانتا تھا؟ جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے لحد میں پہلے اُتارتے۔ فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان پر گواہ ہُوں۔ آپ نے اُنہیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا اور اُنہیں غسل نہیں دیا گیا۔

بَاب ٨٦٢ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ وَقَالَ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى ۔

جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اس پر نماز پڑھی جائے گی اور بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟

حسن بصری، شریح، ابراہیم اور قتادہ نے فرمایا کہ جب والدین میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے ساتھ ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ کمزور مسلمانوں میں تھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہیں تھے اور فرمایا کہ اسلام سربلند رہتا ہے اور سرنگوں نہیں ہوتا۔

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ الْأُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهٗ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ فَقَالَ لَهٗ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِيْنِي كَاذِبٌ وَصَادِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهٖ. وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِيْ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَرَفَصَهٗ رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ وَقَالَ عُقَيْلٌ رَمْرَمَةٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ رَمْزَةٌ

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے حضرات کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ اُسے بنی مغالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہُوا پایا اور ابن صیاد بھی بلوغ کے قریب تھا۔ اُسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر ہاتھ مارا۔ پھر ابن صیاد سے فرمایا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہُوں! ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا۔ میں گواہی دیتا ہُوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں۔ ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہُوں!؟ آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور فرمایا۔ میں اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہُوں اور اس سے فرمایا۔ تُو کیا دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے پاس جھوٹا اور سچا آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کام مخلوط ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا کہ وہ الدُّخ ہے۔ فرمایا کہ پرے جا تو اپنی بساط سے بڑھ نہیں سکتا۔ حضرت عمر رضی (اللہ عنہ) گزارش گزار ہوئے یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں ____ سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت اُبی بن کعب اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ آپ کا ارادہ تھا کہ ابن صیاد کی کوئی بات سُنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا گنگنا رہا ہے۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درخت کی آڑ میں چھپتے ہوئے دیکھ لیا اور ابن صیاد سے کہا۔ اے صاف یہ ابن صیاد کا نام ہے یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اسے رہنے دیتی تو کچھ بھید کھلتا۔

شعیب نے اپنی حدیث میں فَرَفَصَهٗ رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ کہا جب کہ عُقیل نے رَمْرَمَةٌ اور معمر نے رَمْزَةٌ کہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی

هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ ۔

۱۲۶۷ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّي مِنَ النِّسَاءِ ۔

۱۲۶۸ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَفًّى وَإِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ يَدَّعِي أَبَوَاهُ الْإِسْلَامَ أَوْ أَبُوهُ خَاصَّةً وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ إِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَنْ لَا يَسْتَهِلُّ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سِقْطٌ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الْآيَةَ ۔

۱۲۶۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ

لڑکا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہُوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا، اسلام قبول کر لے۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس تھا اور اُس سے کہا۔ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مان لو۔ وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔

عبیداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا۔ میں اور میری والدہ ماجدہ کمزور مسلمانوں میں شمار تھے میں لڑکوں میں سے اور والدہ محترمہ عورتوں میں سے

ابن شہاب سے روایت ہے کہ وہ ہر فوت ہونے والے بچے پر نماز پڑھتے خواہ وہ زانیہ ہی کا ہوتا کیونکہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اگر اُس کے والدین یا صرف والد اسلام کا مدعی ہو تو اگرچہ اُس کی ماں اسلام کے سوا دوسرے دین پر ہو تو جو پیدا ہو کر چلایا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور جو نہ چلایا اُس پر نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ ساقط ہُوا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر مویشی صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا ہُوا دیکھتے ہو! پھر حضرت ابو ہریرہ فرماتے۔ اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا (۳۰ : ۳۵)

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کوئی مویشی بچہ جنتا ہے تو کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا دیکھتے ہو! پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے۔ اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ یہ مضبوط اصول ہے (۳۰:۳۵)

اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ؕ

بَابُ ٨٦٣ إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ؕ

١٢٧٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَالِبٍ يَا عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبٰى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الْآيَةَ ؕ

جب مشرک نے مرتے وقت کہا۔

سعید بن مسیب کو اُن کے والد ماجد نے بتایا کہ جب ابوطالب کی وفات قریب آیا تو اُن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ اُن کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبد اللہ بن ابو امیہ بن مغیرہ کو پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا، اے چچا! لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہیے میں اللہ کے پاس آپ کا گواہ رہوں گا! ابوجہل اور عبد اللہ بن ابو امیہ نے کہا اے ابوطالب! کیا آپ عبد المطلب کی ملت سے پھر جائیں گے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر یہ اُن پر پیش کرتے رہے اور وہ یہی بات کو دُہراتے رہے یہاں تک کہ ابوطالب نے آخر میں کہا اور اُن سے یہی کلام کیا کہ میں عبد المطلب کی ملت پر ہوں اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں برابر آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے روک نہ دیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ والی آیت نازل فرمائی۔

بَابُ ٨٦٤ الْجَرِيدِ عَلَى الْقَبْرِ وَأَوْصٰى بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَانِ وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فُسْطَاطًا عَلٰى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ انْزِعْهُ يَا غُلَامُ فَإِنَّمَا يُظِلُّهُ عَمَلُهُ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَإِنَّ أَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِي يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ حَتّٰى يُجَاوِزَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ أَخَذَ بِيَدِي خَارِجَةُ فَأَجْلَسَنِي عَلٰى قَبْرٍ وَأَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ أَحْدَثَ عَلَيْهِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ ؕ

قبر پر ٹہنی گاڑنا

حضرت بریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ اُن کی قبر پر دو ٹہنیاں نصب کی جائیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبد الرحمٰن کی قبر پر خیمہ دیکھ کر فرمایا۔ بیٹے! اسے اُکھاڑ لو، اِن پر اعمال ہی سایہ کریں گے۔ حضرت خارجہ بن زید نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں دیکھا جب کہ ہم نوجوان تھے کہ ہم میں سب سے زیادہ چھلانگ لگانے والا اُس کو سمجھا جاتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کو پھلانگ جاتا۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ حضرت خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک قبر پر بٹھا دیا اور مجھے اپنے چچا جان یزید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ ایسی پر پیشاب کرنا مکروہ سمجھا گیا ہے اور نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔

۱۲۷۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے جن کو عذاب دیا جا رہا تھا فرمایا کہ ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ کیوں کیا؟ فرمایا کہ شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

ف: نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم ہے کہ ان دونوں شخصوں کو تو قبر میں عذاب ہو رہا تھا لیکن آپ نے اس کا مشاہدہ فرمالیا۔ حالانکہ یہ بات دوسرے انسانوں کو معلوم نہیں ہو سکتی۔ دریں حالات حضور کے دیکھنے کو دوسرے انسانوں کی طرح ماننا مقامِ مصطفیٰ سے بے خبری اور عظمتِ مصطفوی کے انکار پر مبنی ہوگی۔ آپ کے علم و مشاہدے کا تو یہ حال ہے کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ان دونوں کو کن باتوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں پر تر چیز ڈالی جائے تو وہ تسبیح بیان کرے گی اور مردے کے عذاب میں تسبیح کی برکت سے تخفیف کی امید ہے۔ اسی لیے بزرگوں کی قبروں پر پھول ڈالے جاتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

باب ۸۶۵ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ

عالم کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اس کے ساتھیوں کا اس کے اردگرد بیٹھ جانا

وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ الْأَجْدَاثُ الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ أُثِيرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِي أَيْ جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ الْإِيفَاضُ الْإِسْرَاعُ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى نَصْبٍ إِلَى شَيْءٍ مَنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ وَالنُّصْبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ يَوْمُ الْخُرُوجِ مِنَ الْقُبُورِ يَنْسِلُونَ يَخْرُجُونَ ۔

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سے مراد قبروں سے نکل کھڑا ہونا ہے۔ بُعْثِرَتْ اُبھاری جائیں گی بَعْثَرْتُ حَوْضِي یعنی میں نے اس کے نچلے حصے کو اوپر کر دیا۔ اَلْإِيفَاضُ تیز دوڑنا۔ اعمش نے إِلَى نَصْبٍ سے مراد إِلَى شَيْءٍ مَنْصُوبٍ لیا یعنی بلندی کی طرف سبقت کریں گے النُّصْبُ سے واحد اور النَّصْبُ مصدر ہے۔ قبروں سے نکلنے کا دن۔ يَنْسِلُونَ نکل پڑیں گے۔

۱۲۷۲ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ

ابو عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی تو چھڑی کو زمین پر مارتے رہے پھر فرمایا۔ تم میں سے کوئی ذی روح ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعید۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں اور عمل چھوڑ دیں؟ ابھی جو ہم میں سے سعادت مندوں جیسے کام کرے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے کام کرے گا۔ فرمایا کہ سعادت مندوں کے لیے سعادت

وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى الْاٰيَةَ ؕ

بَاب ۸۶۶ مَا جَاءَ فِیْ قَاتِلِ النَّفْسِ ؕ

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ عُذِّبَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِيْنَا وَمَا نَخَافُ اَنْ يَّكْذِبَ جُنْدَبٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ بَدَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ؕ

۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِی النَّارِ ؕ

بَاب ۸۶۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

۱۲۷۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ ابْنُ سَلُوْلَ دُعِیَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّیَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّیْ عَلٰى

کے کام آسان کر دیئے جاتے ہیں اور بدبختوں کے لیے بدبختی والے عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، جس نے دیا اور ڈرا (۹۲ : ۵)۔

خودکشی کرنے والے کا حکم

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی، وہ ویسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا۔ جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا وہ جہنم میں اُسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا ــــــ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی، پس ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ ڈر ہے کہ حضرت جندب کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب کر کے جھوٹ بولیں گے۔ فرمایا کہ ایک زخمی آدمی نے خود کو قتل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود ہی جان دے دی تو میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ جہنم میں گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم میں نیزہ مارتا رہے گا۔

منافقوں پر نماز پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت۔

اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب عبداللہ بن اُبی بن سلول فوت ہوا تو اس پر نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا آپ ابن اُبی پر نماز پڑھیں گے حالانکہ اس نے فلاں روز یہ بات اور فلاں روز یہ بات کہی تھی۔ جنہیں میں گنا تا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ

ابن أبي وقد قال يوم كذا وكذا كذا وكذا أعدد عليه قوله فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال أخر عني يا عمر فلما أكثرت عليه قال إني خيرت فاخترت لو أعلم أني إن زدت على السبعين يغفر له لزدت عليها قال فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم انصرف فلم يمكث إلا يسيرا حتى نزلت الآيتان من براءة ولا تصل على أحد منهم مات أبدا إلى وهم فاسقون قال فعجبت بعد من جرأتي على رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ والله ورسوله أعلم.

باب ٨٦٨ ثناء الناس على الميت

١٢٧٦ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد العزيز بن صهيب قال سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه يقول مروا بجنازة فأثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مروا بأخرى فأثنوا عليها شرا فقال وجبت فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما وجبت قال هذا أثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا أثنيتم عليه شرا فوجبت له النار أنتم شهداء الله في الأرض.

١٢٧٧ - حدثنا عفان بن مسلم حدثنا داود بن أبي الفرات عن عبد الله بن بريدة عن أبي الأسود قال قدمت المدينة وقد وقع بها مرض فجلست إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فمرت بهم جنازة فأثني على صاحبها خيرا فقال عمر رضي الله عنه وجبت ثم مر بأخرى فأثني على صاحبها خيرا فقال عمر رضي الله عنه وجبت ثم مر بالثالثة فأثني على صاحبها شرا فقال وجبت فقال أبو الأسود فقلت وما وجبت يا أمير المؤمنين قال قلت كما قال النبي صلى الله عليه وسلم أيما مسلم شهد له أربعة بخير أدخله الله الجنة فقلنا وثلاثة

تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا، اے عمر! مجھے پیچھے ہٹنے دو۔ جب میں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہٰذا میں نے یہی اختیار کیا۔ اگر مجھے علم ہو کہ ستّر سے زیادہ دفعہ دعا کرنے پر بخشا جائے تو میں زیادہ دفعہ دعا کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی، جب واپس ہوئے تو تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ سورۂ براءت کی دو آیتیں نازل ہو گئیں کہ اُن میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو خواہ کبھی مرے سے فَاسِقُوْنَ تک۔ اس روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جو جرأت کی بعد میں مجھے اس پر تعجب ہوا۔ اس راز کو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی اچھی تعریف کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا بُرائی کے ساتھ ذکر کیا۔ فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ تم نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کا بُرائی کے ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی کیونکہ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

عبداللہ بن بُریدہ سے روایت ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا، میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں ایک بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ وہاں سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا گزرا تو اس کا بھی بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس صاحب کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا۔ فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ چنانچہ ابوالاسود کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا امیر المومنین! کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ میں وہی کہتا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مسلمان کے بھلے ہونے کی چار آدمی گواہی دیں تو اُسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ ۔

بَاب ۸۶۹ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَ

قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ اَلْهُوْنُ هُوَ الْهَوَانُ وَ الْهَوْنُ الرِّفْقُ وَقَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۔

۱۲۷۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهٖ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ۔

۱۲۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهٗ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَهْلِ الْقَلِيْبِ فَقَالَ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيْلَ لَهٗ تَدْعُوْ أَمْوَاتًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ ۔

۱۲۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا وَزَادَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

۱۲۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ

کرے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے، اور تین؟ فرمایا کہ تین بھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ دو؟ فرمایا کہ دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق نہیں پوچھا۔

عذاب قبر کے متعلق روایتیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ جب ظالم موت کے سختیوں میں ہوں گے اور فرشتوں نے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے، اپنی جانوں کو نکالو، آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔ اَلْهُوْنُ وہ اَلْهَوَانُ ہے اور اَلْهَوْنُ یعنی نرمی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ ہم انہیں دو دفعہ عذاب دیں گے، پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ نیز ارشاد ربانی ہے:۔ اور فرعون کے ساتھیوں کو برا عذاب ملے گا۔ صبح و شام اُن پر جہنم پیش کی جاتی ہے اور جس روز قیامت قائم ہو تو فرعون کے ساتھیوں کو سخت عذاب میں داخل کرنا۔

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مومن کو اُس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے، پھر گواہی دیتا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ اسی کے متعلق ارشاد ربانی ہے:۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات پر قائم رکھتا ہے (۱۴ : ۲۷)

علی بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم، اُن کے والد ماجد، صالح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنویں والے کفار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے اُسے سچا پایا؟ عرض کی گئی کہ آپ مُردوں کو پکار رہے ہیں؟ فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سُنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

محمد بن بشار، غندر سے روایت ہے کہ شعبہ نے ہم سے یہی حدیث بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ آیت يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ عذاب قبر کے بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔

عبداللہ بن محمد، سفیان، ہشام بن عروہ، اُن کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک وہ (کفار) اب جانتے ہیں کہ میں جو

يَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ۔

کہتا تھا وہ سچ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ تم مردہ دلوں کو نہیں سنا سکتے (۲۷ : ۸۰)۔

۱۲۸۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت اُن کے پاس آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ ہاں عذاب قبر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر عذاب قبر سے پناہ مانگتے۔

۱۲۸۳ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابَ الْقَبْرِ ۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ فرماتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کی آزمائش کا ذکر کیا کہ اس میں آدمی کو آزمایا جائے گا جب آپ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمان چیخنے لگے۔ غندر نے کہا کہ عذاب قبر کا۔

۱۲۸۴ ـ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں اور وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اُسے بٹھا کر کہتے ہیں، تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا، یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق، اگر مومن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دے دیا ہے۔ پس وہ دونوں کو دیکھتا ہے۔ قتادہ نے ہم سے ذکر کیا کہ اُس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے۔ پھر حدیث انس کی طرف رجوع کرتے ہوئے فرمایا اگر منافق یا کافر ہو تو اس سے کہا جاتا ہے۔ تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جاتا ہے۔ تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا۔ اُسے لوہے کے گرز سے مارا جاتا ہے تو وہ

فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ .

چیختا چلاتا ہے جس کو سب قریب والے سنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

بَابُ (۸۷) التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا . وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

محمد بن مثنی، یحیی، شعبہ، عون بن ابو جحیفہ، ان کے والد ماجد حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا۔ یہودی کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے ___ نضر، شعبہ، عون، ان کے والد ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

معلی، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، حضرت بنت خالد بن سعید العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ .

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی و موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

بَابُ (۸۸) عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ .

غیبت اور پیشاب کے باعث عذاب قبر ہونا

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دئے جا رہے۔ پھر فرمایا۔ لیکن ان میں سے ایک چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی توڑی اور اس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔

بَابُ ۸۷۲ اَلْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ۔

۱۲۸۹ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

بَابُ ۸۷۳ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ ۔

۱۲۹۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ ۔

بَابُ ۸۷۴ مَا قِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ

وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهٗ

۱۲۹۱ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ

۱۲۹۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ۔

میت کو صبح و شام اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جب کوئی مر جائے تو صبح و شام اس کو اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، خواہ وہ اہل جنت سے ہو یا اہل جہنم سے اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے اُٹھائے گا۔

میت کا چارپائی پر کلام کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں تو کہتا ہے، ہائے افسوس! اسے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز کو انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے، اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

مسلمانوں کی اولاد کا حکم۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے یا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں سے جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو اُن کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں اُس کی ایک دودھ پلانے والی ہے۔

پارہ ـــ ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۵۵ ما قیل فی اولاد المشرکین

۱۲۹۳ حدثنا حبان بن موسیٰ قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اولاد المشرکین فقال الله اذ خلقهم اعلم بما کانوا عاملین۔

مشرکوں کی اولاد کا حکم

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکوں کی اولاد کے متعلق فرمایا، اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا اور وہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

۱۲۹۴ حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزهری قال اخبرنی عطاء بن یزید اللیثی انه سمع ابا هریرة یقول سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن ذراری المشرکین فقال الله اعلم بما کانوا عاملین۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، جو وہ کرنے والے تھے اسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۱۲۹۵ حدثنا آدم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن الزهری عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم کل مولود یولد علی الفطرة فابواه یهودانه او ینصرانه او یمجسانه کمثل البهیمة تنتج البهیمة هل تری فیها جدعاء۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پس اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے جانور کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم کسی کے کان کٹا دیکھتے ہو!

باب ۸۵۶

۱۲۹۶ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا جریر هو ابن حازم قال حدثنا ابو رجاء عن سمرة بن جندب قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی صلوٰة اقبل علینا بوجهه فقال من رأی منکم اللیلة رؤیا قال فان رأی احد قصها فیقول ما شاء الله فسألنا یوما فقال هل رأی منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رأیت اللیلة رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسة فاذا رجل جالس ورجل قائم بیده قال بعض اصحابنا

بعض گناہوں کی سزا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تو چہرۂ انور ہماری طرف کر کے فرماتے، تم میں سے آج رات کسی نے خواب دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہو تو بیان کرے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ کہہ دیتے۔ ایک روز آپ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا تو آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا اور ایک کھڑا تھا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے موسیٰ سے روایت کی کہ

عن موسى كلوب من حديد يدخله في شدقه حتى يبلغ
قفاه ثم يفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ويلتئم شدقه
هذا فيعود فيصنع مثله قلت ما هذا قال انطلق
فانطلقنا حتى أتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل
قائم على رأسه بفهر أو صخرة فيشدخ بها رأسه
فإذا ضربه تدهده الحجر فانطلق إليه ليأخذه
فلا يرجع إلى هذا حتى يلتئم رأسه وعاد رأسه كما
هو فعاد إليه فضربه قلت من هذا قال انطلق فانطلقنا
إلى نقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع يتوقد
تحته نار فإذا اقترب ارتفعوا حتى كادوا أن يخرجوا فإذا
خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت
ما هذا قال انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم
فيه رجل قائم وعلى وسط النهر قال يزيد بن هارون و
وهب بن جرير عن جرير بن حازم وعلى شط النهر رجل بين
يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد
أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان
فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما
كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا إلى
روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ
وصبيان وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه
نار يوقدها فصعدا بي في الشجرة فأدخلاني دارا
لم أر قط أحسن وأفضل منها فيها رجال شيوخ وشباب
ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة
فأدخلاني دارا هي أحسن وأفضل فيها شيوخ وشباب
قلت طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت قالا نعم أما
الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة
فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع به إلى يوم القيامة
والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام
عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به إلى يوم

لوہے کا ایک آنکڑا ہے جسے اُس کے جبڑے میں داخل کرتا ہے اور گدی تک
پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری طرف کرتا ہے اور پہلا جبڑا جڑ جاتا ہے پھر دوبارہ
اسی طرح کرتا ہے۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا آگے چلیے۔ ہم آگے گئے تو ایک
شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی اُس کے سر پر دستہ یا
پتھر لیے کھڑا تھا جس سے اس کا سر پھوڑتا تھا جب وہ مارتا تو پتھر لڑھک
جاتا۔ وہ اُسے لینے جاتا تو واپس آنے سے پہلے اس کا سر درست ہو جاتا
جیسا کہ پہلے تھا پھر اُسی طرح مارتا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ کہا کہ آگے
چلیے تو ایک تنور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے
وسیع تھا۔ اُس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔ جب اُس میں جوش آتا تو لوگ
نکلنے کے قریب ہو جاتے اور نرم پڑتی تو نیچے چلے جاتے۔ اس میں مرد و
عورت سب ننگے تھے۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا آگے چلیے۔ ہم
آگے گئے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے جس کے درمیان میں ایک
آدمی کھڑا تھا۔ یزید بن ہارون و وہب بن جریر، جریر بن حازم نے کہا: نہر
کے کنارے پر ایک آدمی تھا جس کے سامنے پتھر تھے۔ نہر والا آدمی جب آگے
بڑھتا اور نکلنے کا ارادہ کرتا تو یہ آدمی اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسے پہلی جگہ
پر لوٹا دیتا۔ جب بھی وہ نکلنے کا ارادہ کرتا تو اسی طرح اس کے منہ پر پتھر مار کر اُسی
جگہ لوٹا دیتا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ دونوں نے کہا: چلیے۔ ہم آگے چلے تو
ایک سرسبز باغ میں پہنچے۔ اُس میں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں
ایک بوڑھا اور بچے تھے جبکہ ایک آدمی درخت کے قریب اپنے سامنے
آگ جلا رہا تھا۔ دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے اور مجھے ایک
گھر میں لے گئے جو بڑا خوب صورت اور عمدہ تھا جس میں بوڑھے اور جوان
تھے۔ میں نے کہا: تم نے مجھے ساری رات پھرایا ہے لہٰذا مجھے بتاؤ جو میں نے
دیکھا ہے۔ دونوں نے کہا: اچھا جس کو آپ نے دیکھا کہ اُس کے جبڑے چیرے
جا رہے تھے وہ بہت جھوٹا ہے جھوٹی باتیں بناتا اور لوگ انہیں لے کر
دنیا میں پھیلا دیتے۔ اُس کے ساتھ قیامت تک یہی ہوتا رہے گا۔ جس کو
آپ نے دیکھا کہ اُس کا سر پھوڑا جا رہا ہے تو اُس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید
سکھایا تو اس کے باوجود رات کو سو جاتا اور دن میں اُس پر عمل نہ کرتا۔ اس کے
ساتھ قیامت تک یہی ہوتا رہے گا اور جن کو آپ نے گڑھے میں دیکھا وہ
زناکار تھے اور جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھا اور جس بوڑھے

القيامة والذي رأيته في الثقب فهم الزناة والذي رأيته في النهر آكلوا الربا والشيخ الذي في أصل الشجرة إبراهيم والصبيان حوله فأولاد الناس والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار الأولى التي دخلت دار عامة المؤمنين وأما هذه الدار فدار الشهداء وأنا جبريل وهذا ميكائيل فارفع رأسك فرفعت رأسي فإذا فوقي مثل السحاب قالا ذلك منزلك فقلت دعاني أدخل منزلي قالا إنه بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملت أتيت منزلك۔

باب ٨٧٧ موت يوم الاثنين۔

١٢٩٧۔ حدثنا معلى بن أسد قال حدثنا وهيب عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت دخلت على أبي بكر فقال في كم كفنتم النبي صلى الله عليه وسلم قالت في ثلاثة أثواب بيض سحولية ليس فيها قميص ولا عمامة وقال لها في أي يوم توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت يوم الاثنين قال فأي يوم هذا قالت يوم الاثنين قال أرجو فيما بيني وبين الليل فنظر إلى ثوب عليه كان يمرض فيه به ردع من زعفران فقال اغسلوا ثوبي هذا وزيدوا عليه ثوبين فكفنوني فيهما قلت إن هذا خلق قال إن الحي أحق بالجديد من الميت إنما هو للمهلة فلم يتوف حتى أمسى من ليلة الثلاثاء ودفن قبل أن يصبح۔

باب ٨٧٨ موت الفجأة بغتة۔

١٢٨٨۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم قال حدثنا محمد بن جعفر قال أخبرني هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم إن أمي افتلتت نفسها وأظنها لو تكلمت تصدقت فهل لها أجر إن تصدقت عنها قال نعم۔

باب ٨٧٩ ما جاء في قبر النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر فأقبره أقبرت الرجل أقبره إذا

کہ آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور بچے ان کے گرد لوگوں کی اولاد تھی اور جو آگ جلا رہا تھا وہ داروغہ جہنم تھا اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ دوسرا شہیدوں کا گھر ہے میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اپنا سر اٹھایئے۔ میں نے سر اٹھایا تو میرے اوپر بادل جیسی چیز تھی۔ دونوں نے کہا، یہ آپ کی قیام گاہ ہے میں نے کہا، مجھے چھوڑیئے کہ اپنے گھر میں جاؤں۔ دونوں نے کہا۔ ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو پوری نہیں ہوئی۔ اگر پوری ہو جائے تو اپنی قیام گاہ میں تشریف لے آنا۔

پیر کے روز کی موت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو فرمایا، تم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں کا کفن دیا؟ عرض گزار ہوئی کہ تین سوتی سفید کپڑوں کا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس روز وفات پائی۔ انھوں نے کہا کہ پیر کو۔ فرمایا کہ آج کیا دن ہے؟ انھوں نے کہا کہ پیر۔ فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آج رات سے پہلے۔ پھر اس کپڑے کو دیکھا جس میں بیمار ہوئے تھے تو اس پر زعفران کا نشان تھا۔ فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو ڈالو اور اس پر دو کپڑوں کا اضافہ کر کے مجھے ان میں کفنا دینا۔ میں نے کہا کہ یہ تو بوسیدہ ہیں۔ فرمایا کہ مُردوں کی نسبت زندہ نئے کپڑے کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ یہ پیپ کے لیے ہیں۔ پھر وفات نہ پائی یہاں تک کہ منگل کی رات کو ختم ہوا اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

ناگہانی موت کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ ماجدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ گفتگو کرتیں تو صدقہ دیتیں اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انھیں ثواب ملے گا؟ فرمایا۔ ہاں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی۔ فاقبرہ سے مراد ہے کہ میں نے اس آدمی کے لیے قبر بنائی

جعلت له قبرا وقبرته دفنته كفاتا يكونون فيها احياء ويدفنون فيها امواتا.

١٢٩٩- حدثنا إسماعيل قال حدثني سليمان عن هشام ح قال وحدثني محمد بن حرب قال حدثنا أبو مروان يحيى بن أبي زكريا عن هشام عن عروة عن عائشة قالت إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتعذر في مرضه أين أنا اليوم أين أنا غدا استبطاء ليوم عائشة فلما كان يومي قبضه الله بين سحري ونحري ودفن في بيتي.

١٣٠٠- حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا أبو عوانة عن هلال عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي لم يقم منه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد لولا ذلك أبرز قبره غير أنه خشي أو خشي أن يتخذ مسجدا وعن هلال قال كناني عروة بن الزبير ولم يولد لي.

١٣٠١- حدثنا محمد قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا أبو بكر بن عياش عن سفيان التمار أنه حدثه أنه رأى قبر النبي صلى الله عليه وسلم مسنما.

١٣٠٢- حدثنا فروة قال حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه لما سقط عليهم الحائط في زمان الوليد بن عبد الملك أخذوا في بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا وظنوا أنها قدم النبي صلى الله عليه وسلم فما وجدوا أحدا يعلم ذلك حتى قال لهم عروة لا والله ما هي قدم النبي صلى الله عليه وسلم ما هي إلا قدم عمر وعن هشام عن أبيه عن عائشة أنها أوصت عبد الله بن الزبير لا تدفني معهم وادفني مع صواحبي بالبقيع لا أزكى به أبدا.

١٣٠٣- حدثنا قتيبة قال حدثنا جرير بن عبد الحميد قال حدثنا حصين بن عبد الرحمن عن عمرو بن ميمون الأودي قال رأيت عمر بن الخطاب قال يا عبد الله بن عمر

جب میں نے اس کے قبر بنائی تو دفن کر دیا۔ کفاتاً یعنی زندے اس میں رہیں گے اور مردے اس میں دفن ہوں گے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض میں عذر کے طور پر فرماتے آج میں کہاں ہوں! کل میں کس کے پاس ہوں گا! حضرت عائشہ کی باری کے باعث، میری باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض فرمایا آپ میرے گلے اور میرے سینے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن کیے گئے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں جس سے تندرست ہو کر کھڑے نہ ہو سکے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود ونصاریٰ پر جنھوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر مبارک کھلی رکھی جاتی مگر یہی ڈر تھا کہ وہ مسجد نہ بنا لی جائے۔ ہلال سے منقول ہے کہ عروہ بن زبیر نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میری اولاد نہیں تھی۔

محمد، عبد اللہ، ابوبکر بن عیاش، سفیان التمار سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کوہان نما دیکھا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ جب ولید بن عبد الملک کے زمانے میں دیوار ان پر گری تو ایک پیر ظاہر ہوا، لوگ ڈر گئے اور سمجھے کہ شاید یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر مبارک ہے، انھیں پہچاننے والا کوئی نہ ملا یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا۔ خدا کی قسم! یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر نہیں بلکہ حضرت عمر کا پیر ہے۔ حضرت عائشہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے ان کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ دفن کرنا۔ میں کبھی اپنی برتری نہیں جتاؤں گی۔

عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے فرمایا۔ اے عبد اللہ بن عمر! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس جاؤ اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ کو

اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ فَقَالَ لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذَلِكَ كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِي أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ۔

سلام کہتے ہیں، پھر اُن سے پوچھنا کہ مجھے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کر دیا جائے۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا میں یہ جگہ اپنے لیے چاہتی تھی لیکن آج میں نے انہیں اپنے اوپر ترجیح دی۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کیا خبر لائے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المومنین! آپ کے لیے اجازت دے دی۔ فرمایا کہ اس آرام گاہ سے کوئی جگہ میرے نزدیک زیادہ اہمیت والی نہ تھی۔ جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر لے جانا اور سلام عرض کرنا، پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ میں خلافت کے لیے کسی کو ان لوگوں سے زیادہ مستحق نہیں جانتا جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پانے تک راضی رہے۔ پس میرے بعد جس کو لوگ خلیفہ بنا لیں وہی خلیفہ ہے، لہٰذا اُس کی بات سننا اور حکم ماننا۔ پس نام لیے کہ عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ اسی اثنا میں ایک انصاری نوجوان حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! آپ کو بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کہ اسلام میں آپ کا جو مقام ہے وہ آپ جانتے ہیں، پھر خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے عدل و انصاف کیا اور ان سب کے بعد شہادت پائی۔ فرمایا کہ بھتیجے! کاش مجھے برابری پر چھوڑ دیا جائے کہ نہ عذاب ہو نہ ثواب۔ میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو اولین مہاجرین کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ اُن کے حق کو پہچانے اور اُن کی عزت کی حفاظت کرے اور انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ اچھے لوگ ہیں جنہوں نے ایمان کے گھر میں جگہ دی کہ اُن کے اچھوں کی قدر کی جائے اور اُن کے بُروں سے درگزر کی جائے اور اللہ کی ذمہ داری اور اُس کے رسول کی ذمہ داری کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ معاہدہ نبھایا جائے اور اُن کے علاوہ دوسروں سے لڑا جائے اور اُن پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ رکھا جائے۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ صاحبِ خانہ تھیں لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اُن سے روضۂ رسول میں دفن ہونے کی اجازت حاصل کرنا ضروری تھا۔ آپ نے اپنے جانشین کے بارے میں جو فارمولا تجویز فرمایا اس سے بہتر اور کوئی الیکشن نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے جانشین مقرر ہونے والے کے لیے جو وصیت فرمائی وہ اسلامی ملک کے سربراہ کے لیے ہمیشہ دستور العمل کا کام دے سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

بَابٌ ۸۸ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ۔

مُردوں کو سب و شتم کرنے کی ممانعت

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا تَابَعَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مُردوں کو سب و شتم نہ کرو کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجا تھا اُس تک پہنچ گئے ہیں۔ ــــ متابعت کی اس کی

عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

علی بن الجعد اور محمد بن عرعرہ اور ابن عدی نے شعبہ سے اور روایت کیا اسے عبداللہ بن عبدالقدوس، اعمش اور محمد بن انس نے اعمش سے۔

باب ۵۵۵ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتَى۔

شریر مُردوں کا ذکر

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ۔

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمرو بن مرۃ، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ابولہب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا، تو ہمیشہ برباد ہے تو یہی سورۂ لہب نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

باب ۵۵۶ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ۔

زکوٰۃ کا وجوب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو" (۲:۴۳) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت ابوسفیان نے مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا، وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ۔

ابوعاصم ضحاک بن مخلد، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابومعبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا، انھیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اسے بھی مان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے امیروں سے لی جائے گی اور اُن کے غریبوں میں لوٹائی جائے گی۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَا لَهُ مَا لَهُ وَقَالَ

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا، مجھے ایسا عمل بتایئے جو جنت میں داخل کر دے۔ فرمایا، اسے کیا ہو گیا اور

النبي صلى الله عليه وسلم أرب ما له تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصل الرحم. قال بهز حدثنا شعبة قال حدثنا محمد بن عثمان وأبوه عثمان بن عبد الله أنهما سمعا موسى بن طلحة عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا. قال أبو عبد الله أخشى أن يكون محمد غير محفوظ إنما هو عمرو.

۱۳۰۸۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال حدثنا عفان بن مسلم قال حدثنا وهيب عن يحيى بن سعيد بن حيان عن أبي زرعة عن أبي هريرة أن أعرابيا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال دلني على عمل إذا عملته دخلت الجنة قال تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدي الزكوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذي نفسي بيده لا أزيد على هذا فلما ولى قال النبي صلى الله عليه وسلم من سره أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة فلينظر إلى هذا.

۱۳۰۹۔ حدثنا مسدد عن يحيى عن أبي حيان قال حدثني أبو زرعة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا.

۱۳۱۰۔ حدثنا حجاج بن منهال قال حدثنا حماد بن زيد قال حدثنا أبو جمرة قال سمعت ابن عباس يقول قدم وفد عبد القيس على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله إن هذا الحي من ربيعة قد حالت بيننا وبينك كفار مضر ولسنا نخلص إليك إلا في الشهر الحرام فمرنا بشيء نأخذه عنك وندعو إليه من وراءنا قال آمركم بأربع وأنهاكم عن أربع الإيمان بالله وشهادة أن لا إله إلا الله وعقد بيده هكذا وإقام الصلوة وإيتاء الزكوة وأن تؤدوا خمس ما غنمتم وأنهاكم عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت وقال سليمان وأبو النعمان عن حماد الإيمان بالله وشهادة أن

کیا ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلا اسے کیا ہو گیا تم اللہ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو ـــــ بہز، شعبہ، محمد بن عثمان اور اُن کے والد یعنی عثمان بن عبد اللہ، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ محمد غیر محفوظ ہو اور وہ عمرو ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مجھے ایسا عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے۔ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

مسدد، یحییٰ، ابو حیان، ابو زرعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں لہٰذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزیں بتائیے جن پر خود عمل کریں اور اُن حضرات کو دعوت دیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرح اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا اور تمہیں کدو کے تونبے، سبز ٹھلیا، لکڑی کے برتن اور رال لگے ہوئے برتن سے روکتا ہوں۔ سلیمان اور ابو النعمان نے حماد سے روایت کی کہ اللہ پر ایمان رکھنا اور

أن لا إله إلا الله۔

١٣١١۔ حدثنا أبو اليمان الحكم بن نافع قال أخبرنا شعيب عن أبي حمزة عن الزهري قال حدثنا عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن أبا هريرة قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان أبو بكر وكفر من كفر من العرب فقال عمر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فمن قالها فقد عصم مني ماله ونفسه إلا بحقه وحسابه على الله فقال والله لأقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة فإن الزكوة حق المال والله لو منعوني عناقا كانوا يؤدونها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر فوالله ما هو إلا أن قد شرح الله صدر أبي بكر فعرفت أنه الحق۔

باب البيعة على إيتاء الزكوة فإن تابوا وأقاموا الصلوة وآتوا الزكوة فإخوانكم في الدين۔

١٣١٢۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن بكير قال حدثنا أبي قال حدثنا إسمعيل عن قيس قال قال جرير بن عبد الله بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على إقام الصلوة وإيتاء الزكوة والنصح لكل مسلم۔

باب إثم مانع الزكوة وقول الله تعالى والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله إلى قوله تعالى فذوقوا ما كنتم تكنزون۔

١٣١٣۔ حدثنا أبو اليمان الحكم بن نافع قال أخبرنا شعيب قال حدثنا أبو الزناد أن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج حدثه أنه سمع أبا هريرة يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم تأتي الإبل على صاحبها على خير ما كانت إذا هو لم يعط فيها حقها تطؤه بأخفافها وتأتي الغنم على صاحبها على خير ما كانت إذا لم يعط فيها حقها تطؤه بأظلافها وتنطحه بقرونها قال ومن حقها أن تحلب

گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں بعض قبائل مرتد ہوگئے۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ کہیں۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جس نے یہ کہہ لیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچا لی مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے بکری کا بچہ بھی روکا جو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے کہا۔ خدا کی قسم بات یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔

زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا۔ اگر وہ توبہ کریں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔

محمد بن عبد اللہ بن بکیر، ان کے والد ماجد، اسماعیل، قیس، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ۔۔۔۔ پس جمع کرنے کا مزہ چکھو (۹-۳۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹ اپنے مالک کے پاس اپنی اس حالت سے موٹے تازے ہو کر آئیں گے جب کہ ان کا اس نے حق ادا نہیں کیا تھا اور اسے اپنے پیروں سے روندیں گے۔ بکریاں اپنے مالک کے پاس اپنی پہلی حالت سے موٹی تازی ہو کر آئیں گی جب کہ ان کا اس نے حق ادا نہیں کیا تھا تو اسے اپنے کھروں سے کچلیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ فرمایا کہ ان کا حق یہ ہے کہ انہیں پانی پر دوہا جائے۔ تم میں سے کوئی قیامت کے روز آئے گا کہ بکری

عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيْرٍ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ۔

اُس نے اپنی گردن پر اُٹھائی ہوگی جو ممیا رہی ہوگی۔ کہے گا، یا محمد! میں کہوں گا کہ آج تیرے لیے کوئی امان نہیں، میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ کوئی اُونٹ کو اپنی گردن پر اُٹھائے ہوئے آئے گا جو بلبلا رہا ہوگا۔ کہے گا، یا محمد! میں کہوں گا کہ آج مجھے تیرا اختیار نہیں کیونکہ میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔

١٣١٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی تو قیامت کے روز اُس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی، جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ قیامت کے روز اُسے اُس کا طوق پہنایا جائے گا، پھر وہ اُس کے دونوں جبڑوں کو پکڑے گا، پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اُس مال میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے، ایسا گمان نہ کریں کہ وہ اُن کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ اُن کے لیے بُرا ہے۔ جس کے ساتھ بخل کرتے تھے قیامت کے روز اُس کا طوق پہنائے جائیں گے۔

بَابُ ٥٥٥ مَا أُدِّيَ زَكٰوتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

١٣١٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا فَوَيْلٌ لَهٗ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ۔

خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا کہ مجھے ارشادِ ربانی ”والذین یکنزون الذھب والفضۃ“ کے متعلق بتایئے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، جس نے مال جمع کیا اور اُس کی زکوٰۃ نہ دی تو اُس کے لیے خرابی ہے۔ یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب یہ حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اِسے مالوں کے پاک کرنے کا سبب بنا دیا۔

١٣١٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَخْبَرَهٗ عَنْ أَبِيْهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ

اسحاق بن یزید، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، اپنے والد ماجد یحییٰ بن عمارہ بن ابوالحسن، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ اوقیہ (چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق (دانوں) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هَذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذَلِكَ وَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ يَشْكُونِي فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ أَنْ أَقْدَمِ الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتَّى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِي إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيبًا فَذَاكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هَذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ ح وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ أَنَّ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَلَإٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعَرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلَّى فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أُرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زید بن وہب سے روایت ہے کہا میں ربذہ سے گزرا تو وہاں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے میں عرض گزار ہوا کہ آپ یہاں کیوں مقیم ہیں! فرمایا کہ میں شام میں تھا تو میرا اور حضرت معاویہ کا آیت والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ میں اختلاف ہو گیا۔ وہ کہتے کہ اہل کتاب کے متعلق نازل ہوئی ہے میں کہتا کہ ان کے اور ہمارے متعلق نازل ہوئی ہے اس پر میرا اور ان کا اختلاف رہا تو انہوں نے حضرت عثمان کو میری شکایت لکھ بھیجی حضرت عثمان نے مجھے مدینہ منورہ آنے کے لیے لکھا میں چلا گیا تو لوگوں کا میرے گرد ہجوم لگ گیا جیسے انہوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا میں نے حضرت عثمان سے اس بات کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا۔ اگر آپ چاہیں تو میرے نزدیک مقیم ہو جائیں۔ یہی بات ہے جس نے مجھے یہاں آباد کیا ہے۔ اگر مجھ پر حبشی کو بھی حاکم بنا دیا جائے تو میں اس کی اطاعت کروں گا۔

احنف بن قیس سے روایت ہے کہ میں قریش کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے بال اور جسم کی ہیئت بھدی تھی۔ وہ ان کے پاس ٹھہر گیا اور السلام کہہ کر کہا۔ کانز لوگوں کو پتھر کی بشارت دو جس کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کے پستان پر رکھا جائے گا تو وہ ان کے کندھوں کی طرف سے نکل جائے گا اور کندھوں کی ہڈی کے پاس رکھا جائے گا تو پستان کی طرف سے نکل آئے گا۔ وہ اسی طرح حرکت میں رہے گا۔ پھر وہ جا کر ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے۔ میں پیچھے گیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ جو آپ نے فرمایا اسے لوگوں نے پسند نہیں کیا۔ فرمایا کہ انہیں عقل نہیں ہے حالانکہ مجھ سے میرے خلیل نے فرمایا ہے میں نے عرض کی کہ کون خلیل! فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! احد کو دیکھتے ہو! میں نے سورج کی طرف دیکھا کہ دن باقی نہیں رہا اور میں نے سمجھا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کسی کام کے لیے بھیجیں گے۔ عرض گزار ہوا ہاں۔ فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اسے ماسوا تین دینار کے خرچ کر دوں۔ سمجھتے نہیں دنیا کے جب کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے اور دنیا جمع کرتے رہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں ان سے دنیا کا سوال نہیں کروں گا اور نہ دینی مسئلہ

يرسلني في حاجة له قلت نعم قال ما أحب أن لي مثل أحد ذهبا أنفقه كله إلا ثلاثة دنانير وإن هؤلاء لا يعقلون شيئا إنما يجمعون الدنيا لا والله لا أسألهم دنيا ولا أستفتيهم عن دين حتى ألقى الله

باب ٨٥٦ إنفاق المال في حقه۔

١٣١٩ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى عن إسماعيل قال حدثني قيس عن ابن مسعود قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا حسد إلا في اثنتين رجل آتاه الله مالا فسلطه في هلكته في الحق ورجل آتاه الله حكمة فهو يقضي بها ويعلمها۔

باب ٨٥٧ الرياء في الصدقة لقوله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والأذى كالذي ينفق ماله رئاء الناس ولا يؤمن بالله واليوم الآخر إلى قوله والله لا يهدي القوم الكافرين قال ابن عباس صلدا ليس عليه شيء وقال عكرمة وابل مطر شديد والطل الندى۔

باب ٨٥٨ لا يقبل الله صدقة من غلول ولا يقبل إلا من كسب طيب لقوله تعالى قول معروف ومغفرة خير من صدقة يتبعها أذى والله غني حليم۔

باب ٨٥٩ الصدقة من كسب طيب لقوله يمحق الله الربا ويربي الصدقات والله لا يحب كل كفار أثيم إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات وأقاموا الصلاة وآتوا الزكاة لهم أجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔

١٣٢٠ - حدثنا عبد الله بن منير سمع أبا النضر قال حدثنا عبد الرحمن هو ابن عبد الله بن دينار عن أبيه عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب ولا يقبل الله

پوچھوں گا یہاں تک کہ خدا سے جا ملوں

مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی تو اُس کے مطابق فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے۔

خیرات میں دکھاوا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو، اُس کی طرح جو لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرتا ہے جب کہ اللہ اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ ۔ ۔ ۔ (۲: ۲۶۴)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صَلْدًا وہ ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ نے کہا کہ وَابِلٌ سے مراد سخت بارش ہے اور الطَّلُّ تری یا شبنم۔

چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہیں قبول کیا جائے گا مگر حلال کمائی سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف دی جائے اور اللہ بے پروا حلم والا ہے۔ (۲: ۲۶۳)

حلال کمائی سے خیرات کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا جاتا ہے اور اللہ بڑا ناشکرے گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی اُن کے لیے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن کے لیے خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ (۲: ۲۷۶، ۲۷۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر حلال کمائی سے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے داہنے دستِ قدرت میں لیتا ہے۔ پھر خیرات کرنے والے کے لیے اُس کی

إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۹ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ.

۱۳۲۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا.

۱۳۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي.

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا

پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے ـــــ متابعت کی اس کی سلیمان نے ابو دینار سے اور روایت کیا اسے ورقاء، ابو دینار، سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسے مسلم بن ابو مریم اور زید بن اسلم اور سہیل، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، خیرات کیا کرو کیونکہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں لے لیتا جبکہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہتا پھرے گا۔ یہاں تک کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کا صدقہ قبول کرے، یہاں تک کہ جب وہ دے گا تو جس کو دینے لگے وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

محل بن خلیفہ طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا تو دو آدمی آئے جن میں سے ایک نے بھوک کی اور دوسرے نے رہزنوں کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہزنی کی بات تو یہ ہے کہ تھوڑے دنوں بعد تم پر وہ وقت آئے گا کہ مکہ مکرمہ کی طرف قافلہ بغیر نگہبانوں کے روانہ ہوا کرے گا اور رہی بھوک کی بات تو قیامت قائم نہیں ہوگی کہ آدمی صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا پھر تم میں سے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان جو اس کی ترجمانی کرے۔ پھر اس

منه ثم ليقفن أحدكم بين يدي الله ليس بينه وبينه حجاب ولا ترجمان يترجم له ثم ليقولن له ألم أوتك مالا فيقولن بلى ثم ليقولن ألم أرسل إليك رسولا فيقولن بلى فينظر عن يمينه فلا يرى إلا النار ثم ينظر عن شماله فلا يرى إلا النار فليتقين أحدكم النار ولو بشق تمرة فإن لم يجد فبكلمة طيبة۔

١٣٢٤ - حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليأتين على الناس زمان يطوف الرجل فيه بالصدقة من الذهب ثم لا يجد أحدا يأخذها منه ويرى الرجل الواحد يتبعه أربعون امرأة يلذن به من قلة الرجال وكثرة النساء۔

باب ۵۹ اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة ومثل الذين ينفقون أموالهم ابتغاء مرضات الله وتثبيتا من أنفسهم كمثل جنة بربوة إلى قوله من كل الثمرات۔

١٣٢٥ - حدثنا أبو قدامة عبيد الله بن سعيد قال حدثنا أبو النعمان هو الحكم بن عبد الله البصري قال حدثنا شعبة عن سليمان عن أبي وائل عن أبي مسعود قال لما نزلت آية الصدقة كنا نحامل فجاء رجل فتصدق بشيء كثير فقالوا مرائي وجاء رجل فتصدق بصاع فقالوا إن الله لغني عن صاع هذا فنزلت الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات والذين لا يجدون إلا جهدهم الآية۔

١٣٢٦ - حدثنا سعيد بن يحيى قال حدثنا أبي قال حدثنا الأعمش عن شقيق عن أبي مسعود الأنصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أمرنا بالصدقة انطلق أحدنا إلى السوق فيحامل فيصيب المد وإن

سے کہا جائے گا کہ کیا تجھے مال نہیں دیا گیا؟ وہ کہے گا، کیوں نہیں۔ پھر کہا جائے گا کہ کیا تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ کہے گا، کیوں نہیں۔ پس اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اپنے بائیں جانب دیکھے گا تب بھی آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے بچنا چاہیے خواہ ایک کھجور ہی کے ذریعے اور اگر میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لیے سونا لیے پھرے گا لیکن اُسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک آدمی ایسا بھی نظر آئے گا جس کی تحویل میں چالیس عورتیں ہوں گی اور ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر یعنی تھوڑا صدقہ اور اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا تلاش کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں، اُس باغ جیسی ہے جو ٹیلے پر ہو۔۔ من کل الثمرات۔ (۲۶۶،۲۶۵:۲)

ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید، ابو النعمان حکم بن عبد اللہ بصری، شعبہ، سلیمان، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب صدقے کے متعلق آیت نازل ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ ایک آدمی آیا اور بہت سا مال خیرات کیا۔ لوگوں نے کہا کہ دکھاوا کیا ہے۔ دوسرا آدمی آیا اور ایک صاع خیرات کی۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو صاع کی کیا پروا۔ پس آیت نازل ہوئی۔ جو لوگ مشقت سے کمانے والے مسلمانوں کو صدقات کے بارے میں مطعون کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ حاصل نہیں کرتے مگر اپنی محنت سے (۷۹:۹)۔

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں صدقے کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی مزدوری کرنے بازار کی طرف چلا جاتا اور ایک مُد حاصل کرتا جبکہ آج ہم میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہیں۔

لبعضهما اليوم نهاية العين۔

۱۳۲۷۔ حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت عبد الله بن معقل قال سمعت عدي بن حاتم قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اتقوا النار ولو بشق تمرة۔

۱۳۲۸۔ حدثنا بشر بن محمد قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا معمر عن الزهري قال حدثني عبد الله بن ابي بكر بن حزم عن عروة عن عائشة قالت دخلت امرأة معها ابنتان لها تسأل فلم تجد عندي شيئا غير تمرة فاعطيتها اياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تأكل منها ثم قامت فخرجت ودخل النبي صلى الله عليه وسلم علينا فاخبرته فقال النبي صلى الله عليه وسلم من ابتلي من هذه البنات بشيء كن له سترا من النار۔

باب ۵۹۲ فضل صدقة الشحيح الصحيح

لقوله تعالى وانفقوا مما رزقناكم من قبل ان يأتي احدكم الموت الى اخرها وقوله تعالى يا ايها الذين امنوا انفقوا مما رزقناكم من قبل ان يأتي يوم لا بيع فيه ولا خلة ولا شفاعة الاية۔

۱۳۲۹۔ حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عمارة بن القعقاع قال حدثنا ابو زرعة قال حدثنا ابو هريرة قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اي الصدقة اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر وتأمل الغنى ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان۔

باب ۵۹۳

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابواسحاق، عبداللہ بن معقل، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک چھلکا دے کر۔

بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عبداللہ بن ابوبکر بن حزم، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیٹیاں اُس سے کھانا مانگ رہی تھیں۔ میرے پاس اُس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے وہی اُسے دے دی۔ اُس نے وہ دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی اور خود نہ کھائی۔ پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کو بتایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ بنیں گی۔

تندرستی اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور خرچ کرو جو ہم نے تمہیں روزی دی ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے۔ اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی روزی میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ تجارت ہے اور نہ دوستی اور سفارش (۲: ۲۵۴)۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے؟ فرمایا جب کہ تم صدقہ دو اور تندرست ہو، مال کی ضرورت ہو اور تنگ دستی سے خائف ہو اور مالداری کا اشتیاق ہو اور اتنی دیر نہ کرو کہ جان گلے میں آ پھنسے اور کہے کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو چکا۔

سخاوت کا بیان

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا: جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انھوں نے چھڑی لے کر انھیں ناپا تو اُن میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا اور وہ ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملیں کیونکہ انھیں خیرات کرنا بہت محبوب تھا۔

باب ۹۵۴ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

علانیہ صدقہ دینا۔ ارشادِ ربانی ہے: وہ جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں رات میں اور دن میں، چھپا کر اور علانیہ۔ اُن کے لیے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن پر خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے (۳، ۲۷۴)

باب ۹۵۵ صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَقَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ۔

چھپا کر صدقہ دینا۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی اس طرح چھپا کر خیرات کرتا ہے کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ارشادِ ربانی ہے: اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تب بھی اچھا ہے اور اُسے چھپا کر فقراء کو دو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے اور تم سے تمہاری بُرائیاں دُور کر دے گا اور اللہ باخبر ہے جو تم کرتے ہو (۲، ۲۷۱)

باب ۹۵۶ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ۔

جب بے خبری میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی صدقہ کرنے کی غرض سے مال لے کر نکلا اور اُس نے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے چور کو صدقہ دیا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں صدقہ دوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا اور زانیہ کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ رات اُس نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں صدقہ ضرور دوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے مالدار کو صدقہ دے دیا۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے

يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب ۹۰۹ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ۔

باب ۹۱۰ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ قَلْبُهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

لیے ہیں۔ خواہ چھوڑ دے یا اسے غنی کر دیا۔ اس سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا ہے شاید وہ چوری کرنے سے رک جائے اور زانیہ شاید وہ زنا سے باز آ جائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس میں سے خرچ کرنے لگے۔

جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اسے معلوم نہ تھا

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نیز میرے والد ماجد اور میرے جد امجد نے بھی۔ انھوں نے میرا نکاح کر دیا۔ میں نے جھگڑا آپ کے حضور پیش کیا اور حضرت ابو یزید نے صدقہ دینے کے لیے کچھ دینار نکالے تھے جو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ چھوڑے۔ میں گیا اور اس سے انھیں لے آیا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میرا تمھیں دینے کا ارادہ نہیں تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے انکے سے فرمایا۔ اے ابو یزید! تمھیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اے معن! تم نے جو لے لیا وہ تمہارا ہے۔

دائیں ہاتھ سے خیرات کرنا

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص سائے میں رکھے گا جس روز کہ اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ حاکم عدل کرنے والا، نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اسی کے لیے اکٹھے ہوتے اور اسی کے لیے بچھڑتے ہیں۔ وہ آدمی جس کو بااختیار اور خوب صورت عورت بلائے تو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں۔

ف: قیامت کے روز تمام انسان میدانِ حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ سورج سوا نیزے پر ہوگا جس سے زمین تپ کر تانبے

کی طرح ہو جائے گی۔ ۱۰ ایسی حالت میں عرشِ الٰہی کے سایہ کے علاوہ اور کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ سب لوگ دھوپ میں تڑپ رہے ہونگے سوائے مقربین بارگاہِ الٰہیہ کے وہ عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے اور اُن کے علاوہ سات قسم کے وہ مسلمان بھی عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے جن کو اس حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ مذکورہ ساتوں عمل اعلیٰ درجہ کی نیکیاں ہیں

۱۳۳۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا.

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خیرات کرو کیونکہ عنقریب تم پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے صدقہ کے مال کو لے کر پھرے گا تو دوسرا آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابٌ ۹۹۵ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ.

جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے۔ حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۳۳۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے جو باعثِ فساد نہ ہو تو اُس کو خرچ کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کے لیے بھی اُتنا ہی ثواب ہے۔ ان میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

بَابٌ ۹۹۶ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرُ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذَلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبٌ

صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے۔ جو صدقہ کرے اور خود محتاج ہو یا اُس کے گھر والے محتاج ہوں یا اُس پر قرض ہو تو یہ ضروری ہے کہ صدقہ سے قرض ادا کیا جائے یا غلام آزاد کیا یا ہبہ کیا تو اُسے لوٹا یا جائے گا۔ اُسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال تلف کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تلف کرنے کے لیے لوگوں کا مال لے اللہ تعالیٰ اُسے تلف کر دے گا مگر جب کہ وہ صبر اور اپنی جان پر ایثار کرنے میں مشہور ہو خواہ وہ تنگی میں ہو جیسے حضرت ابوبکر جب کہ انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا اور اسی طرح انصار کا مہاجرین پر ایثار کرنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اُسے یہ حق نہیں کہ صدقہ کی آڑ میں لوگوں کا مال ضائع کرے۔ حضرت کعب بن مالک عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ میری توبہ میں یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال کو اللہ اور اُس کے

بن مالك قلت يا رسول الله إن من توبتي أن أنخلع من مالي صدقة إلى الله وإلى رسوله قال أمسك عليك بعض مالك فهو خير لك قلت فإني أمسك سهمي الذي بخيبر۔

۱۳۳۶۔ حدثنا عبدان قال أخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال أخبرني سعيد بن المسيب أنه سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى وابدأ بمن تعول۔

۱۳۳۷۔ حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا وهيب قال حدثنا هشام عن أبيه عن حكيم بن حزام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول وخير الصدقة ما كان عن ظهر غنى ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله وعن وهيب قال حدثنا هشام عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا۔

۱۳۳۸۔ حدثنا أبو النعمان قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو على المنبر وذكر الصدقة والتعفف والمسألة اليد العليا خير من اليد السفلى فاليد العليا هي المنفقة والسفلى هي السائلة۔

باب المنان بما أعطى لقوله عز وجل الذين ينفقون أموالهم في سبيل الله ثم لا يتبعون ما أنفقوا منا ولا أذى الآية۔

باب من أحب تعجيل الصدقة من يومها۔

۱۳۳۹۔ حدثنا أبو عاصم عن عمر بن سعيد عن ابن أبي مليكة أن عقبة بن الحارث حدثه قال صلى

رسول کو دے کر اس سے الگ ہو جاؤں۔ فرمایا کہ اپنا کچھ مال رکھ لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔

عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے اور اپنے زیر کفالت لوگوں سے ابتدا کرے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتدا اپنے زیر کفالت افراد سے کرے اور بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے۔ جو سوال کرنے سے بچے اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا، جو مستغنی ہے اللہ تعالیٰ اُسے مستغنی رکھے گا۔ وہیب، ہشام، ان کے والد ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب کہ آپ منبر پر تھے تو صدقہ، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کے متعلق فرمایا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

دے کر احسان جتانا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، وہ جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں، پھر خرچ کرنے کے بعد احسان نہیں جتاتے اور تکلیف نہیں دیتے (۲۶۲:۲)

جو صدقہ دینے میں جلدی کرنے کو پسند کرے

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھائی اور پھر جلدی سے کاشانۂ اقدس

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ۔

بَابُ ۹۰۳ اَلتَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَبِلَالٌ مَعَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ۔

بَابُ ۹۰۴ اَلصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ۔

میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں تشریف لائے تو میں نے عرض کر دیا پوچھا گیا تو فرمایا، میں گھر میں سونا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے ناپسند ہوا کہ اس کے ساتھ رات گزاروں تو اُسے تقسیم کر دیا۔

صدقہ کی ترغیب دینا اور اس کی سفارش کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز تشریف لائے تو دو رکعتیں پڑھیں۔ ان سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے تو انہیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا پس عورتیں بالیاں اور کنگن پھینکنے لگیں۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد، ابو بردہ بن عبد اللہ بن ابو بردہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کوئی سائل آتا یا آپ کے حضور کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے، سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے جو وہ چاہے۔

صدقہ بن فضل، عبدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

عثمان بن ابو شیبہ نے عبدہ سے روایت کی کہ فرمایا، گنا نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں گن کر دے گا۔

استطاعت کے اندر صدقہ دینا

ابو عاصم، ابن جریج ح محمد بن عبد الرحیم، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن ابو ملیکہ، عباد بن عبد اللہ بن زبیر، حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو فرمایا، بند نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بند کر دے گا اور استطاعت کے مطابق خیرات کرتی رہا کرو۔

باب ۹۰۵ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيْئَةَ .

۱۳۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيْءٌ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوْفُ قَالَ سُلَيْمٰنُ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هٰذِهٖ اُرِيْدُ وَلٰكِنِّيْ اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَاْسٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ فَاِنَّهٗ اِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ اَبَدًا قَالَ قُلْتُ اَجَلْ فَهِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ قُلْنَا فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِيْ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِكَ اَنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ .

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم میں سے فتنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ فرمایا کہ آپ اس کے بیان پر دلیر ہیں، وہ کیسے ہے؟ میں نے کہا کہ جو فتنہ آدمی کے گھر والوں، اولاد اور ہمسایوں میں ہے اس کو نماز، صدقہ اور نیکیاں دور کر دیتی ہیں۔ سلیمان نے کہا کہ وہ فرمایا کرتے (نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا)۔ فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ اس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندری موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کو اس کا کیا خطرہ جب کہ اس کے اور آپ کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا، بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ جب وہ توڑ دیا تو پھر کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا، یہی بات ہے۔ ہم دروازے کے متعلق سوال کرتے ہوئے ڈرے۔ پس ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر تھے۔ ہم نے کہا، حضرت عمر اس بات کو جانتے تھے؟ فرمایا، ہاں جیسے اگلے دن کے بعد رات (آنا جانتے تھے) اور میں نے ان سے جو حدیث بیان کی اس میں غلطیاں نہیں ہیں۔

ف: معلوم ہوا کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود امتِ محمدیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک بہت بڑی رحمت اور پروردگارِ عالم کے انعامات میں سے بہت بڑا انعام تھا۔ آپ کے باعث اسلام کو بڑی تقویت پہنچی۔ کفر کی بڑی بڑی طاقتیں بھی سرنگوں ہو گئیں اور آپ کے باعث مسلمانوں میں فتنے سر اٹھانے میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ آپ کا وجود امتِ محمدیہ اور فتنوں کے درمیان پہاڑ کی طرح حائل تھا۔ امتِ محمدیہ کو آپ کے وجود پر ہمیشہ ناز رہے گا اور دشمنانِ اسلام کے دلوں میں آپ ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتے رہیں گے۔ خدائے ذوالمنن ہمارا ان کے اور تمام صحابۂ کرام کے غلاموں اور چاہنے والوں میں حشر و نشر فرمائے آمین۔

باب ۹۰۶ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ .

۱۳۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شَيْئًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ اَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہوا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا میں نے دورِ جاہلیت میں جو نیکیاں کیں یعنی صدقہ دیا، غلام آزاد کیے اور صلہ رحمی کی، تو کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی پہلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو تمہیں دولتِ اسلام ملی ہے۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ.

بَابُ ۹۰۶ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ.

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ.

۱۳۴۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ.

بَابُ ۹۰۷ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ.

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ح وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ.

۱۳۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا

خادم کا بغیر فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے خاوند کے کھانے سے بغیر فساد کے صدقہ کرے تو اُسے ثواب ملے گا اور اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اُن کی طرح۔

محمد بن العلاء، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان خازن جو امانت کے ساتھ مالک کے حکم کی تعمیل کرے اور کبھی فرمایا۔ جو اُسے حکم دیا جاتا ہے اُس کے مطابق دلی رضامندی سے دے اور جس کے لیے حکم دیا گیا ہے اُس کے سپرد کر دے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

عورت کا ثواب جب کہ وہ فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے یا کھانا کھلائے۔

آدم، شعبہ، منصور اور اعمش، ابو وائل، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے — عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت جھگڑے کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے تو اُسے ثواب ملے گا اور اُتنا ہی خاوند کو اور اُسی کے برابر خزانچی کو۔ خاوند کو اس لیے کہ اُس نے کمایا اور عورت کو اس لیے کہ اُس نے خرچ کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت جھگڑے کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اُسے ثواب ملے گا اور خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اُتنا ہی ثواب ملے گا۔

الکسب وللخازن مثل ذلک۔

باب ۹۰۹ قول اللہ عز وجل فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی الآیۃ اللھم اعط منفق مال خلفا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جس نے دیا اور خدا سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو عنقریب ہم اُسے آسانی تک پہنچا دیں گے اور جس نے بخل کیا اور مستغنی ہوا (۹۲: ۵ تا ۸) اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو ثواب عطا فرما۔

۱۳۵۱۔ حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی اخی عن سلیمن عن معاویۃ بن ابی مزرد عن ابی الحباب عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الآخر اللھم اعط ممسکا تلفا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی دن ایسا نہیں کہ بندے صبح کرتے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو بدلہ دے۔ دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ! بخیل کو بربادی دے۔

باب ۹۱۰ مثل المتصدق والبخیل۔

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

۱۳۵۲۔ حدثنا موسٰی قال حدثنا وھیب قال حدثنا ابن طاؤس عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیھما جبتان من حدید ح وحدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال اخبرنا ابو الزناد ان عبد الرحمٰن حدثہ انہ سمع ابا ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل البخیل والمنفق کمثل رجلین علیھما جبتان من حدید من ثدیھما الی تراقیھما فاما المنفق فلا ینفق الا سبغت او وفرت علی جلدہ حتی تخفی بنانہ وتعفو اثرہ واما البخیل فلا یرید ان ینفق شیئا الا لزقت کل حلقۃ مکانھا فھو یوسعھا فلا تتسع تابعہ الحسن بن مسلم عن طاؤس فی الجبتین وقال حنظلۃ عن طاؤس جنتان وقال اللیث حدثنی جعفر عن ابن ھرمز قال سمعت ابا ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم جنتان۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال اُن دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں ——— ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال اُن دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں، چھاتی سے حلق تک۔ خرچ کرنے والا جب مال خرچ کرتا ہے تو جُبّہ وسیع ہو کر اُس کے جسم پر پھیل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی اُنگلیوں اور نشانوں کو بھی چھپا لیتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے۔ وہ اُسے کھولنا چاہتا ہے لیکن کھول نہیں سکتا۔ متابعت کی حسن بن مسلم نے طاؤس سے جُبّتین کے متعلق اور حنظلہ نے طاؤس سے جُنّتان روایت کی۔ لیث، جعفر، ابن ہرمز، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جُنّتان کا لفظ روایت کیا۔

باب ۹۱۱ صدقۃ الکسب والتجارۃ لقول اللہ تعالٰی یایھا الذین امنوا انفقوا من طیبت

کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو! خرچ کرو پاک روزی سے جو تم نے کمائی اور جو ہم

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَنِيٌّ حَمِيدٌ۔

باب ۹۱۲ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ۔

باب ۹۱۳ قَدْرُ كَمْ يُعْطِي مِنَ الزَّكٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَى شَاةً۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

باب ۹۱۴ زَكٰوةِ الْوَرِقِ۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعَ أَبَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

نے زمین سے تمہارے لیے نکالا۔۔۔ غنی حمید تک۔

(۲:۲۶۷)

صدقہ ہر مسلمان پر ہے۔ جو نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے۔

سعید بن ابوبردہ، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! جس میں طاقت نہ ہو؟ فرمایا تو ہاتھ سے کام کرے خود نفع حاصل کرے اور صدقہ دے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ نہ کر سکے؟ فرمایا تو مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو نیکی کے کام کرے اور برے کاموں سے رکے تو اس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

زکوٰۃ اور صدقے کتنا دیا جائے اور جس نے ایک بکری دی۔

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نسیبہ انصاریہ کے پاس ایک بکری بھیجی گئی۔ اس نے کچھ گوشت اس میں سے حضرت عائشہ کے یہاں بھیج دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر اس بکری کا گوشت جو نسیبہ کے یہاں بھیجی گئی تھی۔ فرمایا۔ لاؤ کیونکہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی۔

چاندی کی زکوٰۃ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عمرو بن یحییٰ مازنی، ان کے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ وسق سے کم غلہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرو، ان کے والد ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

صلی اللہ علیہ وسلم بهذا۔

باب العرض في الزكوة وقال طاوس قال معاذ لأهل اليمن ائتوني بعرض ثياب خميص أو لبيس في الصدقة مكان الشعير والذرة أهون عليكم وخير لأصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم بالمدينة وقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم وأما خالد فقد احتبس أدراعه وأعتده في سبيل الله فقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم تصدقن ولو من حليكن فلم يستثن صدقة العرض من غيرها فجعلت المرأة تلقي خرصها وسخابها ولم يخص الذهب والفضة من العروض۔

۱۳۵۷۔ حدثنا محمد بن عبد الله قال حدثني أبي قال حدثني ثمامة أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له التي أمر الله ورسوله ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فإنها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما أو شاتين فإن لم يكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون فإنه يقبل منه وليس معه شيء۔

۱۳۵۸۔ حدثنا مؤمل قال حدثنا إسمٰعيل عن أيوب عن عطاء بن أبي رباح قال ابن عباس أشهد على رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لصلى قبل الخطبة فرأى أنه لم يسمع النساء فأتاهن ومعه بلال ناشر ثوبه فوعظهن وأمرهن أن يتصدقن فجعلت المرأة تلقي وأشار أيوب إلى أذنه وإلى حلقه۔

باب لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع ويذكر عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم مثله۔

۱۳۵۹۔ حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري قال حدثني أبي قال حدثني ثمامة أن أنسا حدثه

زکوٰۃ میں سامان لینا۔ حضرت معاذ بن جبل نے اہلِ یمن سے فرمایا کہ میرے پاس زکوٰۃ میں جَو اور مکئی کی جگہ یعنی چادریں اور دوسرے کپڑے لاؤ یہ تمہارے لیے آسان اور مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بہتر ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار راہِ خدا میں وقف کر رکھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ دو خواہ اپنے زیورات سے۔ آپ نے زکوٰۃ سے سامان وغیرہ کا استثناء نہیں فرمایا۔ اور عورتیں اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے لگیں اور سامان میں سے آپ نے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

محمد بن عبداللہ اپنے والد ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں لکھ بھیجا جو اللہ اور اس کے رسول نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی ایک سالہ اونٹنی واجب آتی ہو اور وہ اُس کے پاس نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ لینے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ اگر اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹ ہو تو وہ قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ مالک کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی۔ آپ نے دیکھا کہ عورتوں کو آپ کی آواز سنائی نہیں دی تو آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا تو عورتیں زیور ڈالنے لگیں۔ ایوب راوی نے اپنے کان اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں۔ منقول ہے کہ سالم حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے وہ چیزیں ان کے لیے لکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ۔

نے فرض کی تھیں کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق چیزوں کو جمع نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہوں اُنھیں متفرق نہ کیا جائے۔

باب ۸۸۵ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَطَاءٌ إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا وَقَالَ سُفْيَانُ لَا تَجِبُ حَتَّى يَتِمَّ لِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً وَلِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً۔

جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی۔ طاؤس اور عطاء نے فرمایا کہ جب دونوں ... الگ اپنے مال کو جانتے ہوں تو ان کے مالوں کو جمع نہیں کیا جائے گا۔ سفیان نے فرمایا کہ زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اِس کے پاس پوری چالیس بکریاں اور اُس کے پاس چالیس بکریاں نہ ہوں۔

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے لکھ دیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرض فرمایا تھا کہ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو ادائیگی کے بعد اپنا حصہ برابر برابر سمجھ لیں۔

باب ۸۸۶ زَكَاةِ الْإِبِلِ ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اُونٹ کی زکوٰۃ۔ اِسے حضرت ابوبکر، حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابن شہاب، عطاء بن ...

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا، تم پر افسوس! ہجرت تمہارے لیے مشکل ہے۔ کیا تمہارے پاس اُونٹ ہیں جن کی تم زکوٰۃ بھی دیتے ہو؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ فرمایا تو سمندر کے اُس پار عمل کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے ذرا بھی کم نہیں ہونے دے گا۔

باب ۸۸۷ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ۔

جس پر ایک سالہ اُونٹنی لازم آتی ہو لیکن اُس کے پاس نہ ہو۔

۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ

محمد بن عبداللہ انصاری، اُن کے والد ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے ... فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جس کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ ہی قبول کرلی جائے گی نیز ساتھ ہی دو بکریاں لی جائیں گی جبکہ موجود ہوں ورنہ بیس درہم۔ اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اُونٹنی

إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ۔

بَاب ٩٢٠ زَكَاةِ الْغَنَمِ۔

١٣٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ

لازم آئے اور اُس کے پاس تین سالہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو چار سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور مُصدّق اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس دو سالہ ہو تو اُس سے دو سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور اُس سے بیس درہم یا دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس تین سالہ ہو تو اُس سے تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اُونٹنی لازم آئے لیکن اُس کے پاس نہ ہو بلکہ اُس کے پاس ایک سالہ ہو تو اُس سے ایک سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور وہ اُس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے گا۔

بکریوں کی زکوٰۃ

محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری، ان کے والد ماجد، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لیے یہ تحریر لکھی جب کہ انہیں بحرین کی طرف بھیجا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کی اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا۔ مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے اور جس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اُونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری دے۔ جب پچیس ہو جائیں تو پینتیس تک ان میں ایک سالہ اُونٹنی ہے۔ جب چھتیس ہو جائیں تو اُن میں ساٹھ تک تین سالہ اُونٹنی ہے جو قابلِ جفتی ہو۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو پچھتر تک اُن میں ایک چار سالہ اُونٹنی ہے۔ جب چھہتر ہو جائیں تو نوّے تک اُن میں دو دو سالہ اُونٹنیاں ہیں۔ جب اکانوے ہو جائیں تو ایک سو بیس تک اُن میں دو تین سالہ اُونٹنیاں ہیں جو قابلِ جفتی ہوں۔ جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک دو سالہ اور ہر پچاس میں ایک تین

فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

سالا اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے اور جب پانچ ہو جائیں تو اُن پر ایک بکری ہے اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو اُن پر ایک بکری اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو سے تین سو تک ہوں تو تین بکریاں جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری، جب کسی کے پاس چالیس سے ایک بھی کم بکریاں ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر کسی کے پاس ایک سو نوّے درہم ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے۔

باب ۹۲۱ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہیں لی جائے گی اور نر مگر جب کہ مصدق چاہے۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صلى الله عليه وسلم وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لیے لکھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہ نکالی جائے اور نہ نر مگر جس کو زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے۔

باب ۹۲۲ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ۔

زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری ــــــ لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، عُبیداللہ بن عبداللہ بن عُتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم اگر وہ بکری کا بچہ بھی روکیں گے جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو روکنے کی وجہ سے میں اُن سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ بات یہی تھی جو میں نے دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

باب ۹۲۳ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ

زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے عمدہ مال نہ لیا

فِي الصَّدَقَةِ۔

١٣٦٦ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ۔

بَابُ ٩٢٤ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ۔

١٣٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ۔

بَابُ ٩٢٥ زَكٰوةِ الْبَقَرِ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ جُؤَارٌ تَجْأَرُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ۔

١٣٦٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ أَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ

جائے۔

اُمیہ بن بسطام، یزید بن زُریع، رَوح بن قاسم، اسماعیل بن اُمیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابوسعید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا، تم ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہلِ کتاب ہیں۔ پس سب سے پہلے انہیں اللہ تعالیٰ کے حقِ عبادت کی دعوت دینا جب انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت ہو جائے تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ رات دن میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ ایسا کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ اُن کے مالوں سے لیا جائے گا اور اُن کے غریبوں کو دیا جائے گا۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو اُن سے لینا اور لوگوں کا عمدہ مال چھانٹ لینے سے بچنا۔

پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ مازنی اُن کے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اُونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

گائے کی زکوٰۃ۔ ابو حمید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اُسے پہچان لوں گا جو خدا کی بارگاہ میں گائے لے کر پیش ہو گا جو ڈکراتی ہو گی۔ خُوار سے مراد ہے آواز بلند کرنا جیسے گائے ڈکراتی ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، یہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا جس طرح بھی قسم کھائی کوئی آدمی نہیں جس کے پاس اُونٹ، گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ اُن کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ جانور اس طرح لائے جائیں گے کہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہوں گے، وہ اُسے

تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۹۲۶ الزَّكٰوةِ عَلَى الْأَقَارِبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم لَهُ أَجْرَانِ الْقَرَابَةُ وَالصَّدَقَةُ۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ تَابَعَهُ رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمٰعِيلُ عَنْ مَالِكٍ رَايِحٌ بِالْيَاءِ۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ

اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے۔ جب آخری جانور اس کے اوپر سے گزر جائے گا تو پہلا پھر آجائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو ـــــ روایت کیا اسے بکیر، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے دوہرا ثواب ہے، قرابت کا اور زکوٰۃ کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجور کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابو طلحہ انصار میں سب سے مالدار تھے اور انہیں اپنے سارے باغات میں بیرحاء سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا صاف پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ جب آیت "تم بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ اپنی اس چیز میں سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہے" (۳:۹۲) نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیزوں میں سے خرچ نہیں کرو گے اور مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء باغ سب سے پیارا ہے۔ لہٰذا وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے۔ اس کے ثواب اور ذخیرے کی اللہ کے پاس امید رکھتا ہوں، پس یا رسول اللہ! آپ اسے جہاں چاہیں رکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو منافع بخش ہے۔ تم نے جو کہا وہ میں نے سن لیا، میرے خیال میں اسے قریبی رشتہ داروں میں بانٹ دو۔ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔ پس حضرت ابو طلحہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا ـــــ روح نے اس کی متابعت کی اور یحییٰ بن یحییٰ اور اسمٰعیل نے امام مالک سے رایح یاء کے ساتھ روایت کی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ جب فارغ ہو چکے تو لوگوں کو نصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا، اے لوگو! صدقہ دو۔ پھر عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا، اے عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہیں زیادہ دیکھا ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کس لیے؟ فرمایا کہ تم لعن طعن اور خاوند کی ناشکری زیادہ کرتی ہو۔ میں نے عقل اور دین میں تم سے

فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ فَقِيلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوا لَهَا فَأُذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ لِي حُلِيٌّ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ۔

باب ٩٢٧ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

١٣٧١- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ۔

باب ٩٢٨ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ۔

١٣٧٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ۔

باب ٩٢٩ الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتَامَى۔

١٣٧٣- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ

ناقص نہیں دیکھا تم ایک عقل مند آدمی کی مت بھی مار دیتی ہو۔ جب فارغ ہوئے تو آپ کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹے۔ تو حضرت ابن مسعود کی اہلیہ محترمہ نے حاضر ہوکر اجازت مانگی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! زینب آنا چاہتی ہیں فرمایا کہ کونسی زینب؟ عرض کی گئی کہ ابن مسعود کی بیوی۔ فرمایا اچھا انھیں اجازت دے دو۔ انھیں اجازت ملی تو عرض گزار ہوئیں۔ اے نبی اللہ! آج آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا، میرے پاس ایک زیور ہے جو میں خیرات کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جنھیں تم صدقہ دو ان سے وہ اور ان کا بیٹا زیادہ مستحق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مسعود نے سچ کہا تھا تمہارا خاوند اور تمہارا بیٹا ان سے زیادہ مستحق ہیں جنھیں تم صدقہ دو۔

مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

آدم، شعبہ، عبد اللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے

مسدد، یحیی بن سعید، خثیم بن عراک بن مالک، ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ___ سلیمان بن حرب، وہیب بن خالد، خثیم بن عراک بن مالک، ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی فرض نہیں ہے)۔

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ

بن يسار انه سمع ابا سعيد الخدري يحدث ان النبي
صلى الله عليه وسلم جلس ذات يوم على المنبر وجلسنا
حوله فقال اني مما اخاف عليكم من بعدي ما يفتح
عليكم من زهرة الدنيا وزينتها فقال رجل
يا رسول الله اويأتي الخير بالشر فسكت النبي
صلى الله عليه وسلم فقيل له ما شانك تكلم النبي
صلى الله عليه وسلم ولا يكلمك فرأينا انه ينزل
عليه قال فمسح عنه الرحضاء وقال اين السائل
وكأنه حمده فقال انه لا يأتي الخير بالشر
وان مما ينبت الربيع يقتل او يلم الا آكلة الخضر
اكلت حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت عين
الشمس فثلطت وبالت ورتعت وان هذا المال
خضرة حلوة فنعم صاحب المسلم ما اعطى منه
المسكين واليتيم وابن السبيل او كما قال النبي صلى
الله عليه وسلم وانه من يأخذه بغير حقه كالذي
يأكل ولا يشبع ويكون شهيدا عليه يوم القيمة.

باب ۹۳ الزكوة على الزوج والايتام في الحجر قاله
ابو سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم

۱۳۷۴ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث قال حدثنا
ابي قال حدثنا الاعمش عن شقيق عن عمرو بن الحارث
عن زينب امرأة عبد الله قال فذكرته لابراهيم
فحدثني ابراهيم عن ابي عبيدة عن عمرو بن الحارث
عن زينب امرأة عبد الله بمثله سواء قالت كنت
في المسجد فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال
تصدقن ولو من حليكن وكانت زينب تنفق على
عبد الله وايتام في حجرها فقالت لعبد الله سل
رسول الله صلى الله عليه وسلم ايجزي عني ان انفق
عليك وعلى ايتام في حجري من الصدقة فقال سلي
انت رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت الى النبي

کے ارد گرد بیٹھ گئے تو فرمایا۔ اپنے بعد میں تمہارے متعلق اس بات سے
ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا بھلائی کے بعد برائی آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اُس سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کر رہے ہیں جب کہ وہ آپ سے نہیں کرتے
ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی پھر آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا۔
سائل کہاں ہے۔ گویا وہ آپ کو بھلا لگا فرمایا کہ بھلائی کبھی برائی نہیں لاتی۔
مگر فصلِ ربیع ایسی سبز گھاس بھی اگاتی ہے جو جانور کو مار دیتی یا بیمار کر دیتی ہے
یہاں تک کہ جب دونوں کوکھیں بھر جائیں اور وہ سورج کی طرف منہ کر کے
گوبر اور پیشاب کرے اور چرے یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ وہ مسلمان
مالک اچھا ہے کہ اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے جو
بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور جو بغیر حق کے اُسے
لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور قیامت کے
روز وہ اُس پر گواہ ہو گا۔

شوہر اور زیرِ کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا۔ اسے حضرت
ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد، اعمش، شقیق، عمرو بن
حارث، حضرت زینب زوجۂ عبد اللہ ——— ابراہیم، ابو عبیدہ، عمرو بن حارث
حضرت زینب زوجۂ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں مسجد
میں تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ
کرو خواہ اپنے زیور ہی میں سے اور حضرت زینب اپنے خاوند حضرت عبد اللہ
بن مسعود پر خرچ کیا کرتی تھیں اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر۔ انہوں نے
حضرت عبد اللہ سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیے
کہ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں زکوٰۃ سے آپ پر اور اپنے زیرِ کفالت
بچوں پر خرچ کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
تم خود پوچھو۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چل پڑی تو انصار
کی ایک عورت کو دروازے پر پایا اور اُن کی حاجت بھی میرے جیسی تھی

الله صلى الله عليه وسلم فوجدت امرأة من الأنصار على الباب حاجتها مثل حاجتي فمر علينا بلال فقلنا سل النبي صلى الله عليه وسلم أيجزي عني أن أتصدق على زوجي وأيتام لي في حجري وقلنا لا تخبر بنا فدخل فسأله فقال من هما قال زينب فقال أي الزيانب قال امرأة عبد الله قال نعم لها أجران أجر القرابة وأجر الصدقة۔

١٣٧٥ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال حدثنا عبدة عن هشام عن أبيه عن زينب بنت أم سلمة قالت قلت يا رسول الله ألي أجر أن أنفق على بني أبي سلمة إنما هم بني فقال أنفقي عليهم فلك أجر ما أنفقت عليهم۔

باب ٩٣ قول الله تعالى وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله ويذكر عن ابن عباس يعتق من زكوة ماله ويعطي في الحج وقال الحسن إن اشترى أباه من الزكوة جاز ويعطي في المجاهدين والذي لم يحج ثم تلا إنما الصدقت للفقراء الآية في أيها أعطيت أجزأت وقال النبي صلى الله عليه وسلم إن خالدا احتبس أدراعه في سبيل الله ويذكر عن أبي لاس حملنا النبي صلى الله عليه وسلم على إبل الصدقة للحج۔

١٣٧٦ - حدثنا أبو اليمان قال أنا شعيب قال ثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصدقة فقيل منع ابن جميل وخالد بن الوليد وعباس بن عبد المطلب فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما ينقم ابن جميل إلا أنه كان فقيرا فأغناه الله ورسوله وأما خالد فإنكم تظلمون خالدا قد احتبس أدراعه وأعتده في سبيل الله وأما العباس بن عبد المطلب فعم رسول

چنانچہ حضرت بلال ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ اگر میں اپنے خاوند اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں پر خرچ کروں تو کیا یہ میرے لیے جائز ہے؟ اور ہم نے کہا کہ ہمارے متعلق نہ بتانا کہ وہ اندر گئے اور آپ سے پوچھا تو فرمایا: وہ کون ہیں؟ عرض کی زینب۔ فرمایا کہ کونسی زینب؟ عرض گزار ہوئے عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ فرمایا: ہاں! ان کے لیے دوہرا اجر ہے۔ ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا مجھے ثواب ملے گا اگر میں حضرت ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں جبکہ وہ میری بھی اولاد ہے۔ فرمایا کہ ان پر خرچ کرو کیونکہ ان پر خرچ کرنے کا تمہیں ثواب ملے گا۔

ارشاد خداوندی ہے: گردن چھڑانے والوں اور مقروض لوگوں پر اور راہ خدا میں خرچ کرنا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ انھوں نے زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کیے اور حج کے لیے دیا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے باپ کو خرید لے تو جائز ہے اور مجاہدین کو دے اور جو حج نہ کر سکا ہو اسے دے پھر یہ آیت تلاوت کی: صدقات فقراء کے لیے ہیں۔ ان میں سے جس کو دے جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں بھی خدا کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔ ابو لاس سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زکوٰۃ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کے لیے بھیجا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے نہیں دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل کو تو یہی برا لگا کہ وہ تنگ دست تھا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا۔ رہی خالد کی بات تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو جب کہ انہوں نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔ رہی عباس بن عبدالمطلب کی بات تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ یہ ان کی زکوٰۃ ہے اور دوگنا ہی مال اور، متابعت کی اس کی ابو الزناد

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا عَلَیْھَا الصَّدَقَۃُ وَمِثْلُھَا مَعَھَا تَابَعَہُ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ھِیَ عَلَیْہِ وَمِثْلُھَا مَعَھَا وَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ حُدِّثْتُ عَنِ الْاَعْرَجِ مِثْلَہٗ۔

نے اپنے والد ماجد سے، ابنِ اسحاق نے ابوالزناد سے روایت کی ھِیَ عَلَیْہِ وَمِثْلُھَا مَعَھَا۔ ابن جریج نے کہا کہ اعرج نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۹۳۲ الْاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْاَلَۃِ۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاھُمْ ثُمَّ سَاَلُوْہُ فَاَعْطَاھُمْ حَتّٰی نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔

سوال کرنے سے بچنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ افراد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مال عطا فرمایا، پھر سوال کیا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس مال ختم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے بچا کر جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا اور جو مستغنی ہے اللہ تعالیٰ اُس کو مستغنی کر دے گا، جو صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر کی توفیق دے گا اور تم میں سے جس کو مال دیا جاتا ہے وہ صبر سے بہتر اور وسعت والا نہیں ہے۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ رَجُلًا فَیَسْاَلَہٗ اَعْطَاہُ اَوْ مَنَعَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھائے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ کسی سوال کرتا پھرے تو کوئی اُسے دے یا کوئی نہ دے۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃِ حَطَبٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَبِیْعَھَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِھَا وَجْھَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی رسی لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھا کر لائے اور اُسے فروخت کرے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کی آبرو کو محفوظ رکھے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باعزت طریقے پر محنت مزدوری کر کے روزی کمانا گزر اوقات کرنا بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ کما کر کھانے میں عزت ہے اور بھیک مانگنا سراسر ذلت ہے۔ ہر اسلامی ملک کے سربراہ کا یہ فرض ہے کہ مسلمانوں کو اس ذلیل عادت سے نجات دلائیں۔ مجبور لوگوں کی کفالت کریں اور مجبوری کے بغیر بھیک مانگنے والوں کو کما کر کھانے پر مجبور کیا جائے۔ اسی میں مسلمانوں کی عزت ہے اور ملی غیرت کا لحاظ رکھنا سربراہوں کے لیے ضروری ہے۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ

عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن

أخبرنا يونس عن الزهري عن عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب أن حكيم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاني ثم سألته فأعطاني ثم سألته فأعطاني ثم قال يا حكيم إن هذا المال خضرة حلوة فمن أخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن أخذه بإشراف نفس لم يبارك له فيه وكان الذي يأكل ولا يشبع اليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا أرزأ أحدا بعدك شيئا حتى أفارق الدنيا فكان أبو بكر يدعو حكيما إلى العطاء فيأبى أن يقبله منه ثم إن عمر دعاه ليعطيه فأبى أن يقبل منه شيئا فقال عمر إني أشهدكم يا معشر المسلمين على حكيم أني أعرض عليه حقه من هذا الفيء فيأبى أن يأخذه فلم يرزأ حكيم أحدا من الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى توفي۔

حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی لاتعلقی سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے دلی لالچ سے لیتا ہے اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیرباد کہہ جاؤں۔ حضرت ابوبکر نے حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے گروہ مسلمین! میں آپ لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس مال فئی سے حضرت حکیم کو ان کا حق دیا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

باب ٩٣٣ من أعطاه الله شيئا من غير مسألة ولا إشراف نفس وفي أموالهم حق للسائل والمحروم۔

جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور لالچ کے بغیر دلائے۔ اور ان کے مالوں میں سائل اور مال سے محروم لوگوں کا حق ہے۔

١٣٨١ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن يونس عن الزهري عن سالم أن عبد الله بن عمر قال سمعت عمر يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فأقول أعطه من هو أفقر إليه مني فقال خذه إذا جاءك من هذا المال شيء وأنت غير مشرف ولا سائل فخذه وإلا فلا تتبعه نفسك۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ جو مجھ سے زیادہ تنگ دست ہو اُسے عطا فرما دیجیے۔ فرمایا کہ اس مال کو لے لیا کرو جو تمہیں لالچ اور سوال کے بغیر ملے اور لالچ کی وجہ سے نہ لیا کرو۔

باب ٩٣٤ من سأل الناس تكثرا۔

جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے۔

١٣٨٢ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عبيد الله بن أبي جعفر قال سمعت حمزة بن عبد الله بن عمر قال سمعت عبد الله بن عمر قال

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی برابر لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت

النبي صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي يوم القيامة ليس في وجهه مزعة لحم وقال إن الشمس تدنو يوم القيامة حتى يبلغ العرق نصف الأذن فبيناهم كذلك استغاثوا بآدم ثم بموسى ثم بمحمد صلى الله عليه وسلم وزادنا عبد الله قال حدثني الليث قال حدثني ابن أبي جعفر فيشفع ليقضى بين الخلق فيمشي حتى يأخذ بحلقة الباب فيومئذ يبعثه الله مقاما محمودا يحمده أهل الجمع كلهم وقال معلى حدثنا وهيب عن النعمان بن راشد عن عبد الله بن مسلم أخي الزهري عن حمزة بن عبد الله أنه سمع ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم في المسألة۔

کہ ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی۔ فرمایا کہ قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب آجائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حالت میں حضرت آدم سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت موسیٰ سے، پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ۔۔۔ عبداللہ، لیث، ابن ابوجعفر سے روایت ہے کہ آپ شفاعت کریں گے کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ ہو یہاں تک کہ آپ شفاعت کا حلقہ تھام لیں گے۔ اس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا تاکہ تمام جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں ۔۔۔ معلی، وہیب، نعمان بن راشد، زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم، حمزہ بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کے متعلق روایت کی۔

باب ۹۳۵ قول الله تعالى لا يسألون الناس إلحافا وكم الغنى وقول النبي صلى الله عليه وسلم ولا يجد غنى يغنيه للفقراء الذين أحصروا في سبيل الله لا يستطيعون ضربا في الأرض يحسبهم الجاهل أغنياء من التعفف إلى قوله فإن الله به عليم۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال

نہیں کرتے، غنی کب شمار ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اتنا مال نہ ملے جو مستغنی کر دے۔ "ان فقراء کے لیے جو اللہ کی راہ میں روک دیے گئے ہیں، سوال سے بچنے کے باعث بے خبر انہیں مالدار سمجھتے ہیں ۔۔۔ تا علیم" (۲: ۲۷۳)۔

۱۳۸۳ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني محمد بن زياد قال سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس المسكين الذي ترده الأكلة والأكلتان ولكن المسكين الذي ليس له غنى ويستحيي ولا يسأل الناس إلحافا۔

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لیے پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو مالدار نہیں لیکن شرماتا ہے اور لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتا۔

۱۳۸۴ حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا إسمعيل بن علية قال حدثنا خالد الحذاء عن ابن أشوع عن الشعبي قال حدثني كاتب المغيرة بن شعبة قال كتب معاوية إلى المغيرة بن شعبة أن اكتب إلي بشيء سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم فكتب إليه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله كره لكم ثلاثا قيل وقال وإضاعة المال وكثرة السؤال۔

یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، خالد الحذاء، ابن اشوع، شعبی، کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے لکھا کہ میرے لیے ایسی چیز لکھیے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے ان کے لیے لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ بیکار گفتگو، مال ضائع کرنا اور ضرورت کے بغیر سوال کرنا۔

١٣٨٥ - حدثنا محمد بن غرير الزهري قال حدثنا يعقوب بن إبراهيم عن أبيه عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني عامر بن سعد عن أبيه قال أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم رهطا وأنا جالس فيهم قال فترك رسول الله صلى الله عليه وسلم منهم رجلا لم يعطه وهو أعجبهم إلي فقمت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فساررته فقلت ما لك عن فلان والله إني لأراه مؤمنا قال أو مسلما قال فسكت قليلا ثم غلبني ما أعلم فيه فقلت يا رسول الله ما لك عن فلان والله إني لأراه مؤمنا قال أو مسلما قال فسكت قليلا ثم غلبني ما أعلم فيه فقلت يا رسول الله ما لك عن فلان والله إني لأراه مؤمنا قال أو مسلما ثلاث مرات قال إني لأعطي الرجل وغيره أحب إلي منه خشية أن يكب في النار على وجهه وعن أبيه عن صالح عن إسمعيل بن محمد أنه قال سمعت أبي يحدث بهذا فقال في حديثه فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فجمع بين عنقي وكتفي ثم قال أقبل أي سعد إني لأعطي الرجل قال أبو عبد الله فكبكبوا قلبوا مكبا أكب الرجل إذا كان فعله غير واقع على أحد فإذا وقع الفعل قلت كبه الله لوجهه وكببته أنا قال أبو عبد الله صالح بن كيسان هو أكبر من الزهري وهو قد أدرك ابن عمر.

١٣٨٦ - حدثنا إسمعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المسكين الذي يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولكن المسكين الذي لا يجد غنى يغنيه ولا يفطن به فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس.

١٣٨٧ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث قال حدثنا أبي قال حدثنا الأعمش قال حدثنا أبو صالح عن

عامر بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور میں بھی اُن میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا۔ اور اُسے مال نہ دیا جب کہ وہ اُن میں سب سے اچھا تھا۔ میں اُٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آہستہ سے عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پر اس کا معلوم ہونا غالب آیا تو عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پر اس کا معلوم ہونا غلبہ کیا اور میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں تین مرتبہ۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں جب کہ دوسرا مجھے اُس سے محبوب ہوتا ہے، اس خدشہ کے تحت کہ مبادا وہ اوندھے منہ جہنم میں گر جائے ۔۔۔ ان کے والد ماجد صالح، اسماعیل بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا تو انہوں نے اپنی حدیث میں فرمایا، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مارا اور میری گردن اور کندھوں کے درمیان جمع کر کے فرمایا، سعد! آگے آؤ، میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا، فَكُبْكِبُوا اُلٹ دیے گئے مُكِبًّا یہ أَكَبَّ الرَّجُلُ سے ہے جب کہ اس کا فعل کسی پر واقع نہ ہو اور جب اس کا فعل کسی پر واقع ہو تو کہتے ہیں كَبَّهُ اللَّهُ لِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا ۔۔۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ صالح بن کیسان یہ زہری سے بڑے تھے اور انہوں نے حضرت ابن عمر کو پایا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے کہ ایک دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کی خاطر لوگوں کے پاس پھیرے لگاتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں کہ اُسے بے نیاز کر دے اور نہ اُس کا کسی کو علم ہو کہ اُسے خیرات دے اور نہ وہ کھڑا ہوتا ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی رسی لے اور پھر

أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأن يأخذ أحدكم حبله ثم يغدو أحسبه قال إلى الجبل فيحتطب فيبيع فيأكل ويتصدق خير من أن يسأل الناس۔

باب ٩٣٦ خرص التمر۔

١٣٨٨ - حدثنا سهل بن بكار قال حدثنا وهيب عن عمرو بن يحيى عن عباس الساعدي عن أبي حميد الساعدي قال غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك فلما جاء وادي القرى إذا امرأة في حديقة لها فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه اخرصوا وخرص رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة أوسق فقال لها أحصي ما يخرج منها فلما أتينا تبوك قال أما إنها ستهب الليلة ريح شديدة فلا يقومن أحد ومن كان معه بعير فليعقله فعقلناها وهبت ريح شديدة فقام رجل فألقته بجبل طيء وأهدى ملك أيلة للنبي صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردا وكتب له ببحرهم فلما أتى وادي القرى قال للمرأة كم جاءت حديقتك قالت عشرة أوسق خرص رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم إني متعجل إلى المدينة فمن أراد منكم أن يتعجل معي فليتعجل فلما قال ابن بكار كلمة معناها أشرف على المدينة قال هذه طابة فلما رأى أحدا قال هذا جبل يحبنا ونحبه ألا أخبركم بخير دور الأنصار قالوا بلى قال دور بني النجار ثم دور بني عبد الأشهل ثم دور بني ساعدة أو دور بني الحارث بن الخزرج وفي كل دور الأنصار يعني خيرا قال أبو عبد الله كل بستان عليه حائط فهو حديقة وما لم يكن عليه حائط لا يقال حديقة وقال سليمان بن بلال حدثني عمرو ثم دار بني الحارث بن الخزرج ثم بني ساعدة وقال سليمان عن سعد بن سعيد عن عمارة بن غزية

صبح کے وقت میرے خیال میں فرمایا۔ پہاڑ کی طرف جا کر لکڑیاں لائے انھیں بیچ کر کھائے اور صدقہ دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

کھجوروں کا اندازہ کرنا

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ تبوک کیا۔ جب ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس وسق کا اندازہ کیا۔ اس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں برآمد ہوں ان کا حساب رکھنا جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا۔ آج رات بہت سخت آندھی آئے گی لہٰذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کا گھٹنا باندھ دے۔ ہم نے وہ باندھ دئے اور سخت آندھی آئی ایک آدمی کھڑا ہوا تو اسے پہاڑ کے دامن میں پھینک دیا۔ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سفید خچر اور چادر بطور تحفہ بھیجی۔ آپ نے اس کا ملک اسی کے لیے لکھ دیا۔ جب وادی القریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا۔ تمہارے باغ سے کیا حاصل ہوا؟ عورت نے کہا۔ دس وسق کھجوریں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندازہ کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں، جو تم میں سے جلد چلنا چاہے تو میرے ساتھ چلے۔ ابن بکار نے ایک لفظ کہا جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا۔ فرمایا کہ وہ طابہ ہے۔ جب احد نظر آیا تو فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ کیا میں تمہیں بتا نہ دوں کہ انصار کے گھرانوں میں کونسا بہتر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں۔ فرمایا کہ بنی نجار کا گھرانا، پھر بنی عبدالاشہل کا گھرانا، پھر بنی ساعدہ کا گھرانا یا بنی حارث بن الخزرج کا گھرانا اور انصار کا ہر گھرانا بہتر ہے۔

امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ہر وہ باغ جس کے گرد دیوار ہو وہ "حدیقہ" ہے اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اسے حدیقہ نہیں کہا جاتا ——— سلیمان بن بلال نے عمرو سے روایت کی۔ بنی حارث بن خزرج کا گھرانا پھر بنی ساعدہ ——— سلیمان، سعد بن سعید، عمارہ بن غزیہ، عباس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے

عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

باب ۹۳۷ الْعُشْرُ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْأَوَّلِ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَبَيَّنَ فِي هٰذَا وَوَقَّتَ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبَتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلَّى فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ۔

باب ۹۳۸ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ۔

باب ۹۳۹ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ هٰذَا بِتَمْرِهِ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ

ہیں۔

بارانی اور نہری فصل میں عشر ہے۔ عمر بن عبد العزیز کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس فصل کو آسمان یا چشمے سیراب کریں یا خود بخود سیراب ہو اس میں عشر ہے اور جس کو کنوئیں سے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ پہلے حصے کی تفسیر ہے کیونکہ حدیث ابن عمر میں ہے کہ جس کو آسمان سیراب کرے تو دسواں اور اس میں تعیین اور وضاحت کی گئی ہے اور ایسی زیادتی مقبول ہے اور حدیث مفسر حدیث مبہم کا فیصلہ کرتی ہے جب کہ اسے ثقات نے روایت کیا ہو جیسے حضرت فضل بن عباس نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی اور حضرت بلال نے فرمایا کہ پڑھی تو حضرت بلال کے قول کو لے لیا اور حضرت فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں

مسدد، یحییٰ، امام مالک، محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابو صعصعہ ان کے والد ماجد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، غلہ پانچ وسق سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں، اونٹ پانچ سے کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں اور چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

کھجوروں کے توڑتے وقت ان کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچے لے سکتا ہے؟

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کھجوریں اتارنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی لائی جاتیں۔ کبھی کوئی لاتا کہ یہ اس کی کھجوریں ہیں اور کبھی کوئی کہ یہ اس کی ہیں، یہاں تک کہ آپ کے پاس ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین ان کھجوروں سے کھیلا کرتے، ان میں سے ایک نے کھجور اٹھا کر

والحسين يلعبان بذلك التمر فأخذ أحدهما تمرة فجعله في فيه فنظر إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخرجها من فيه فقال أما علمت أن آل محمد لا يأكلون الصدقة.

منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھ لیا اور اُس کے منہ سے نکلوادی اور فرمایا ۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ آلِ محمد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے ۔

باب ۹۳۰ من باع ثماره أو نخله أو أرضه أو زرعه وقد وجب فيه العشر أو الصدقة فأدى الزكوة من غيره أو باع ثماره ولم تجب فيه الصدقة وقول النبي صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الثمرة حتى يبدو صلاحها فلم يحظر البيع بعد الصلاح على أحد ولم يخص من وجبت عليه الزكوة ممن لم تجب.

جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل بیچی اور اُس پر عُشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوٰۃ ادا کرے یا اُس کے پھل بیچے اور اُن پر زکوٰۃ نہیں تھی ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ پھل نہ بیچو جب تک اُن کا کارآمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے جب کارآمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب کارآمد ہونا ظاہر ہو جائے تو فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ تخصیص نہیں ہے کہ اُس پر زکوٰۃ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔

۱۳۹۲ - حدثنا حجاج قال حدثنا شعبة قال أخبرني عبد الله بن دينار قال سمعت ابن عمر يقول نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها وكان إذا سئل عن صلاحها قال حتى تذهب عاهته.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اُن سے نفع بخش ہونے کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے کہ جب خطرہ ٹل جائے ۔

۱۳۹۳ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال حدثني الليث قال حدثني خالد بن يزيد عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها.

عبد اللہ بن یوسف، لیث، خالد بن یزید، عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر ہو جائے ۔

۱۳۹۴ - حدثنا قتيبة عن مالك عن حميد عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى تزهي قال حتى تحمار.

قتیبہ، امام مالک، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پک جائیں یعنی سرخ ہو جائیں ۔

باب ۹۳۱ هل يشتري صدقته ولا بأس أن يشتري صدقة غيره لأن النبي صلى الله عليه وسلم إنما نهى المتصدق خاصة عن الشراء ولم ينه غيره.

کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟ دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں ۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُتصدق کو خاص اُسی کے خریدنے سے منع کیا اور دوسروں سے منع نہیں فرمایا ۔

۱۳۹۵ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سالم أن عبد الله بن عمر كان يحدث أن عمر بن الخطاب تصدق بفرس

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں خیرات کیا ۔ پھر اُسے بکتا ہوا پایا تو اُسے خریدنے کا ارادہ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً۔

١٣٩٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

باب ٩٢٢ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ۔

١٣٩٧۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

باب ٩٢٣ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٣٩٨۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔

١٣٩٩۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ

کیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اُس کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ۔ اسی لیے حضرت ابن عمر جب کوئی صدقہ کی ہوئی چیز خرید بیٹھتے تو اُسے بطور صدقہ دے دیتے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا، میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑا دیا تھا اُس نے وہ ناکارہ کر دیا میں نے اُسے خریدنے کا ارادہ کیا اور میرا خیال تھا کہ اُسے خریدنے کی اجازت ہوگی میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا، اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ملے کیونکہ اپنے صدقہ کو لوٹانے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹنے والا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم؟

محمد بن زیاد نے سُنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تھو تھو۔ تاکہ اُسے نکال دیں۔ پھر فرمایا، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

ازواجِ مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا۔

عُبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مُردہ بکری دیکھی جو حضرت میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا! لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مُردار ہے۔ فرمایا کہ اس کو کھانا ہی حرام کیا گیا ہے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اُس کے مالکوں نے شرط رکھی

أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ۔

بَاب ٩٤٤ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ۔

١٤٠٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

١٤٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ٩٤٥ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا۔

١٤٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

کروا لو اُن کے لیے ہو گی۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اُسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور گوشت پیش کیا گیا تو میں عرض گزار ہوئی۔ یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے۔

علی بن عبد اللہ، یزید بن زریع، خالد، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر وہی گوشت جو نسیبہ نے ہمارے لیے بھیجا، اُس بکری سے جو اُسے بطور صدقہ دی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا جو بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ وہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے —— ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں۔

ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا جب کہ انہیں یمن کی طرف بھیجا۔ عنقریب تمہارے سامنے اہلِ کتاب کی قوم آئے گی جب تم اُن کے پاس پہنچو تو اُنہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو اُنہیں بتانا کہ دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو اُنہیں بتانا کہ اُن پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے جو اُن کے امیروں سے لے کر اُن کے غریبوں

فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ.

کردی جائے گی، اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو اُن کے مالوں میں سے چھانٹ کر عمدہ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

ف: کسی کمزور پر ظلم کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر مسلط کرنے کا مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت ناراض ہوتا ہے کہ اس کے غریب، کمزور اور بے سہارا بندوں کو تنگ کیا جائے اور اس شخص سے بہت خوش ہوتا ہے جو غریبوں، کمزوروں اور بے سہارا بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کمزور اور مظلوم بندوں کی پکار کو بہت جلد سنتا ہے اور اُن نیک دل لوگوں کا مددگار بن جاتا ہے جو اس کے غریب اور نادار بندوں کی مدد کرنا اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

باب ۹۴۶ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ.

امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا، ارشادِ خداوندی ہے کہ اُن کے مالوں میں سے صدقے کر انہیں پاک صاف بناؤ اور اُن کے لیے دعا کرو۔۔۔ (۹-۱۰۳)

١٤٠٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے: اے اللہ آلِ فلاں پر رحم فرما۔ میرے والد ماجد بھی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا: اے اللہ! آلِ ابی اوفیٰ پر رحم فرما۔

باب ۹۴۷ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ وَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

جو مال سمندر سے نکالا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ عنبر رکاز نہیں بلکہ اُسے سمندر پھینکتا ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکاز میں خمس مقرر فرمایا ہے، اس میں نہیں جو چیز پانی میں پائی جائے۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے کسی فرد نے بنی اسرائیل کے دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض لیے۔ وہ لے کر سمندر کی طرف گیا لیکن کشتی نہ ملی۔ اُس نے ایک لکڑی لی، اُس میں جگہ بنائی اور ہزار دینار اُس میں داخل کر کے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی۔ پس وہ شخص باہر نکلا جس نے قرض دیا تھا اور اس لکڑی کو ایندھن کے لیے گھر والوں کے پاس لے گیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب چیرا تو مال مل گیا۔

ففیہما نشرہا وجد المال۔

باب ۹۴۷ فی الرکاز الخمس وقال مالک وابن ادریس الرکاز دفن الجاہلیۃ فی قلیلہ وکثیرہ الخمس ولیس المعدن برکاز وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المعدن جبار وفی الرکاز الخمس واخذ عمر بن عبد العزیز من المعادن من کل مائتین خمسۃ وقال الحسن ما کان من رکاز فی ارض الحرب ففیہ الخمس وما کان من ارض السلم ففیہ الزکوٰۃ وان وجدت لقطۃ فی ارض العدو فعرفہا فان کانت من العدو ففیہا الخمس وقال بعض الناس المعدن رکاز مثل دفن الجاہلیۃ لانہ یقال ارکز المعدن اذا اخرج منہ شیء قیل لہ فقد یقال لمن وہب لہ الشیء او ربح ربحا کثیرا او کثر ثمرہ ارکزت ثم ناقض وقال لا باس ان یکتمہ ولا یؤدی الخمس۔

رکاز میں سے خمس دینا۔ امام مالک اور ابن ادریس نے فرمایا کہ رکاز جاہلیت کا خزانہ تھا، قلیل ہو یا کثیر اُس میں خمس ہے۔ معدنیات رکاز نہیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان میں دب جانے والے کا تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے معدنیات ہر دو سو پر پانچ لے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ جو رکاز دارالحرب میں ہو اُس میں خمس ہے اور جو دارالاسلام میں ہو اُس پر زکوٰۃ ہے۔ اگر دشمن کے علاقے میں کوئی گری پڑی چیز ملے تو اُسے پہچانا جائے، اگر دشمن کی ہے تو اُس میں خمس ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ معدنیات رکاز ہیں جاہلیت کے دفینے کی طرح۔ کیونکہ اَرْکَزَ الْمَعْدِنُ کہا جاتا ہے جب اُس سے کوئی چیز نکالی جائے۔ جس کے لیے کوئی چیز دے دی جائے یا بہت ہی زیادہ نفع ہو یا پھل بڑھ جائے تو اَرْکَزْتَ کہتے ہیں۔ پھر خود اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے چھپانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور خمس نہ دے۔

۱۴۰۴۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن ابن المسیب وعن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العجماء جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چوپایہ کے روندے ہوئے، کنوئیں میں گر کر مرے ہوئے اور کان میں دب کر مرے ہوئے کا کوئی تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے۔

باب ۹۴۹ قول اللہ تعالیٰ والعاملین علیہا ومحاسبۃ المصدقین مع الامام۔

ارشادِ خداوندی ہے: اور اُس پر کام کرنے والے اور مصدقوں سے امام کے ساتھ حساب لینا۔

۱۴۰۵۔ حدثنا یوسف بن موسیٰ قال حدثنا ابو اسامۃ قال حدثنا ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن ابی حمید الساعدی قال استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الاسد علی صدقات بنی سلیم یدعی ابن اللتبیۃ فلما جاء حاسبہ۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابو حُمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک آدمی کو بنی سُلیم کے صدقات پر عامل بنایا جس کو ابن لُتبیہ کہا جاتا تھا، جب وہ آیا تو آپ نے اُس سے حساب لیا۔

باب ۹۵۰ استعمال ابل الصدقۃ والبانہا لابناء السبیل۔

زکوٰۃ کے اُونٹوں اور اُن کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا۔

۱۴۰۶۔ حدثنا مسدد قال حدثنا یحییٰ عن شعبۃ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عُرینہ کے لوگوں کو

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّونَ الْحِجَارَةَ تَابَعَهُ أَبُو قِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ۔

مدینہ منورہ کی ہوا راس نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں اور وہاں اُن کا دودھ اور پیشاب پئیں انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیجے جو انہیں لے کر آئے پس اُن کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے اور اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں پتھریلی زمین میں ڈال دیا جہاں وہ پتھر چباتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابوقلابہ اور ثابت اور حمید نے حضرت انس سے۔

بَاب ۹۵۱ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ۔

حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغنا۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ۔

ابراہیم بن منذر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں صبح کے وقت عبداللہ بن ابوطلحہ کی تحنیک کروانے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے کا آلہ تھا جس سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب ۹۵۲ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً۔

صدقہ فطر کا فرض ہونا۔ ابوالعالیہ، عطاء اور ابن سیرین نے صدقہ فطر کو فرض شمار کیا ہے۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

یحییٰ بن محمد بن السکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے اور حکم فرمایا کہ اسے لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔

بَاب ۹۵۳ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

صدقہ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

بَاب ۹۵۴ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ.

۱۴۱۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

بَاب ۹۵۵ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ.

۱۴۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ.

بَاب ۹۵۶ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

۱۴۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ.

بَاب ۹۵۷ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ.

۱۴۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر آزاد اور غلام، مرد اور عورت مسلمان پر فرض فرمائی ہے۔

صدقۂ فطر ایک صاع جو ہیں

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم صدقۂ فطر میں ایک صاع جو کھانے کو دیا کرتے تھے۔

صدقۂ فطر میں ایک صاع کھانا ہے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابو سرح عامری سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش میں سے۔

صدقۂ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کے لیے حکم دیا کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو دیے جائیں۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کی جگہ دو مد گندم مقرر کر لی۔

ایک صاع کشمش

عبداللہ بن منیر، یزید بن ابو حکیم عدنی، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابو سرح سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک صاع کھانا یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا دور آیا اور گندم کی درآمد شروع ہوئی تو انھوں نے فرمایا، میرے خیال میں اس کا ایک مد دوسری اجناس کے دو

السَّمْرَاءَ فَقَالَ أُرَى مُدًّا مِنْ هَذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ۔

مُدّوں کے برابر ہے۔

باب ۹۵۸ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيدِ۔

صدقہ فطر نمازِ عید سے پہلے دینا

۱۴۱۴ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

آدم، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کو لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے دینے کا حکم فرمایا۔

۱۴۱۵ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ۔

معاذ بن فضالہ، ابو عمر حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں عید الفطر کے روز ایک صاع کھانا نکالا کرتے تھے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ ہماری خوراک میں جو، کشمش، پنیر اور کھجوریں ہوا کرتی تھیں۔

باب ۹۵۹ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكَّى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكَّى فِي الْفِطْرِ۔

صدقہ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے ۔ زہری کا قول ہے جو غلام تجارت کے لیے ہوں اُن کی زکوٰۃ دی جائے اور اُن کی طرف سے صدقہ فطر دیا جائے۔

۱۴۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيرًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بَنِيَّ يَعْنِي بَنِي نَافِعٍ قَالَ كَانُوا يُعْطُونَ لِيُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَاءِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر یا صدقہ رمضان فرض کیا ہر مرد اور عورت، آزاد و غلام پر کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو۔ لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر کھجوریں دیا کرتے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کھجوروں کے قحط میں مبتلا ہو گئے تو جَو دے۔ اور حضرت ابن عمر ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیا کرتے یہاں تک کہ میرے (نافع کے) بیٹے کی طرف سے بھی۔ اور حضرت ابن عمر اُن لوگوں کو دیتے جو قبول کر لیا کرتے اور عید الفطر سے ایک دو روز پہلے دے دیا کرتے تھے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ بنی سے مراد نافع کا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ لوگ جمع کرنے کے لیے دیتے تھے نہ کہ فقراء کو۔

باب ۹۶۰ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ قَالَ أَبُو عَمْرٍو وَرَأَى عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَعَائِشَةُ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ أَنْ يُزَكَّى مَالُ الْيَتِيمِ

صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے پر ہے ۔ ابو عمرو نے فرمایا کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر، حضرت عائشہ، طاؤس، عطاء اور ابن سیرین کے نزدیک یتیم کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔ زہری نے

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكَّى مَالُ الْمَجْنُونِ.

١٤١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

بَابُ ٩٦١ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ.

١٤١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

بَابُ ٩٦٢ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ.

١٤١٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي قَائِمَةً.

فرمایا کہ دیوانے کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر فرض فرمایا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حج کا بیان

حج کا وجوب اور اس کی فضیلت۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو راستے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو ناشکری کرے تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے (۳: ۹۷)

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بیٹھے ہوئے تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی۔ فضل اُسے دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے والدِ محترم بہت بوڑھے ہو گئے اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں۔ اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے، تمہارے پاس لوگ پیدل آئیں گے اور دُبلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر جو دُور دراز راستوں سے پہنچیں گی تاکہ اپنے فائدے کے لیے حاضر ہوں (۲۲: ۲۷) فجاجاً کشادہ راستے۔

احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور آپ احرام اُس وقت باندھتے جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی۔

۱۴۲۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ إِهْلَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ أَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِي حَدِيثَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى.

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احرام باندھنا اس وقت ہوتا جب آپ کی سواری سیدھی ہو جاتی ــــ روایت کیا اسے حضرت انس اور حضرت ابن عباس نے یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو۔

بَابٌ ۹۶۳ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا وَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ.

کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا۔ ابان، مالک بن دینار، قاسم بن محمد حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن کو بھیجا تو انھوں نے انھیں کجاوے میں بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروایا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ حج کے لیے کجاوے تیار رکھو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے ـــ محمد بن ابی بکر، یزید بن زریع، عزرہ بن ثابت، ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے فرمایا کہ حضرت انس نے کجاوے میں بیٹھ کر حج کیا حالانکہ وہ بخیل نہیں تھے اور بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کجاوے پر حج کیا اور اسی میں سامان بھی تھا۔

۱۴۲۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ اذْهَبْ بِأُخْتِكَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَأَحْقَبَهَا عَلَى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! آپ حضرات نے عمرہ کر لیا لیکن میں نے عمرہ نہیں کیا۔ فرمایا، اے عبدالرحمٰن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ انھوں نے اونٹنی پر انھیں پیچھے بٹھا کر عمرہ کروایا۔

بَابٌ ۹۶۴ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ.

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ.

حج مبرور کی فضیلت

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی، پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ برائیوں سے پاک حج۔

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُورٌ۔

عبد الرحمن بن مبارک، خالد، حبیب بن ابی عمرہ، عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم بھی جہاد کیا کریں؟ فرمایا کہ افضل جہاد برائیوں سے پاک حج ہے۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

آدم، شعبہ، سیار ابو الحکم، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو رضائے الٰہی کے لیے حج کرے جس میں نہ کوئی بیہودہ بات ہو اور نہ کسی گناہ کا ارتکاب۔ وہ ایسے لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

بَابٌ ۹۶۵ فَرْضِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ۔

فرض حج اور عمرہ کے اوقات

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَأَلْتُهُ مِنْ أَيْنَ يَجُوزُ أَنْ أَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ۔

مالک بن اسماعیل، زہیر، زید بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے جہاں کہ خیمہ اور قنات تھیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ عمرہ کا احرام کہاں سے باندھنا جائز ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ نجد کے لیے قرن سے، اہلِ مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ سے اور اہلِ شام کے لیے جحفہ سے مقرر فرمایا ہے۔

بَابٌ ۹۶۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ زادِ راہ لے لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اہلِ یمن حج کرتے تو زادِ راہ ساتھ نہیں رکھا کرتے تھے اور کہتے کہ ہم توکل کرنے والے ہیں۔ جب وہ مکہ مکرمہ آتے تو لوگوں سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ اور زادِ راہ لیا کرو اور سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے (۲: ۱۹۷) روایت کیا ہے ابن عیینہ، عمرو نے عکرمہ سے مرسلاً۔

بَابٌ ۹۶۷ مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

اہلِ مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ۔

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ

ابن طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ، اہلِ شام کے لیے جحفہ، اہلِ نجد کے لیے قرن المنازل، اہلِ یمن کے لیے یلملم مقرر فرمایا کہ یہ اُن کے میقات ہیں اور اُن کے بھی جو دوسری

وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

جگہ سے حج اور عمرہ کا ارادہ کر کے آئیں اور جو ان کے اندر رہنے والا ہے تو وہ جہاں سے چلا ہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والا مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھے۔

بَابُ ۹۶۸ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يُهِلُّوا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

اہلِ مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔

۱۴۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرن سے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

بَابُ ۹۶۹ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّامِ۔

اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ

۱۴۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا۔ یہ ان کے لیے ہیں اور جو دوسری جگہوں سے حج اور عمرہ کے ارادے سے آئے ہیں جو وہاں کے رہنے والے نہیں اور جو وہیں رہتے ہیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ کریں تو اپنے گھر سے احرام باندھیں اور اسی طرح اہل مکہ بھی مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

بَابُ ۹۷۰ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ۔

اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ

۱۴۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ

علی، سفیان، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے — احمد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کا میقات مہیعہ یعنی جحفہ اور اہل نجد کا قرن۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، لوگوں کا گمان ہے جب کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور اہل یمن کا میقات یلملم ہے۔

وَلَمْ أَسْمَعْهُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔

باب ۹۷۱ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيتِ۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا۔

باب ۹۷۲ مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

باب ۹۷۳ ذَاتُ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هَذَانِ الْمِصْرَانِ أَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ۔

باب ۹۷۴ الصَّلَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

مواقیت کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن۔ یہ ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے جو حج اور عمرہ کے ارادے سے یہاں سے گزریں اور جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہیں وہ اپنے گھر سے یہاں تک کہ اہل مکہ اپنے مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ

عبداللہ بن طاؤس کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ ان کے لیے ہیں اور ان دوسرے مقامات کے رہنے والوں کے لیے جو حج اور عمرہ کے ارادے سے یہاں سے گزریں گے اور جو ان میں رہنے والے ہیں وہ اپنے گھروں سے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے۔

اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ دونوں شہر فتح ہو گئے تو لوگ حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ اے امیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل نجد کے قرن کو میقات مقرر فرمایا جو ہمارے راستے سے بہت دور ہے اگر ہم قرن جانے کا ارادہ کریں تو ہمارے لیے دشوار ہے۔ فرمایا کہ اپنے راستے کی جگہ دیکھو۔ پس ذات عرق ان کا میقات مقرر ہوا۔

ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر پتھریلی زمین میں اپنی اونٹنی بٹھائی اور نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

باب ۹۷۵ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے گزرنا۔

۱۴۳۵ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ.

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے نکلتے اور معرس کے راستے سے داخل ہوا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں، وادی کے درمیان اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

باب ۹۷۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔

۱۴۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ.

حمیدی، ولید اور بشر بن بکر تنیسی، اوزاعی، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے وادیٔ عقیق کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمائیے کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

۱۴۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رُئِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ.

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معرس یا ذوالحلیفہ یعنی وادی کے وسط میں تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں اور سالم نے ہمارے ساتھ تلاش کر کے اسی جگہ اونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قصداً بٹھایا کرتے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ تھی اور یہ اس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے درمیان میں ہے، یہ ان کے اور راستے کے درمیان ہے۔

باب ۹۷۷ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ.

کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا

۱۴۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي النَّبِيَّ

صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دکھانا جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم حين يوحى إليه قال فبينما النبي صلى الله عليه وسلم بالجعرانة ومعه نفر من أصحابه جاءه رجل فقال يا رسول الله كيف ترى في رجل أحرم بعمرة وهو متضمخ بطيب فسكت النبي صلی اللہ علیہ وسلم ساعة فجاءه الوحي فأشار عمر إلى يعلى فجاء يعلى وعلى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثوب قد أظل به فأدخل رأسه فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم محمر الوجه وهو يغط ثم سري عنه فقال أين الذي سأل عن العمرة فأتي برجل فقال اغسل الطيب الذي بك ثلاث مرات وانزع عنك الجبة واصنع في عمرتك كما تصنع في حجتك فقلت لعطاء أراد الإنقاء حين أمره أن يغسل ثلاث مرات فقال نعم۔

کے مقام پر تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت تھی تو ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا ہو اور وہ خوشبو میں لبا ہوا ہو؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر وحی آگئی تو حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارہ کیا۔ حضرت یعلیٰ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور خراٹے لے رہے تھے۔ پھر یہ حالت جاتی رہی تو فرمایا، عمرے کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ ایک آدمی کو لایا گیا تو فرمایا، خوشبو کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور جبہ اپنے جسم سے اتار دو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔ میں نے عطاء سے کہا آپ کا مقصد صفائی ہوگی جو تین مرتبہ دھونے کے لیے فرمایا؟ انہوں نے فرمایا۔ ہاں۔

باب ۸۷۹ الطيب عند الإحرام وما يلبس إذا أراد أن يحرم ويترجل ويدهن وقال ابن عباس يشم المحرم الريحان وينظر في المرآة ويتداوى بما يأكل الزيت والسمن وقال عطاء يتختم ويلبس الهميان وطاف ابن عمر وهو محرم وقد حزم على بطنه بثوب ولم تر عائشة بالتبان بأسا قال أبو عبد الله يعني للذين يرحلون هودجها۔

احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہنے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے، روغن زیتون اور گھی وغیرہ کھانے والی چیزوں کو دوائی کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ عطاء نے کہا کہ وہ انگوٹھی پہن سکے اور ہمیانی باندھ سکے۔ حضرت ابن عمر نے حالتِ احرام میں طواف کیا اور پیٹ کو کپڑے سے باندھا ہوا تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جانگیہ میں مضائقہ نہیں سمجھتی تھیں۔ امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں یعنی ان لوگوں کے لیے جو ان کے ہودے کستے ہیں۔

١٤٣٩ - حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن منصور عن سعيد بن جبير قال كان ابن عمر يدهن بالزيت فذكرته لإبراهيم فقال ما تصنع بقوله حدثني الأسود عن عائشة قالت كأني أنظر إلى وبيص الطيب في مفارق رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وهو محرم۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر روغن زیتون لگایا کرتے۔ میں نے ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ ان کے قول کا کیا بنا گے جب کہ اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، گویا میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالتِ احرام میں تھے۔

١٤٤٠ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم لإحرامه حين يحرم ولحله قبل أن يطوف بالبيت۔

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے لیے میں خوشبو لگایا کرتی تھی جب کہ آپ احرام باندھتے تھے اور کھولتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے۔

باب ۹۷۹ - مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا۔

۱۴۴۱ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

جو بالوں کو جما کر احرام باندھے

اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کہتے ہوئے بالوں کو جما کر، تلبیہ کہہ رہے تھے۔

باب ۹۸۰ - الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

۱۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک تلبیہ کہنا

علی بن عبداللہ، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے ـــــ عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لبیک کہنا مگر مسجد کے پاس سے یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے۔

باب ۹۸۱ - مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ۔

۱۴۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَلَا يَتَرَجَّلُ وَلَا يَحُكُّ جَسَدَهُ وَيُلْقِي الْقَمْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْأَرْضِ۔

احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قمیض، عمامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنے۔ ہاں اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو ـــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ احرام والا اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے، اپنے جسم کو کھجائے اور جوئیں اپنے سر اور جسم سے نکال کر زمین پر ڈال دے۔

باب ۹۸۲ - الرُّكُوبِ وَالْاِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ۔

۱۴۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا

عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس ایلی، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے عرفات سے مزدلفہ تک حضرت اسامہ بیٹھے پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بیٹھے۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر تلبیہ لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

باب ۹۸۳ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَتَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبْدِلَ ثِيَابَهُ.

۱۴۳۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ أَنْ تُلْبَسَ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ.

باب ۹۸۴ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟
حضرت عائشہ نے حالت احرام میں رنگا ہوا کپڑا پہنا اور فرمایا کہ عورتیں نقاب نہ ڈالیں اور برقعہ نہ پہنیں اور نہ ایسا کپڑا پہنیں جو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں رنگے ہوئے کپڑے کو خوشبو نہیں سمجھتا۔ حضرت عائشہ نے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزوں میں عورت کے لیے مضائقہ نہیں سمجھا۔ ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے تبدیل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینہ منورہ سے کنگھی کرکے، تیل لگا کر نیز ازار اور چادر پہن کر روانہ ہوئے۔ آپ نے چادر اور ازار پہننے سے منع نہیں فرمایا مگر جو کپڑا اس طرح زعفران سے رنگا ہوا ہو کہ زعفران جسم پر جھڑے۔ صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ بیداء کی طرف سیدھی ہو گئی تو آپ نے اور آپ کے اصحاب نے تلبیہ کہا اور اپنے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب ذی قعدہ میں پانچ دن باقی تھے۔ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا تھا اس لیے احرام نہیں کھولا۔ پھر مکہ مکرمہ میں حجون کے پاس اترے اور آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور طواف کے بعد آپ کعبے کے نزدیک نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹے اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کریں پھر اپنے سر کے بال کتروا لیں اور احرام کھول دیں۔ یہ اس کے لیے تھا۔ جس نے قربانی کے جانور کو قلادہ نہیں پہنایا تھا، لہٰذا جس کے ساتھ اس کی بیوی ہو تو وہ اس کے لیے حلال ہے نیز خوشبو اور کپڑے بھی۔

جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابن المنکدر سے روایت

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ۔

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ۔

باب ۹۸۵ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ۔

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا۔

باب ۹۸۶ التَّلْبِيَةِ۔

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ۔

باب ۹۸۸ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ

ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں چار اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے ذوالحلیفہ میں رات گزاری اور صبح کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی ہو گئی تو تلبیہ کہا۔

ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ فرمایا کہ آپ نے میرے خیال میں صبح تک وہیں رات گزاری۔

لبیک کہتے وقت آواز اونچی کرنا

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے دونوں میں لوگوں کو خوب بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے سنا۔

لبیک کہنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا، میں تیرے لیے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لیے حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے لیے حاضر ہوں بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیرے لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے بھی خوب معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کس طرح کہتے تھے۔ میں تیرے لیے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لیے حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، بے شک تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے۔ متابعت کی اس کی ابو معاویہ نے اعمش سے شعبہ، سلیمان، خیثمہ، ابو عطیہ نے اسے حضرت عائشہ سے سنا۔

احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح

هٰذَا الرُّكُوبُ عَلَى الْبَدَنَةِ۔

اور تکبیر کہنا۔

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے ساتھ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صبح تک وہاں رات گزاری۔ جب سوار ہو گئے اور وہ بیداء پر سیدھی ہو گئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ کہا پھر حج اور عمرہ کا تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی۔ جب پہنچ گئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے آٹھویں ذوالحجہ کا احرام باندھ لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں سینگوں والے دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ بعض نے ایوب سے ایک آدمی کا حضرت انس سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۹۸۸ مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

جو اس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے۔

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً۔

ابو عاصم، ابن جریج، صالح بن کیسان، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی۔

بَابُ ۹۸۹ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَ

قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا۔

قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى بِالْغَدَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتّٰى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتّٰى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتّٰى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ تَابَعَهُ إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغُسْلِ۔

ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو سواری کا حکم فرماتے۔ سواری تیار کر دی جاتی تو اس پر سوار ہو جاتے جب سیدھی ہو جاتی تو قبلہ رو کھڑے ہو کر تلبیہ شروع کر دیتے یہاں تک کہ حرم میں پہنچ جاتے پھر رک جاتے اور جب ذی طویٰ میں ہوتے تو وہیں رات گزارتے اور صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ متابعت کی اس کی اسماعیل نے ایوب سے غسل کے بارے میں۔

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ

سلیمان بن داؤد ابو الربیع، فلیح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر

حدثنا فليح عن نافع قال كان ابن عمر اذا اراد الخروج الى مكة ادهن بدهن ليس له رائحة طيبة ثم يأتي مسجد ذي الحليفة فيصلي ثم يركب فاذا استوت به راحلته قائمة احرم ثم قال هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يفعل۔

باب ٩٩ التلبية اذا انحدر الوادي۔

١٣٥٤ حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا ابن عدي عن ابن عون عن مجاهد قال كنا عند ابن عباس فذكروا الدجال انه قال مكتوب بين عينيه كافر فقال ابن عباس لم اسمعه ولكنه قال اما موسى كاني انظر اليه اذا انحدر في الوادي يلبي۔

باب ٩٩ كيف تهل الحائض والنفساء اهل تكلم به واستهللنا واهللنا الهلال كله من الظهور واستهل المطر خرج من السحاب وما اهل لغير الله به وهو من استهلال الصبي۔

١٣٥٥ حدثنا عبد الله بن مسلمة قال اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فاهللنا بعمرة ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم من كان معه هدي فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا فقدمت مكة وانا حائض ولم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انقضي راسك وامتشطي واهلي بالحج ودعي العمرة ففعلت فلما قضينا الحج ارسلني النبي صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الى التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك قالت فطاف الذين كانوا اهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من

رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلنے کا ارادہ کرتے تو تیل لگاتے جس میں مہک دار خوشبو نہ ہوتی۔ پھر مسجد ذوالحلیفہ میں آتے اور نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے اور جب سواری سیدھی ہو جاتی تو کھڑے ہو کر احرام باندھتے پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

وادی میں اُترتے وقت تلبیہ کہنا۔

مجاہد سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے نہیں سُنا لیکن آپ نے فرمایا۔ رہے حضرت موسیٰ تو جب وادی میں اترتے ہیں تو گویا میں انھیں تلبیہ کہتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں۔ اَھَلَّ گفتگو کرنا۔ اِسْتَھْلَلْنَا، اَھْلَلْنَا اور اَلْھِلَالَ سب سے مراد ظاہر ہونا ہے۔ اِسْتَھَلَّ الْمَطَرُ سے مراد ہے بادل سے نکلا اور اُھِلَّ لِغَیْرِ اللہِ بِہٖ یہ اِسْتِھْلَالِ الصَّبِیِّ سے ماخوذ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھے پھر احرام نہ کھولے مگر جب دونوں سے فارغ ہو جائے۔ جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو حیض شروع ہو گیا اور میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو فرمایا، اپنا سر کھول دو اور کنگھی کر لو نیز حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے یہی کیا جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا مقام ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ انھوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور جنھوں نے حج و عمرہ دونوں کو

مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

باب ٩٩٢ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٣٥٦ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ۔

١٣٥٧ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ۔

١٣٥٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ فَقُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

جمع کیا تھا انھوں نے ایک ہی طواف کیا۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہو۔ اور سراقہ کے قول کا ذکر کیا — محمد بن بکر نے ابن جریج سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے علی! کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ فرمایا تو تم قربانی دو اور اسی طرح احرام کیا رہو جیسے اب ہو۔

حسن بن علی الخلال الہذلی، عبد الصمد، سلیم بن حیان، مروان الاصفر سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت علی یمن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا۔ اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کے پاس یمن میں بھیجا۔ میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ بطحا میں تھے۔ فرمایا۔ کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ جس چیز کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس ہدی ہے؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ تو آپ نے مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے احرام کھول دیا۔ میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے کنگھی کر دی اور میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر کا دور آیا تو فرمایا۔ اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے ارشاد ربانی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اور اگر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو ہدی کا نحر کرنے تک آپ نے احرام نہیں کھولا۔

باب ۹۹۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ كَرْمَانَ.

۱۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقٰسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَّكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ يَا هَنْتَاهُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضِيْرُكِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجِّكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِيْ حَجَّتِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًى فَاَفَضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهٗ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اُخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هٰهُنَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهٗ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ بِالرَّحِيْلِ فِيْ

ارشادِ خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں، جو ان میں حج کرے تو حج میں بیہودہ بات، نافرمانی اور جھگڑا نہ کرے۔ تم سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ یہ لوگوں کے وقت معلوم کرنے اور حج کے لیے ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذو الحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج نہ کرے مگر حج کے مہینوں میں اور حضرت عثمان یہ ناپسند فرماتے کہ کوئی خراسان یا کرمان سے احرام باندھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کے دن راتوں میں نکلے ہم سرف کے مقام پر اترے تو آپ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تم میں سے جس کے پاس ہدی نہیں ہے اور وہ اسے عمرہ بنانا چاہے تو ایسا کرے اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔ آپ کے اصحاب میں سے بعض نے کیا اور بعض نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے بعض لوگ طاقت رکھتے تھے اور ان کے پاس قربانی کے جانور تھے لہٰذا وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، فرمایا، اری بھولی! کیوں روتی ہو؟ عرض گزار ہوئی کہ آپ نے اپنے اصحاب سے جو فرمایا وہ میں نے سنا لیکن میں عمرہ نہیں کر سکتی۔ فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نماز نہیں پڑھتی۔ فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے تم بھی حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو۔ تمہارے لیے بھی اللہ نے وہی لکھا ہے جو ان کے لیے لکھا، لہٰذا تم حج کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں چیزیں نصیب کر دے۔ ہم اپنے حج کے سلسلے میں منیٰ پہنچے تو میں پاک ہو گئی۔ پھر میں منیٰ سے نکلی تو میں نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی اور آپ محصب میں ٹھہرے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اترے تو آپ نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکر کو بلا کر فرمایا، اپنی بہن کو حرم سے لے جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھے، پھر فارغ ہو کر دونوں یہاں آ جائیں، تمہارے آنے کا انتظار کروں گا۔

پس ہم نکلے اور جب میں اور وہ طواف سے فارغ ہوئے تو میں صبح کے وقت حاضر بارگاہ ہو گئی۔ فرمایا، کیا تم فارغ ہو گئے؟ عرض گزار ہوئی ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب کو کوچ کا حکم فرمایا۔ پس لوگ مدینہ منورہ کی طرف

أَصْحَابِهِ فَأَحَلَّ النَّاسُ فَمَنْ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ يَضِيرُ مِنْ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا وَيُقَالُ ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا أَوْ ضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا.

باب ٩٩٤ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ.

١٤٦٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا وَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا.

١٤٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

١٤٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

ترجمہ ہو کر چل پڑے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا یَضِيرُ یہ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا سے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا۔ اور ضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا سے ہے۔

حج میں تمتع، قران اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اس کا حج فسخ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور یہی سمجھتے تھے کہ یہ حج ہے جب ہم پہنچ گئے اور بیت اللہ کا طواف کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے لہٰذا جو قربانی کا جانور نہیں لایا تھا اس نے احرام کھول دیا اور جن کی عورتیں بھی نہیں لائی تھیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا اور میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب حصبہ کی رات آئی تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ فرمایا کہ جس رات مکہ مکرمہ میں آئے تو تم نے طواف کیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا اور پھر فلاں فلاں جگہ۔ حضرت صفیہ نے کہا میرا یہی خیال تھا کہ میں آپ کو روکوں گی۔ فرمایا کہ بانجھ سر منڈی کیا قربانی کے روز تم نے طواف نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئی۔ کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں چل پڑو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے جب کہ آپ مکہ مکرمہ کی چڑھائی چڑھ رہے تھے اور میں اس پر چڑھنے والی تھی لہٰذا میں چڑھی اور آپ اترے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا، بعض نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا پس جس نے حج کا احرام باندھا یا حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انھوں نے قربانی کے دن تک احرام نہیں کھولا۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، مروان بن حکم سے روایت

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ۔

ہے کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے دور میں موجود تھا۔ حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے کہ دونوں کو جمع کیا جائے۔ جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو دونوں کا احرام باندھ لیا یعنی عمرہ و حج دونوں کا تلبیہ کہا اور فرمایا: میں کسی ایک کے کہنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کو زمین پر ہونے والے بدترین کاموں میں شمار کیا کرتے تھے اور محرم کو صفر بنا لیا کرتے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم بھر جائے اور داغ مٹ جائے تو صفر کے گزر جانے پر کسی عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا حلال ہو سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھ کر چار ذوالحجہ کو پہنچے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں۔ یہ لوگوں نے بہت بڑی بات سمجھی اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیسے حلال؟ فرمایا کہ پوری طرح حلال۔

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالْحِلِّ۔

محمد بن مثنیٰ، غندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ عمرہ کا احرام کھول دیا حالانکہ آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا میں احرام نہیں کھول سکتا یہاں تک کہ قربانی کر لوں۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ لِي

ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہ میں نے تمتع کا ارادہ کیا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے مجھے حکم دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی مجھ سے کہہ رہا ہے: حج مبرور اور عمرہ مقبول۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا: یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا: میرے پاس ٹھہرو، میں اپنے مال سے تمہارا وظیفہ مقرر کر دوں گا۔ شعبہ نے مجھ سے کہا تو میں نے کہا۔۔

شعبة فقلت لم فقال للرؤيا التي رأيت.

۱۴۶۷ - حدثنا أبو نعيم حدثنا أبو شهاب قال قدمت متمتعا مكة بعمرة فدخلنا قبل التروية بثلاثة أيام فقال أناس من أهل مكة تصير الآن حجتك مكية فدخلت على عطاء أستفتيه فقال حدثني جابر بن عبد الله أنه حج مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم ساق البدن معه وقد أهلوا بالحج مفردا فقال لهم أحلوا من إحرامكم بطواف البيت وبين الصفا والمروة وقصروا ثم أقيموا حلالا حتى إذا كان يوم التروية فأهلوا بالحج واجعلوا التي قدمتم بها متعة فقالوا كيف نجعلها متعة وقد سمينا الحج فقال افعلوا ما أمرتكم فلولا أني سقت الهدي لفعلت مثل الذي أمرتكم ولكن لا يحل مني حرام حتى يبلغ الهدي محله ففعلوا قال أبو عبد الله أبو شهاب ليس له مسند إلا هذا.

۱۴۶۸ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا حجاج بن محمد الأعور عن شعبة عن عمرو بن مرة عن سعيد بن المسيب قال اختلف علي وعثمان وهما بعسفان في المتعة فقال علي ما تريد إلى أن تنهى عن أمر فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عثمان دعني عنك قال فلما رأى ذلك علي أهل بهما جميعا.

باب ۹۹۵ من لبى بالحج وسماه.

۱۴۶۹ - حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب قال سمعت مجاهدا يقول حدثنا جابر بن عبد الله قال قدمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نقول لبيك بالحج فأمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلناها عمرة.

باب ۹۹۶ التمتع على عهد النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۴۷۰ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا همام

کس لیے؟ فرمایا وہی خواب جو تم نے دیکھا۔

ابو شہاب سے روایت ہے کہ میں تمتع کیے ہوئے عمرہ کے ساتھ آٹھویں ذوالحجہ سے تین روز پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچ گیا۔ اہل مکہ میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکی ہو جائے گا۔ میں اس کا حکم دریافت کرنے عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب کہ آپ کے ساتھ قربانی کے جانور ہانک کر لے گئے تھے اور حج مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دینا۔ بال کتروا لینا اور حلال ہو جانا۔ یہاں تک کہ جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو حج کا احرام باندھ لینا اور جو پہلے تم کر چکے اس کا تمتع کر لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم تمتع کس طرح کریں جب کہ ہم نے حج کا نام لیا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو خود بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دیا ہے۔ لیکن میرے لیے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی جب تک میں قربانی نہ دے لوں۔ لہٰذا یہی کرو۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ ابن شہاب کی اور کوئی مسند نہیں مگر یہی۔

قتیبہ بن سعید، حجاج بن محمد الاعور، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عثمان میں عسفان کے مقام پر تمتع کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ چنانچہ حضرت علی نے کہا کہ آپ ایسے فعل سے روکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟ حضرت عثمان نے کہا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجیے۔ جب حضرت علی نے یہ بات دیکھی تو دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لیا۔

جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے

مسدد، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے اور ہم حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہم نے اسے عمرہ بنا لیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کرنا۔

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن قتادة قال حدثني مطرف عن عمران بن حصين قال تمتعنا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ونزل القرآن قال رجل برأيه ما شاء.

باب ۹۹۷ قول الله عز وجل ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام وقال أبو كامل فضيل بن حسين البصري.

۱۴۷۱ - حدثنا أبو معشر البراء قال حدثنا عثمان بن غياث عن عكرمة عن ابن عباس أنه سئل عن متعة الحج فقال أهل المهاجرون والأنصار وأزواج النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وأهللنا فلما قدمنا مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا إهلالكم بالحج عمرة إلا من قلد الهدي طفنا بالبيت وبين الصفا والمروة وأتينا النساء ولبسنا الثياب وقال من قلد الهدي فإنه لا يحل له حتى يبلغ الهدي محله ثم أمرنا عشية التروية أن نهل بالحج فإذا فرغنا من المناسك جئنا فطفنا بالبيت وبالصفا والمروة فقد تم حجنا وعلينا الهدي كما قال الله عز وجل فما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجعتم إلى أمصاركم الشاة تجزئ فجمعوا نسكين في عام بين الحج والعمرة فإن الله أنزله في كتابه وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم وأباحه للناس غير أهل مكة قال الله تعالى ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام وأشهر الحج التي ذكر الله تعالى في كتابه شوال وذو القعدة وذو الحجة فمن تمتع في هذه الأشهر فعليه دم أو صوم والرفث الجماع والفسوق المعاصي والجدال المراء.

باب ۹۹۸ الاغتسال عند دخول مكة.

۱۴۷۲ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا ابن علية

نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کیا اور قرآن نازل ہوا کیونکہ ایک آدمی نے اپنے رائے سے جو چاہا کہہ دیا تھا۔

ارشاد خداوندی ہے ، یہ اس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔ اور کہا ابو کامل فضیل بن حسین بصری نے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج تمتع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، مہاجرین و انصار اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھا اور ہم نے بھی۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے احرام کو حج اور عمرہ کا بنا لو مگر جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا ہے۔ ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا، ہم اپنی بیویوں کے پاس آئے اور کپڑے پہنے۔ فرمایا کہ جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا ہے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے۔ پھر آٹھ ذوالحجہ کی شام کو فرمایا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں، جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے تو ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ طواف کیا۔ حج مکمل ہو گیا اور ہم پر قربانی تھی جیسا کہ ارشاد ربانی ہے ، جسے قربانی میسر آئے۔ جسے میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے دوران حج اور سات دن کے جب اپنے شہروں کو لوٹ جائیں۔ بکری کفایت کرتی ہے۔ لوگوں نے ایک سال میں حج و عمرہ کی دو عبادتیں اکٹھی کیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے اور لوگوں کے لیے مباح کیا جو مکہ مکرمہ میں نہ رہتے ہوں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ، یہ اس کے لیے ہے جو مسجد حرام کے نزدیک نہ رہتا ہو اور حج کے مہینے وہی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ جو ان مہینوں میں تمتع کرے تو اس پر قربانی یا روزے ہیں۔ الرفث جماع۔ گناہ جھگڑا۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حرم

أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الْحَرَمِ أَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبِيتُ بِذِي طُوًى ثُمَّ يُصَلِّي بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

کے نزدیک پہنچتے تو لبیک کہنا موقوف کر دیتے۔ پھر ذی طویٰ میں رات گزارتے اور وہاں صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب ٩٩٩ دُخُولِ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا۔

مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا

١٤٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی طویٰ میں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

باب ١٠٠٠ مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ۔

مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہو۔

١٤٧٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مَعْنٌ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ثنیۃ العلیا (اونچی گھاٹی) کی طرف سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلیٰ کی جانب سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

باب ١٠٠١ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ۔

مکہ مکرمہ کی کس طرف سے نکلے

١٤٧٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى۔

مسدد بن مسرہد بصری، یحیٰی، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کداء کے مقام پر ثنیۃ العلیا سے داخل ہوتے جو بطحاء میں ہے اور ثنیۃ السفلیٰ سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

١٤٧٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا۔

حمیدی اور محمد بن مثنیٰ، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بلند حصے کی طرف سے اس میں داخل ہوئے اور نچلے حصے کی جانب سے باہر تشریف لائے۔

١٤٧٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كُدًى مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ۔

محمود، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور کدیٰ سے مکہ مکرمہ کے اوپر والی جانب سے باہر تشریف لائے۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلَى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى وَأَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَتْ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى أَقْرَبِهِمَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ۔

بَابُ ۱۰۰۳ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی طرف یعنی مکہ مکرمہ کی بالائی طرف سے داخل ہوئے۔ ہشام کا بیان ہے کہ حضرت عروہ دونوں جانب یعنی کداء اور کُدیٰ سے داخل ہوتے بلکہ زیادہ تر کُدیٰ سے داخل ہوتے کیونکہ دونوں میں سے یہ راستہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب ہوتا۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، حاتم، ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء سے یعنی مکہ مکرمہ کے بالائی حصے سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ اکثر کُدیٰ کی جانب سے داخل ہوتے اور دونوں میں سے یہ راستہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب ہوتا۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ ان دونوں جانب سے داخل ہوا کرتے لیکن اکثر کُدیٰ کی جانب سے کیونکہ دونوں میں سے یہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب تھا۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ کداء اور کُدیٰ دو بستیاں ہیں۔

مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اُس کی تعمیر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے مرجع اور جائے امن بنایا اور مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف، اعتکاف اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو روزی دے پھلوں سے جو اُن میں سے اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھیں۔ فرمایا کہ جو کفر کرے گا تو اسے تھوڑا فائدہ دوں گا پھر اُسے عذابِ جہنم کی طرف مجبور کر دوں گا اور وہ بُرا ٹھکانا ہے اور جب ابراہیم و اسماعیل بیت اللہ کی دیواریں اُٹھا رہے تھے۔ اے رب! اسے ہم سے قبول کر، بے شک تو سننے اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا تابعِ فرمان رکھنا اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ کو اپنا مطیع رکھنا۔ ہمیں عبادت کرنے کے طریقے دکھا اور ہماری طرف رجوع فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے

الرَّجِيمِ.

۱۴۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَرِنِي إِزَارِي فَشَدَّهُ عَلَيْهِ.

۱۴۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

۱۴۸۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ.

والا مہربان ہے۔

عبداللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عباس بھی پتھر ڈھونے لگے حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنی ازار گردن پر رکھ لو تو آپ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ فرمایا کہ میری ازار دو۔ چنانچہ وہ آپ کے جسم سے باندھ دی گئی۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن ابو بکر، حضرت عبداللہ بن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم والی بنیادوں سے کم کر دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ کیا آپ حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں بنا سکتا، فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کو کفر سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا تو میں ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا، جب حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سُنی تو میرے خیال میں اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں رکنوں کو بوسہ دینا چھوڑ دیا تھا جو حجرِ اسود کے نزدیک ہیں کیونکہ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں اُٹھایا گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیت اللہ کی دیوار کے متعلق پوچھا کہ وہ اس میں شامل ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ پھر اسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس پونجی کم تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازے کو کیوں اونچا کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم نے اس لیے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اور اگر تمہاری قوم کو جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا جس کا مجھے ڈر ہے کہ اُن کے دل انکار کر دیں گے ورنہ دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دیا جاتا اور دروازے کو زمین سے ملا دیا جاتا۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلٰى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا وَقَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِيْ بَابًا۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيْمَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيْدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيْمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ قَالَ جَرِيْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيْكَهُ الْآنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ فَقَالَ هٰهُنَا قَالَ جَرِيْرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا۔

بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهِ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبٰى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کو تھوڑا ہی عرصہ نہ گزرا ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرا کر حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ قریش نے اس کی بنیادوں کو کم کر دیا ہے اور میں اس کے لیے خلف بناتا۔ ابو معاویہ نے ہشام سے روایت کی کہ خلفا سے مراد دروازہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کے زمانے کو تھوڑا عرصہ نہ ہوا ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیت اللہ کو گرا کر اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا تھا۔ اور اس کی کرسی زمین کے برابر رکھتا اور اس کے دو دروازے رکھتا، ایک مشرقی اور دوسرا مغربی اور حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ یہی چیز تھی جس نے حضرت ابن زبیر کو اسے گرانے پر مجبور کیا۔ یزید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن زبیر کی خدمت میں حاضر تھا جب کہ وہ گرا کر بنا رہے تھے اور حجر کی جگہ شامل کر لی تھی۔ میں نے حضرت ابراہیم کی بنیادوں کے پتھر دیکھے جو اونٹ کے کوہان کی طرح تھے۔ جریر کا بیان ہے کہ میں نے اُن سے کہا: اس کی جگہ کہاں ہے؟ فرمایا کہ میں ابھی دکھاتا ہوں۔ میں اُن کے ساتھ حجر میں داخل ہوا تو انہوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں۔ میں نے حجر سے پیمائش کی تو چھ گز کے قریب تھی۔

حرم کی فضیلت۔ کلامِ الٰہی یہ ہے: بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرم بنایا اور ہر چیز اُسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اُس کی اطاعت کرنے والوں میں رہوں۔ نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے: کیا ہم نے انہیں امن والے حرم میں آباد نہیں کیا جس کی طرف کھانے کے لیے ہر قسم کے پھل کھنچے آتے ہیں، ہمارے پاس سے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۲۸، ۵۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: اس گھر کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔

صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا۔

باب تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَادِي الطَّارِئُ مَعْكُوفًا مَحْبُوسًا۔

مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت نیز خاص طور پر مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے لوگوں کے لیے یکساں کیا ہے کہ وہاں رہیں اور مسافر تو جو اس میں شرارت کے ساتھ ظلم کا ارادہ کرے گا اسے ہم دردناک عذاب چکھائیں گے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ البادی سے مراد ہے باہر سے آنے والا معکوفا یعنی مجبور، رکا ہوا۔

۱۴۸۷ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ الْآيَةَ۔

عمرو بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ مکہ مکرمہ کے اندر اپنے کاشانۂ اقدس میں کہاں اتریں گے؟ فرمایا کہ کیا عقیل نے کوئی جائداد یا گھر چھوڑا ہے! ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے جب کہ حضرت جعفر اور حضرت علی کو کچھ نہیں دیا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے جب کہ عقیل اور طالب کافر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے کہ مومن کافر کی میراث نہیں پاتا۔ ابن شہاب نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں تاویل کرتے: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی ان میں سے بعض بعض کے والی ہیں (۸ : ۷۲)۔

باب نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں نزول اجلال۔

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ مکہ مکرمہ میں پہنچنے والے تھے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

۱۴۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ یوم النحر سے اگلے روز آپ منیٰ میں تھے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی

النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَا بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى جَعَلَ اللهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

١٤٩٠۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

١٤٩١۔ **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ۔

١٤٩٢۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ

قسمیں کھائی تھیں، یعنی محصب میں۔ یوں کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب یا بنی مطلب کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ نہ ان سے شادی بیاہ کریں اور نہ خرید و فروخت۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے سپرد کر دیں۔ ____ سلامہ، عقیل اور یحیی بن ضحاک، اوزاعی ابن شہاب سے روایت ہے کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ بنی المطلب زیادہ مناسب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھ کہ ہم بتوں کی عبادت کریں، اے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا... لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ تک (۱۴: ۳۵)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ نے کعبہ کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والا مہینہ... شَيْءٍ عَلِيمٌ تک (۵: ۹۷)

علی بن عبد اللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ____ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، محمد بن ابو حفصہ، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے اور اس روز کعبہ کو غلاف پہنایا جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

احمد بن حفص، ان کے والد ماجد، ابراہیم، حجاج، قتادہ، عبد اللہ بن ابو عتبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تَابَعَهُ أَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ أَبَا سَعِيدٍ۔

باب ۱۰۰۸ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ إِلَى شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهُ قُلْتُ إِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْءَانِ أَقْتَدِي بِهِمَا۔

باب ۱۰۰۹ هَدْمِ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

باب ۱۰۱۰ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کا حج وعمرہ یاجوج و ماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا ــــــ متابعت کی اس کی ابان اور عمران نے قتادہ سے ــــــ عبدالرحمٰن نے شعبہ سے روایت کی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بیت اللہ کا حج موقوف ہو جائے، لیکن پہلی اکثر نے روایت کی ہے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ قتادہ نے عبداللہ سے سُنا اور عبداللہ ابوسعید سے اپنا یا۔

کعبہ پر غلاف چڑھانا

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، سفیان، واصل احدب ابو وائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کی طرف آیا ــــــ قبیصہ، سفیان، واصل، ابو وائل سے روایت ہے کہ میں کعبہ میں شیبہ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا۔ فرمایا کہ اس مجلس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انھوں نے فرمایا، میں کوئی زرد یا سفید (سونا اور چاندی) نہیں چھوڑوں گا مگر اُسے بانٹ دُوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے دونوں پیش رو تو ایسا نہیں کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں ان دونوں ہی کی پیروی کرتا ہوں۔

کعبہ کو گرانا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا تو وہ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔

عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن اخنس، ابن ابو ملیکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، گویا میں اُس کالے آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

حجرِ اسود کے بارے میں

عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اُسے بوسہ دے کر کہا، میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے

أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

جو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

بَابٌ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

خانۂ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔

۱۴۹۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت اُسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور جب کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا۔ مجھے حضرت بلال ملے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی؟ کہا۔ ہاں دو یمانی ستونوں کے درمیان پڑھی۔

بَابٌ ١٢ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کعبہ میں نماز پڑھنا

۱۴۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ فَيُصَلِّي يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو سامنے کی طرف چلتے چلے جاتے جہاں سے داخل ہوئے تھے اور دروازے کی طرف پیٹھ کر کے چلتے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان قریباً تین گز کا فاصلہ رہ جاتا کیونکہ اس جگہ نماز پڑھنے کا قصد کرتے جو انہیں حضرت بلال نے بتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور اس میں کسی کے لیے مضائقہ نہیں ہے کہ بیت اللہ میں جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔

ف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اس جگہ پر خاص طور پہ نماز پڑھنا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ صحابہ کرام کی نظر میں زمین کا وہ حصہ متبرک ہو جاتا تھا جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اطہر مس ہوا ہوتا۔ اسی لیے دولت عثمانیہ کے راسخ العقیدہ مسلمانوں نے ایسی تمام جگہوں پہ یادگاریں تعمیر کر رکھی تھیں لیکن جب دشمنانِ رسول کا جزیرۂ عرب پر تسلط ہوا تو انہوں نے محبت و عقیدت کی ان تمام نشانیوں کو مسمار کر کے اپنے دل کی لگی بجھائی اور سچے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کر کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ سارے ہی مسلمان کہلانے والوں کو محبت نبی کی دولت عطا فرمائے، آمین۔

بَابٌ ١٣ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ

جو کعبہ میں داخل نہ ہو۔ حضرت ابن عمر اکثر حج کرتے اور داخل نہ

ابنُ عُمَرَ يَحُجُّ كَثِيْرًا وَلَا يَدْخُلُ۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا۔

باب ۱۱۰۴ مَنْ كَبَّرَ فِيْ نَوَاحِي الْكَعْبَةِ۔

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبٰى أَنْ يَّدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْاٰلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأَخْرَجُوْا صُوْرَةَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيْ أَيْدِيْهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ۔

باب ۱۱۰۵ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ۔

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ وَأَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَّأْمُرَهُمْ أَنْ يَّرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔

باب ۱۱۰۶ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوْفُ وَيَرْمُلُ ثَلٰثًا۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ

ہوتے۔

اسماعیل بن ابو خالد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور ایک آپ کے ساتھ تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا۔ اس سے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے؟ کہا: نہیں۔

جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر داخل ہونے سے انکار فرمایا کیونکہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پانسے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ انہیں ہلاک کرے، خدا کی قسم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان دونوں نے ہرگز پانسے نہیں پھینکے۔ آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تکبیریں کہیں اور اس میں نماز نہ پڑھی۔

رمل کی ابتدا کیسے ہوئی تھی!

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بھی تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے پاس وہ لوگ آ رہے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں دوڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان حسب معمول چلیں اور آپ کو یہ حکم دینے سے کسی تعذر کا کہ وہ تمام پھیروں میں دوڑ کر چلیں مگر ان کی سہولت کے خیال نے۔

جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ رمل کرے۔

سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو پہلا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے تین طوافوں

الرُّكْنَ الأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

باب ۱۰۱۷ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

۱۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَةَ أَشْوَاطٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۰۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ وَلَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ فَمَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ۔

۱۵۰۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلاَمَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلاَ رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لاِسْتِلاَمِهِ۔

باب ۱۰۱۸ اسْتِلاَمِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ۔

۱۵۰۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ۔

باب ۱۰۱۹ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمْ إِلاَّ الرُّكْنَيْنِ

کے اندر آپ دوڑے۔

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں حسب معمول چلے حج اور عمرہ میں ــــ متابعت کی اس کی لیث نے اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے کثیر بن فرقد نے حضرت ابن عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود سے کہا، خدا کی قسم، میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ دیتا۔ پھر فرمایا، ہمارا رمل سے کیا واسطہ، ہم نے یہ مشرکوں کو دکھانے کے لیے کی جن کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا لہٰذا ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے تنگی اور آسانی میں ان دونوں رکنوں کو بوسہ دینا ترک نہیں کیا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے نافع سے کہا۔ کیا حضرت ابن عمر دونوں رکنوں کے درمیان حسب معمول چلتے؟ فرمایا کہ حسب معمول چلتے تاکہ آسانی سے بوسہ دے سکیں۔

لکڑی کے ذریعے حجر اسود کو بوسہ دینا

احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو لکڑی کے ساتھ بوسہ دیا ــــ متابعت کی اس کی دراوردی نے زہری کے بھائی سے اور انہوں نے اپنے چچا سے۔

جو بوسہ نہ دے مگر صرف دونوں یمانی رکنوں کو۔ محمد بن بکر،

الْيَمَانِيَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا يُسْتَلَمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ بِمَهْجُورٍ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ.

١٥٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

بَابُ ١٠٣١ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ.

١٥٠٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

١٥٠٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ بَصْرِيٌّ.

بَابُ ١٠٣٢ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ.

١٥٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ.

بَابُ ١٠٣٣ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ.

١٥٠٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ابن جریج کو عمرو بن دینار، ابوالشعثاء نے کہا، کون ہے جو بیت اللہ کی کسی چیز سے پرہیز کرے جب کہ حضرت معاویہ تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عباس نے اُن سے کہا، ہم تو بوسہ نہیں دیتے مگر اِن دونوں رکنوں کو۔ انھوں نے کہا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے اور حضرت ابن زبیر بھی تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے کسی رکن کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یمانی رکنوں کو۔

حجرِ اسود کو بوسہ دینا

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور کہا، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

زبیر بن عربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چھوتے ہوئے دیکھا۔ اُس نے کہا کہ اگر میں بھیڑ میں پھنس جاؤں، اگر میں مغلوب ہو جاؤں؟ فرمایا کہ یہ اگر یمن میں رہنے دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چھوتے ہوئے دیکھا ـــــ محمد بن یوسف فربری نے ابوجعفر کی کتاب میں پایا کہ امام ابوعبداللہ نے فرمایا، زبیر بن عدی کوفی اور زبیر بن عربی بصری ہے۔

جو حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے جب کہ اُس کے پاس آئے

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ پر بیت اللہ کا طواف کیا اور جب حجرِ اسود کے پاس آتے تو ایک چیز کے ساتھ اُس کی طرف اشارہ کرتے۔

حجرِ اسود کے پاس تکبیر کہنا

مسدد، خالد بن عبداللہ، خالد الحذاء، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا۔ جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو پاس ہوتی اور تکبیر کہتے۔ متابعت کی اس کی ابراہیم بن طہمان نے خالد الحذاء سے۔

بَاب ۱۳۳ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا۔

جو کہ مکرمہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر صفا کی طرف نکلے۔

۱۵۱۲ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِثْلَهُ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ فَأَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو پہلے وضو سے ابتدا کی، پھر طواف کیا، پھر عمرہ نہیں کیا۔ پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اسی طرح حج کیا۔ پھر میں نے ابو الزبیر کے ساتھ حج کیا تو طواف سے ابتدا کی گئی۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ ایسا ہی کرتے ہیں اور مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انہوں نے، ان کی بہن نے، حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا اور جب حجر اسود کو بوسہ دے لیا تو احرام کھول دیے۔

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

ابراہیم بن منذر، ابو ضمرہ انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ میں طواف کیا کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان پھیرے لگاتے طواف کرتے۔

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةً وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلی دفعہ طواف کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپ نالے کے درمیان میں بھی دوڑتے جبکہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

بَاب ۱۳۴ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ وَقَالَ

عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا۔ عمرو بن علی ابو عاصم

لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ قَالَ إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ لَمْ يَكُنَّ يُخَالِطْهُنَّ كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ انْطَلِقِي عَنْكِ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ وَرَأَيْتُ دِرْعًا مُوَرَّدًا۔

ابن جریج، عطاء سے روایت ہے کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو کہا، آپ انھیں کیسے منع کرتے ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا۔ میں نے کہا کہ پردے کے حکم کے بعد یا پہلے؟ کہا کہ میری عمر کی قسم! میں نے پردے کے حکم کے بعد دیکھا۔ میں نے کہا کہ مردوں میں کس طرح مخلوط ہو جاتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ مردوں میں مخلوط نہیں ہوتے تھے۔ حضرت عائشہ مردوں سے ایک طرف رہ کر طواف کرتیں اور ان میں مخلوط نہ ہوتیں۔ ایک عورت نے کہا کہ اے ام المومنین! چلیے کہ حجر اسود کو بوسہ دیں۔ فرمایا کہ تم چلی جاؤ اور خود جانے سے انکار کر دیا۔ وہ رات کو نکلتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں کہ پہچانی نہ جائیں لیکن خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتیں تو مردوں کے نکل جانے کا انتظار کرتیں۔ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوتے جب کہ وہ جوفِ ثبیر میں مقیم تھیں۔ عرض گزار ہوا کہ ان کا پردہ کیا تھا؟ فرمایا کہ وہ ترکی قبے میں تھیں، بس پردہ تنا ہوا تھا جب کہ ان کے اور ہمارے درمیان حجاب نہ تھا اور میں نے گلابی کرتہ دیکھا۔

١٥١٥۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

اسماعیل، امام مالک، محمد بن عبدالرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی۔ فرمایا کہ تم مردوں سے پیچھے طواف کر لینا۔ چنانچہ میں نے مردوں سے پیچھے طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بَابُ ١٠٢٥ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ۔

طواف کے دوران کلام کرنا

١٥١٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے آدمی کے ساتھ تسمہ، رسی یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِهِ۔

نے اُس کو اپنے دستِ مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو۔

باب ۱۰۳۶ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ۔

جب دورانِ طواف کوئی تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اُسے کاٹ دے۔

۱۵۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ۔

ابو عاصم، ابن جریج، سلیمان احول، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کو ڈوری وغیرہ سے بندھا ہوا دیکھا تو آپ نے وہ کاٹ دی۔

باب ۱۰۳۷ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ۔

ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے۔

۱۵۱۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے حج کا امیر بنا کر چند لوگوں کے ساتھ یوم النحر کو یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

باب ۱۰۳۸ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ۔

طواف میں توقف کرنا۔ عطاء نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو طواف کر رہا ہو تو نماز کی اقامت ہو جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیرنے پر اُسی جگہ سے طواف شروع کر دے جہاں سے منقطع ہوا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

باب ۱۰۳۹ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اسماعیل بن امیہ کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء فرماتے ہیں، فرض نماز طواف کی دو رکعتوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔ فرمایا کہ سنت پر عمل افضل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات طواف نہیں کیے مگر دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۵۱۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

عمرو سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال

قال سألنا ابن عمر أيقع الرجل على امرأته في العمرة قبل أن يطوف بين الصفا والمروة قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت سبعا ثم صلى خلف المقام ركعتين وطاف بين الصفا والمروة وقال قد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة قال وسألت جابر بن عبد الله فقال لا يقربن امرأته حتى يطوف بين الصفا والمروة۔

باب ۱۰۳۰ من لم يقرب الكعبة ولم يطف حتى يخرج إلى عرفة ويرجع بعد الطواف الأول۔

۱۵۲۰۔ حدثنا محمد بن أبي بكر قال حدثنا فضيل قال حدثنا موسى بن عقبة قال أخبرني كريب عن عبد الله بن عباس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة فطاف سبعا وسعى بين الصفا والمروة ولم يقرب الكعبة بعد طوافه بها حتى رجع من عرفة۔

باب ۱۰۳۱ من صلى ركعتي الطواف خارجا من المسجد وصلى عمر خارجا من الحرم۔

۱۵۲۱ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن محمد بن عبد الرحمن عن عروة عن زينب عن أم سلمة قالت شكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثني محمد بن حرب قال حدثنا أبو مروان يحيى بن أبي زكريا الغساني عن هشام عن عروة عن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو بمكة وأراد الخروج ولم تكن أم سلمة طافت بالبيت وأرادت الخروج فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقيمت الصلوة للصبح فطوفي على بعيرك والناس يصلون ففعلت ذلك ولم تصل حتى خرجت۔

باب ۱۰۳۲ من صلى ركعتي الطواف خلف المقام:

کیا کوئی آدمی عمرہ میں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ کا طرزِ عمل تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس لوٹے۔

محمد بن ابوبکر، فضیل، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو سات طواف کیے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اپنے طواف کے بعد کعبہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس لوٹے۔

جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں۔ اور حضرت عمر نے حرم سے باہر پڑھیں۔

عروہ نے زینب سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی ـــــ عروہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے اور روانگی کا ارادہ تھا اور حضرت ام سلمہ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا مگر روانہ ہونا چاہتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، جب نماز فجر کی اقامت کہی جائے تو تم اپنے اونٹ پر طواف کر لینا اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ انہوں نے یہی کیا اور نماز نہ پڑھی بلکہ چلی گئیں۔

جو طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے۔

۱۵۲۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صفا و مروہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ارشادِ ربانی ہے: تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں اچھا نمونہ ہے۔

باب ۱۳۳ - الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتَّى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِي طُوًى۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طواف کی دو رکعتیں سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھتے اور حضرت عمر نمازِ فجر کے بعد طواف کر کے سوار ہوئے اور دو ذی طوی میں پڑھیں۔

۱۵۲۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمُذَكِّرِ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ قَامُوا يُصَلُّونَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بعض لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ بیٹھے رہے اور جب وہ ساعت آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔

۱۵۲۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا۔

ابراہیم بن منذر، ابو ضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے سُنا۔

۱۵۲۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا۔

عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ نمازِ فجر کے بعد طواف کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ عبدالعزیز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو نمازِ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ بتاتے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی ان کے حجرے میں داخل ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

باب ۱۳۴ - الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

مریض سوار ہو کر طواف کرے۔

۱۵۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا أَتٰى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ.

١٥٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ.

بَابُ ١٠٣٥ سِقَايَةِ الْحَاجِّ.

١٥٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَأَذِنَ لَهٗ.

١٥٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلٰى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَإِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ وَأَشَارَ إِلٰى عَاتِقِهٖ.

بَابُ ١٠٣٦ مَا جَاءَ فِيْ زَمْزَمَ وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ

کیا جب بھی حجرِ اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو دستِ مبارک میں ہوتی اور تکبیر کہتے۔

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی بیماری کی شکایت کی تو فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی قرأت فرما رہے تھے (نماز فجر پڑھاتے ہوئے)۔

حاجیوں کو پانی پلانا

عبد اللہ بن محمد بن ابو الاسود، ابو ضمرہ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عباس بن عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رہ کر حاجیوں کو پانی پلانے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت دے دی گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی مانگا۔ حضرت عباس نے فرمایا: اے فضل! اپنی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ان کے پاس سے پانی لاؤ۔ فرمایا کہ مجھے پلاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ فرمایا: مجھے پلاؤ۔ پس اس میں سے پیا، پھر زمزم کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں لوگ پی اور پلا رہے تھے۔ فرمایا کہ کرتے رہو کیونکہ تم نیک کام کر رہے ہو۔ اگر تمہارے غالب آنے کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی اترتا اور اس پر رسی ڈالتا اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

زمزم کا بیان

عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، حضرت انس بن مالک نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میری چھت کھولی گئی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِیْ وَاَنَا بِمَکَّۃَ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَہٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِکْمَۃً وَّاِیْمَانًا فَاَفْرَغَھَا فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَہٗ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَعَرَجَ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَقَالَ جِبْرِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْیَا افْتَحْ قَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ۔

پس جبریل نازل ہوئے اور میرا سینہ کھولا۔ پھر اُسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں انڈیل دیا گیا۔ پھر وہ سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانِ دنیا کی طرف لے گئے۔ پس جبریل نے آسمانِ دنیا کے خازن سے کہا، کھولیے۔ کہا، کون ہے؟ کہا جبریل۔

١٥٣٣۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَہٗ قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِکْرِمَۃُ مَا کَانَ یَوْمَئِذٍ اِلَّا عَلٰی بَعِیْرٍ۔

محمد بن سلام، فزاری، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آبِ زمزم پلایا اور آپ کھڑے تھے۔ عاصم کا بیان ہے کہ عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ اُس روز نہیں تھے آپ مگر اُونٹ پر۔

بَابٌ ١٠٣٦ طَوَافُ الْقَارِنِ۔

قِران کرنے والے کا طواف

١٥٣٤۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَاَھْلَلْنَا بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُھِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ ثُمَّ لَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَا فَقَدِمْتُ مَکَّۃَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمَّا قَضَیْنَا حَجَّنَا اَرْسَلَنِیْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ ھٰذِہٖ مَکَانُ عُمْرَتِکِ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَھَلُّوْا بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَّجَعُوْا مِنْ مِّنًی وَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو حج اور عمرہ کا احرام باندھے اور احرام نہ کھولے مگر دونوں کا۔ میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حیض آ گیا۔ جب ہم اپنے حج سے فارغ ہوئے تو مجھے حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔ پس جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اُنھوں نے طواف کیا پھر احرام کھول دیا اور منیٰ سے لوٹنے پر دوسری دفعہ طواف کیا اور جنھوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا اُنھوں نے صرف ایک مرتبہ طواف کیا۔

١٥٣٥۔ حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَظَھْرُہٗ فِی الدَّارِ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّکُوْنَ الْعَامَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَیَصُدُّوْکَ عَنِ الْبَیْتِ فَلَوْ اَقَمْتَ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَالَ کُفَّارُ قُرَیْشٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے صاحبزادے عبداللہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُن کی سواری گھر میں تھی۔ کہا کہ مجھے اس سال لوگوں میں لڑائی ہونے کا اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے لہٰذا آپ ٹھہر جاتے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے تو کفارِ قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے اگر وہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوں گے تو میں وہی کروں گا

أَنْ يُحَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیونکہ تمہارے لیے رسول اللہ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا جس سال کہ حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج آیا ہوا تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا ہمیں ڈر ہے آپ روکے جائیں گے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ یوں ہوا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر جب نکلے اور بیداء کے نزدیک پہنچے تو فرمایا۔ حج اور عمرہ کی ایک ہی بات ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ اور قدید سے قربانی کا جانور بھی خرید لیا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کیا۔ نہ قربانی کی اور نہ ایسی کوئی چیز حلال کی جو احرام میں حرام ہوتی ہے یعنی نہ سر منڈایا نہ بال کٹوائے یہاں تک کہ یوم النحر آگیا تو قربانی کی اور سر منڈایا اور دیکھا کہ حج اور عمرہ کے لیے پہلا طواف ہی کافی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

بَابُ ۱۰۳۸۔ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ۔

باوضو طواف کرنا

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ

محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی نے عروہ بن زبیر سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کیا تو مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ پہلی چیز جس سے آپ نے ابتدا فرمائی، یہ ہے کہ وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر نے حج کیا تو پہلی چیز جس سے ابتدا کی وہ طواف بیت اللہ تھا پھر عمرہ نہ ہوا پھر حضرت عمر نے اسی طرح کیا پھر حضرت عثمان نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ پہلی چیز جس سے انہوں نے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا پھر عمرہ نہ ہوا پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عمر پھر میں نے اپنے والد ماجد حضرت زبیر بن العوام

ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا۔

کے ساتھ حج کیا تو پہلی چیز جس سے انھوں نے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہُوا۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو یہی کرتے دیکھا اور عمرہ نہ ہُوا۔ پھر آخری جن کو میں نے دیکھا وہ حضرت ابن عمر ہیں جنھوں نے اُسے توڑ کر عمرہ نہیں بنایا۔ یہ حضرت ابن عمر ہیں، وہ ان سے بھی نہیں پوچھتے اور نہ کسی پچھلے بزرگ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے ابتدا کرتے تھے، یعنی طوافِ بیت اللہ کے لیے ہی قدم بڑھاتے اور پھر بھی احرام نہ کھولتے۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ اور خالہ جان کو دیکھا کہ وہ طوافِ بیت اللہ کے سوا اور کسی چیز سے ابتدا نہ کرتیں اور پھر بھی احرام نہ کھولتیں۔ مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انھوں نے اور اُن کی بہن نے اور حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے اُس وقت احرام کھولا جب حجرِ اسود کو بوسہ دے لیا۔

بَاب ۹۳۰ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ شعائر اللہ ہیں۔

۱۵۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ

عروہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہُوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے (۲، ۱۵۸)" تو خدا کی قسم کسی پر گناہ نہیں کہ وہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرے۔ فرمایا کہ اے بھانجے! تم نے غلط بات کہی ہے۔ اگر یہی بات ہوتی جو تم نے تاویل کی تو یوں حکم ہوتا کہ "اُس پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے" بلکہ یہ حکم انصار کے بارے میں نازل ہُوا جو اسلام لانے سے پہلے منات نامی بُت کے پاس احرام باندھتے جس کی وہ پوجا کیا کرتے تھے جو مشلل کے پاس تھا۔ پس جو احرام باندھتا وہ صفا و مروہ کا طواف بُرا سمجھتا۔ جب وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کرنے کو بُرا سمجھتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "بے شک صفا و مروہ

الصفا والمروة من شعائر الله الآية. قالت عائشة وقد سن رسول الله صلى الله عليه وسلم الطواف بينهما فليس لأحد أن يترك الطواف بينهما ثم أخبرت أبا بكر بن عبد الرحمن فقال إن هذا لعلم ما كنت سمعته ولقد سمعت رجالا من أهل العلم يذكرون أن الناس إلا من ذكرت عائشة ممن كان يهل بمناة كانوا يطوفون كلهم بالصفا والمروة فلما ذكر الله الطواف بالبيت ولم يذكر الصفا و المروة في القرآن قالوا يا رسول الله كنا نطوف بالصفا والمروة وإن الله تعالى أنزل الطواف بالبيت فلم يذكر الصفا فهل علينا من حرج أن نطوف بالصفا والمروة فأنزل الله تعالى إن الصفا والمروة من شعائر الله الآية قال أبو بكر فأسمع هذه الآية نزلت في الفريقين كليهما في الذين كانوا يتحرجون أن يطوفوا في الجاهلية بالصفا والمروة والذين يطوفون ثم تحرجوا أن يطوفوا بهما في الإسلام من أجل أن الله أمر بالطواف بالبيت ولم يذكر الصفا حتى ذكر ذلك بعد ما ذكر الطواف بالبيت.

باب ٧٤٠ ما جاء في السعي بين الصفا والمروة وقال ابن عمر السعي من دار بني عباد إلى زقاق بني أبي حسين.

١٥٣٦ - حدثنا محمد بن عبيد قال حدثنا عيسى بن يونس عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا طاف الطواف الأول خب ثلاثا ومشى أربعا وكان يسعى بطن المسيل إذا طاف بين الصفا والمروة فقلت لنافع أكان عبد الله يمشي إذا بلغ الركن اليماني قال لا إلا أن يزاحم على الركن فإنه

"اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان طواف کو سنت قرار دیا ہے۔ پس کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ ان دونوں کے درمیان طواف کرنے کو ترک کرے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو بتایا تو انہوں نے فرمایا، یہ علمی بات ہے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے متعدد اہل علم حضرات سے سنا کہ وہ حضرت عائشہ کے برعکس بیان کرتے کہ جو منات کے پاس احرام باندھتے وہ سارے صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و مروہ کا نہ کیا تو لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم نازل فرمایا اور صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا و مروہ کا طواف کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے وہی نازل فرمائی۔ "بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔ ابوبکر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت ان دونوں جماعتوں کے متعلق نازل ہوئی ایک وہ جو دور جاہلیت میں صفا و مروہ کے طواف کو برا سمجھتے۔ پھر دوسرے وہ جو اسلام میں ان کے طواف کو اس لیے برا سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم فرمایا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا، یہاں تک کہ طواف بیت اللہ کے بعد اس کا ذکر بھی کر دیا گیا۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ سعی کا دار بنی عباد سے بنی ابی حسین کے کوچے تک ہے۔

محمد بن عبید، عیسیٰ بن یونس، عبیداللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے تو میل کے درمیان میں دوڑتے۔ میں (عبیداللہ) نے نافع سے کہا کہ حضرت عبداللہ جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو چلتے تھے؟ فرمایا، نہیں مگر جب رکن یمانی کے پاس بھیڑ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جاتی تو آپ نہ چھوڑتے جب تک بوسہ نہ دے

كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ۔

پتے۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کیے اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ کے طریق عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو فرمایا: اس کے نزدیک نہ جائے یہاں تک کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریق عمل میں بہترین نمونۂ زندگی ہے۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا۔

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو ناپسند کرتے تھے؟ فرمایا ہاں کیونکہ یہ بات جاہلیت کے شعائر میں سے تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے۔"

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے ہوئے اس لیے دوڑے کہ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں — حمیدی نے کچھ اضافہ کیا ہے اور سفیان، عمرو، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے مطابق روایت کی ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کو اپنی طاقت و قوت دکھانا اسلام کے تقاضوں سے ہے۔ اس میں مسلمانوں کی عزت ہے کہ کافروں پر ان کی دھاک بیٹھی رہے گی اور ایسا کرنے سے مسلمانوں کی دھاک بندھی رہتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابٌ ۱۰۴ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا — حائضہ سارے مناسک پورے کرے سوائے طواف

إلا الطواف بالبيت وإذا سعى على غير وضوء بين الصفا والمروة.

۱۵۴۱ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أنها قالت قدمت مكة وأنا حائض ولم أطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة قالت فشكوت ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال افعلي كما يفعل الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت حتى تطهري.

۱۵۴۲ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا عبد الوهاب ح وقال لي خليفة حدثنا عبد الوهاب قال حدثنا حبيب المعلم عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال أهل النبي صلى الله عليه وسلم هو وأصحابه بالحج وليس مع أحد منهم هدي غير النبي صلى الله عليه وسلم وطلحة وقدم علي من اليمن ومعه هدي فقال أهللت بما أهل به النبي صلى الله عليه وسلم فأمر النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه أن يجعلوها عمرة ويطوفوا ثم يقصروا ويحلوا إلا من كان معه الهدي فقالوا ننطلق إلى منى وذكر أحدنا يقطر منيا فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو استقبلت من أمري ما استدبرت ما أهديت ولولا أن معي الهدي لأحللت وحاضت عائشة فنسكت المناسك كلها غير أنها لم تطف بالبيت فلما طهرت طافت بالبيت قالت يا رسول الله تنطلقون بحجة وعمرة وأنطلق بحج فأمر عبد الرحمن بن أبي بكر أن يخرج معها إلى التنعيم فاعتمرت بعد الحج.

۱۵۴۳ - حدثنا مؤمل بن هشام قال حدثنا

بیت اللہ کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ پہنچی تو میں حائضہ تھی تو بیت اللہ کا طواف نہ کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا۔ اسی طرح کرو جیسے دوسرے حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرو یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ــــ خلیفہ، عبدالوہاب، حبیب معلم، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو طلحہ کے۔ حضرت علی یمن سے آئے اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا لیں اور طواف کر کے بال کٹوا لیں اور احرام کھول دیں سوائے اس کے جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے بعض کا منی ٹپک رہی ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا۔ اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آ گیا تو انہوں نے طوافِ بیت اللہ کے سوا سارے مناسک ادا کیے۔ جب پاک ہو گئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ حضرات حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جاؤ۔ پس انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی کنواری

إسماعيل عن أيوب عن حفصة قالت كنا نمنع عواتقنا أن يخرجن فقدمت امرأة فنزلت قصر بني خلف فحدثت أن أختها كانت تحت رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قد غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة وكانت أختي في ست غزوات قالت كنا نداوي الكلمى ونقوم على المرضى فسألت أختي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت هل على إحدانا بأس إن لم يكن لها جلباب أن لا تخرج قال لتلبسها صاحبتها من جلبابها ولتشهد الخير ودعوة المؤمنين فلما قدمت أم عطية سألنها أو قالت سألناها فقالت وكانت لا تذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم أبدا إلا قالت بأبي فقلت أسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كذا وكذا قالت نعم بأبي فقالت لتخرج العواتق وذوات الخدور أو العواتق ذوات الخدور والحيض وليشهدن الخير ودعوة المسلمين ويعتزل الحيض المصلى فقلت الحائض فقالت أوليس تشهد عرفة وتشهد كذا وتشهد كذا۔

باب ۱۰۳۲ باب الإهلال من البطحاء وغيرها للمكي وللحاج إذا خرج إلى منى

وسئل عطاء عن المجاور يلبي بالحج فقال كان ابن عمر يلبي يوم التروية إذا صلى الظهر واستوى على راحلته وقال عبد الملك عن عطاء عن جابر قدمنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فأحللنا حتى يوم التروية وجعلنا مكة بظهر لبينا بالحج وقال أبو الزبير عن جابر أهللنا من البطحاء وقال عبيد بن جريج لابن عمر رأيتك إذ كنت بمكة أهل الناس إذا رأوا الهلال ولم تهل حتى يوم التروية

لڑکیوں کو باہر نکلنے سے منع کیا کرتے۔ ایک مستورات آئی جو قصر بنی خلف میں ٹھہری تو اُس نے بتایا کہ اُس کی بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک کے نکاح میں تھی جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی اور اس کی بہن نے سات غزوات میں۔ اُس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کا علاج کرتی تھیں۔ میری بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئی کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو کیا کوئی مضائقہ ہے کہ وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ ساتھ والی اُسے اپنی چادر کا ایک پلو اوڑھائے رکھے تاکہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ جب حضرت اُم عطیہ آئیں تو ہم نے اُن سے پوچھا یا پوچھنے کے لیے کہا اور وہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو ـــــ میرا باپ قربان۔ میں نے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا اور ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہا: ہاں میرا باپ قربان۔ فرمایا کہ کنواریاں اور پردے والیاں نکلیں یا پردے والیاں اور کنواریاں نکلیں اور حیض والی بھی بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں جب کہ حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔ میں نے کہا۔ حائضہ؟ کہا کہ کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں مقامات پر حاضر نہیں ہوتیں!

مکہ مکرمہ والے کا بطحاء وغیرہ سے احرام باندھنا اور حاجی کے لیے جب وہ منیٰ کی طرف نکلے۔ عطاء سے پوچھا گیا کہ کیا مجاور حج کا تلبیہ کہے فرمایا کہ حضرت ابن عمر آٹھویں ذوالحجہ سے تلبیہ کہتے جب کہ ظہر کی نماز پڑھ لیتے اور اپنی سواری پر جم جاتے۔ عبدالملک، عطاء، حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے تو ہم نے آٹھویں ذوالحجہ تک احرام باندھے رکھا اور ہم نے مکہ مکرمہ کو اپنے پیچھے کیا تو حج کا تلبیہ کہا ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا عبید بن جریج نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں جب کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوتا ہوں کہ لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ آٹھویں ذوالحجہ تک احرام نہیں باندھتے! فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک

فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

آپ اپنی سواری پر اچھی طرح سوار نہ ہو جاتے۔

بَابُ ۱۰۲۳ أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ فِي يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں ذوالحجہ کو نمازِ ظہر کہاں پڑھے!

۱۵۴۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں پوچھتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے وہ چیز بتائیے جو آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد ہو کہ آٹھویں ذوالحجہ کو آپ نے ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی۔ فرمایا کہ منیٰ میں۔ عرض کی کہ تیرھویں ذوالحجہ کو نماز عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح کرو جیسے تمہارے حج کے امیر کرتے ہیں۔

۱۵۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقِيتُ أَنَسًا ح وَحَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا إِلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ۔

علی، ابوبکر بن عیاش، عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ اسماعیل بن ابان، ابوبکر، عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف نکلا تو مجھے گدھے پر سوار ہو کر جاتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آج کے دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ دیکھتے رہنا، جہاں تمہارے حج کے امیر پڑھیں تم بھی وہیں پڑھنا۔

پارہ —— ۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ٤٤ الصلاة بمنى.

١٥٤٦ - حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن أبيه قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين وأبو بكر وعمر وعثمان صدرا من خلافته.

١٥٤٧ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن أبي إسحاق الهمداني عن حارثة بن وهب الخزاعي قال صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن أكثر ما كنا قط وآمنه بمنى ركعتين.

١٥٤٨ - حدثنا قبيصة بن عقبة حدثنا سفيان عن الأعمش عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين ومع أبي بكر ركعتين ومع عمر ركعتين ثم تفرقت بكم الطرق فيا ليت حظي من أربع ركعتان متقبلتان.

باب ٤٥ صوم يوم عرفة.

١٥٤٩ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن الزهري حدثنا سالم قال سمعت عميرا مولى أم الفضل عن أم الفضل شك الناس يوم عرفة في صوم النبي صلى الله عليه وسلم فبعثت إلى النبي صلى الله عليه وسلم بشراب فشربه.

باب ٤٦ التلبية والتكبير إذا غدا من منى إلى عرفة.

١٥٥٠ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن محمد بن أبي بكر الثقفي أنه سأل أنس بن مالك وهما غاديان

منیٰ میں نماز پڑھنا

ابراہیم بن منذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اپنے عہد کی ابتداء میں۔

ابو اسحاق ہمدانی سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہم پہلے سے تعداد میں زیادہ اور امن میں تھے۔

عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں پھر تمہارے راستے بکھر گئے، کاش! میرے حصے میں چار میں سے دو مقبول رکعتیں آئیں۔

یوم عرفہ کا روزہ

عمیر مولیٰ ام الفضل نے حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں شک کیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشروب بھیجا، آپ نے وہ نوش فرمایا۔

منیٰ سے عرفات کو لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا۔

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جب کہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے

مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَلَا يُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

باب ۱۰۳۴۔ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْظِرْنِي حَتّٰى أُفِيضَ عَلٰى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ۔

باب ۱۰۳۵۔ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ۔

باب ۱۰۳۶۔ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ اس روز آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ لبیک کہنے والا اگر کوئی لبیک کہتا تو کوئی انکار نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی اعتراض نہ کرتا۔

عرفہ کے روز دوپہر کو روانہ ہونا

عبد الملک نے حجاج کے لیے لکھا کہ حج کے متعلق حضرت ابن عمر کی مخالفت نہ کرے۔ اور یوم عرفہ کو میں (سالم) ان کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھل گیا۔ خیمے کے پاس سے حجاج چلایا باہر نکلا تو اس کے اوپر کسم سے رنگی ہوئی چادر تھی۔ کہا اے ابو عبد الرحمٰن! آپ کو کیا ہوگیا؟ فرمایا کہ اگر سنت پر عمل کرنا ہے تو روانہ ہو جاؤ۔ کہا۔ اسی وقت! فرمایا۔ ہاں۔ کہا۔ مہلت دیجیے کہ میں سر پر پانی بہا لوں، پھر چلوں گا۔ یہ اتر آئے۔ حجاج نکلا تو میرے اور ابا جان کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ وہ حضرت عبد اللہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبد اللہ نے یہ دیکھا تو فرمایا۔ سچ کہا ہے۔

عرفات میں سواری پر وقوف کرنا۔

عمیر مولیٰ عبد اللہ بن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس بعض لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ وہ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا روزے سے نہیں ہیں۔ میں نے حضور کے لیے دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ اپنے اونٹ پر کھڑے تھے تو نوش فرمالیا۔

عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا۔ اور حضرت ابن عمر کی جب امام کے ساتھ پڑھنے سے نماز فوت ہو جاتی تو دونوں کو جمع کر لیتے۔ لیث عقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ جس سال حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج بن یوسف اترا ہوا تھا تو اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہ آپ عرفہ کے روز موقف میں کیا کرتے ہیں؟ سالم نے کہا کہ اگر سنت چاہتے ہیں تو عرفہ کے روز دن ڈھلتے ہی نماز پڑھنا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا۔ سچ کہا ہے۔ بے شک وہ ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے جو سنت ہے۔ میں نے سالم سے کہا کہ کیا ایسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟ سالم نے کہا۔ ہاں تم ان کی سنت کی پیروی ہی تو کرتے ہو۔

فَقَالَ سَالِمٌ هَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذٰلِكَ اِلَّا السُّنَّةَ۔

بَابٌ ١٠٥٠ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ۔

١٥٥١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ اَنْ يَّاْتَمَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ اَوْ زَالَتْ فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهِ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الرَّوَاحَ فَقَالَ الْاٰنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْظِرْنِي اُفِيْضُ عَلَيَّ مَاءً فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ اَبِي فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ۔

بَابٌ ١٠٥١ التَّعْجِيْلِ اِلَى الْمَوْقِفِ۔

بَابٌ ١٠٥٢ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ۔

١٥٥٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَطْلُبُ بَعِيْرًا لِي ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِي فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَاْنُهُ هٰهُنَا۔

١٥٥٣۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً اِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوْفُ فِيْهَا وَتُعْطِي الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ الثِّيَابَ تَطُوْفُ فِيْهَا فَمَنْ لَّمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيْضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ وَيُفِيْضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ هٰذِهِ

عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج کے لیے لکھا کہ حج میں حضرت عبداللہ بن عمر کی پیروی کرنا۔ جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابن عمر آئے اور میں اُن کے ساتھ تھا جبکہ سورج ڈھلنے والا تھا یا ڈھل چکا تھا۔ یہ اُس کے خیمے کے پاس چلائے، وہ کہاں ہے؟ وہ اُن کی طرف نکلا تو حضرت ابن عمر نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ۔ کہا: ابھی سے؟ فرمایا: ہاں۔ کہا کہ مجھے مہلت دیجیے کہ اپنے اوپر پانی بہالوں۔ حضرت ابن عمر اُتر گئے، یہاں تک کہ وہ نکلا اور میرے اور والد محترم کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔

وقوف میں جلدی کرنا۔

عرفات میں قیام کرنا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں اپنا اونٹ تلاش کر رہا تھا ــــ مسدد، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر سے روایت ہے کہ اُن کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا اونٹ گم ہو گیا تھا تو میں اُسے تلاش کرنے یوم عرفہ کو گیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑے دیکھا۔ میں نے کہا کہ یہ تو خدا کی قسم، قریش سے ہیں۔ ان کا یہاں کیا کام؟

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے فرمایا: لوگ دورِ جاہلیت میں ننگے طواف کرتے سوائے حمس کے اور حمس قریش اور اُن کی اولاد ہے۔ حمس لوگوں پر احسان کرتے کہ مرد کسی مرد کو کپڑے دیتا اور وہ اُن میں طواف کرتا اور عورت کسی عورت کو کپڑے دیتی اور وہ اُن میں طواف کرتی اور جس کو حمس نہ دیتے وہ ننگا ہی بیت اللہ کا طواف کرتا اور دوسرے لوگ عرفات سے واپس لوٹتے لیکن حمس مزدلفہ سے۔ میرے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حمس کے بارے میں نازل ہوئی ہے: پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں، چونکہ وہ مزدلفہ سے لوٹتے

الآيَةُ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ.

تھے لہٰذا انہیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

بَابُ ۱۵۳ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ.

عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے!

۱۵۵۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ وَكَذٰلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ مَنَاصٌ لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا، جبکہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح لوٹے تھے؟ فرمایا کہ تیز رفتار سے اور جب کھلا راستہ دیکھتے تو اور بھی تیز۔ ہشام نے کہا کہ نَصٌّ، اَلْعَنَقْ سے تیز ہے۔ فَجْوَۃٌ کشادہ جگہ، اس کی جمع فَجَوَاتٌ اور فِجَاءٌ ہے جیسے رَکْوَۃٌ اور رِکَاءٌ۔ مَنَاصٌ کا مطلب یہاں فرار ہونا نہیں ہے۔

بَابُ ۱۵۴ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ.

عرفات اور مزدلفہ میں اُترے۔

۱۵۵۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُصَلِّي فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ.

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس لوٹے تو گھاٹی کی طرف مائل ہوئے اور حاجت رفع کر کے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھنی ہے؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔

۱۵۵۶ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا کرتے ما سوا اس کے کہ اُس گھاٹی کی طرف بھی جاتے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گئے تھے، اُس میں جا کر حاجت رفع کرتے اور وضو کر کے نماز مزدلفہ میں ہی پڑھا کرتے۔

۱۵۵۷ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلٰوةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ کے نچلی جانب ہے، تو سواری بٹھائی، پیشاب کیا۔ پھر آئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! نماز؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی۔ پھر مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بیٹھے۔ کریب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس

فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلبیہ نہیں کہا یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پر پہنچ گئے۔

باب [illegible] أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹتے وقت سکون کا حکم دیا اور آپ کا لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنا۔

۱۵۵۸ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى وَالِبَةَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ أَوْضَعُوا أَسْرَعُوا خِلَالَكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا بَيْنَهُمَا۔

سعید بن جبیر مولیٰ والبہ کوفی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سخت شور و غل، مار اور اونٹوں کی آوازیں سنیں تو اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ اے لوگو! تمہارے لیے سکون ضروری ہے کیونکہ دوڑنے میں بھلائی نہیں ہے۔

اَوْضَعُوْا اَسْرَعُوْا خِلَالَكُمْ اَلتَّخَلُّلُ سے ہے یعنی تمہارے درمیان فَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا بَيْنَهُمَا یعنی ہم نے ان دونوں کے درمیان جاری کیا۔

باب ۵۶ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنا

۱۵۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا۔

کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو گھاٹی کی طرف اترے، پیشاب کیا، پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں عرض گزار ہوا۔ نماز۔ فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔ پس مزدلفہ آئے تو اچھی طرح وضو کیا۔ پھر اقامت ہوئی اور نماز مغرب پڑھی۔ پھر ہر آدمی نے اپنے اونٹ کو اپنی رہائش گاہ پر بٹھایا۔ پھر اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

باب ۵۷ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ۔

جو دونوں نمازوں کو ملائے اور نوافل نہ پڑھے۔

۱۵۶۰ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔ ان میں سے ہر ایک اقامت کے ساتھ تھی اور دونوں کے درمیان یا دونوں کے بعد اور کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۱۵۶۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن ابو سعید، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید خطمی سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔

بَابُ ۱۰۵۸ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

جو ان میں سے ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہے۔

۱۵۶۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَمَرَ أُرَى فَأَذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرٌو لَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلَاةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِينَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ ہم عشاء کی اذان یا اس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ انھوں نے ایک آدمی کو اذان و اقامت کہنے کا حکم دیا۔ پھر نمازِ مغرب پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا منگا کر کھایا۔ پھر میرے خیال میں پھر اذان و اقامت کا حکم دیا۔ عمرو نے کہا کہ میرے خیال میں یہ زہیر کا شک ہے۔ پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر اس نماز کو اس جگہ میں اور اس روز۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے ہٹادی گئی ہیں۔ مغرب کی نماز جب کہ لوگ مزدلفہ پہنچ جائیں اور نمازِ فجر طلوع ہو جائے۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایسا ہی کیا کرتے۔

بَابُ ۱۰۵۹ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ۔

جو اپنے کمزور اہلِ خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے۔

۱۵۶۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کمزور اہلِ خانہ کو رات کے وقت مزدلفہ بھیج دیتے تو وہ مشعرِ حرام کے پاس ٹھہرتے اور حسبِ منشا ذکرِ الٰہی کرتے۔ پھر وہ لوٹتے اس سے پہلے کہ امام وقوف کرے اور وہ لوٹے۔ بعض کو ان میں سے نمازِ فجر کے لیے منیٰ جانا ہوتا اور ان میں سے بعض وہ جو اس کے بعد جائیں۔ جب وہ پہنچتے تو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کی

ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٥٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

١٥٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

١٥٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبْطَةً فَأَذِنَ لَهَا.

١٥٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے روانہ کیا۔

علی، سفیان، عبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان میں تھا جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں میں سے مزدلفہ کی رات روانہ کیا تھا۔

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، عبد اللہ مولیٰ اسماء نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ مزدلفہ کی رات وہ مزدلفہ میں پہنچیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ ایک ساعت کے بعد فرمایا کہ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا، نہیں۔ پھر ایک ساعت نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ کوچ کرو۔ ہم نے کوچ کیا اور چلتے رہے یہاں تک کہ ہم پہنچے تو انہوں نے جمرہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر واپس لوٹیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی۔ میں نے ان سے کہا، اماں جی! میرے خیال میں ہم نے اندھیرے میں پڑھی۔ فرمایا، بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

محمد بن کثیر، سفیان، عبد الرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت سودہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور وہ بھاری بھرکم تھیں تو انہیں اجازت مرحمت فرما دی گئی۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم مزدلفہ میں اترے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ نے لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ وہ سست رفتار عورت تھیں تو انہیں اجازت مل گئی۔ وہ لوگوں کی روانگی سے پہلے چل دیں اور ہم ٹھہرے رہے اور صبح ہوئی تو ہم بھی چل دیے۔ اگر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ کی طرح اجازت مانگ لیتی تو ٹھہرنے کی نسبت مجھے بہت زیادہ پسند ہوتا۔

بَابُ ١٠٦٠ - مَنْ يُّصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ -

١٥٦٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً بِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا -

جو نماز فجر مزدلفہ میں پڑھے

عمرو بن حفص بن غیاث، اُن کے والد ماجد، اعمش، عمارہ، عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی نماز اُس کے وقت کے بغیر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا اور فجر کو اُس کے وقت سے پہلے پڑھا۔

١٥٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ وَحْدَهَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَّقُوْلُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَّقُوْلُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَّقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوْا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى اَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَاضَ الْاٰنَ اَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا اَدْرِيْ اَقَوْلُهُ كَانَ اَسْرَعَ اَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ -

عبد اللہ بن رجاء، اسرائیل، ابو اسحاق، عبد الرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف نکلے پھر ہم مزدلفہ پہنچے تو دونوں نمازیں پڑھیں اور ہر ایک کے لیے اذان واقامت کہی اور اُن دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا۔ پھر فجر طلوع ہوتے ہی نماز فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب اور عشاء کی اس جگہ میں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں جب تک اندھیرا نہ ہو تب تک مزدلفہ آئیں اور نماز فجر اس وقت ہے۔ پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ اُجالا ہو گیا۔ پھر فرمایا۔ اگر امیر المومنین اس وقت چل دیں تو سنت کو پالیں گے۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے پہلے فرمایا یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روانہ ہو گئے تھے۔ وہ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ یوم النحر (قربانی کے روز) کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

بَابُ ١٠٦١ - مَتٰى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ -

١٥٧١ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَّقُوْلُ شَهِدْتُّ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ -

مزدلفہ سے کب واپس لوٹے۔

حجاج بن منہال، شعبہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں موجود تھا کہ حضرت عمر نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی۔ پھر ٹھہرے رہے اور فرمایا۔ مشرکین اُس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج طلوع نہ ہو جاتا اور کہتے۔ اے ثبیر چمک۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی مخالفت کی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے لوٹے۔

بَابُ ١٠٦٢ - التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِيْنَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَالْاِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ -

یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

١٥٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ فَأَخْبَرَ الْفَضْلُ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آپ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ پر کنکریاں ماریں۔

١٥٧٣ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُوْنُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلٰى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

زہیر بن حرب، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس ایلی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید بیٹھے اور مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل۔ دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

بَابُ [illegible] فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے۔ پس میسر آئے تو قربانی، اور جس کو میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھے حج کے دنوں میں اور سات لوٹنے پر۔ یہ پورے دس ہوئے۔ یہ اس کے لیے ہے جو مسجد حرام کے قریب نہ رہتا ہو۔

١٥٧٤ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمُتْعَةِ فَأَمَرَنِي بِهَا وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيْهَا جَزُوْرٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ قَالَ وَكَأَنَّ نَاسًا كَرِهُوْهَا فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي حَجٌّ مَبْرُوْرٌ وَمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے اس کا حکم دیا۔ میں نے قربانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اس میں اونٹ، گائے، بکری ہے یا قربانی کے جانور میں شرکت۔ بعض لوگ اسے ناپسند کرتے تھے تو میں سو گیا اور میں نے خواب میں ایک آدمی کو یہ آواز دیتے ہوئے سنا: حج مبرور ہے اور تمتع مقبول ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا تو کہا: اللہ اکبر، ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آدم، وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے روایت کی کہ عمرہ مقبول اور حج مبرور ہے۔

بَابُ [illegible] رُكُوْبِ الْبُدْنِ لِقَوْلِهِ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا

قربانی کے جانور پر سوار ہونا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور قربانی کے جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شعائر اللہ بنایا ہے تو ان پر اللہ کا نام لو صف بستہ ہو کر اور جب وہ پہلو کے بل گر جائیں تو ان میں سے

مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنُ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّائِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِيْ يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيْرٍ وَشَعَائِرُ اللّٰهِ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيْقُ عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

١٥٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

١٥٧٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا۔

بَابُ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ۔

١٥٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ

کھاؤ نیز سائلوں اور مسکینوں کو کھلاؤ اور اسی طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ اللہ تک ان کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اسی طرح انہیں تمہارے تابع کیا تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس پر کہ تمہیں ہدایت دی اور نیکی کرنے والوں کو بشارت ہے۔ مجاہد نے کہا کہ بُدن نام رکھا جسامت کی وجہ سے ہے۔ اَلْقَانِعُ سائل، اَلْمُعْتَرُّ وہ ہے جو غنی یا فقیر قربانی کے گرد پھرے شَعَائِرُ اللّٰهِ انہیں عظیم رکھنے اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کو ہے۔ اَلْعَتِيْقُ جابر بادشاہوں سے آزاد ہونے کے باعث۔ وَجَبَتْ سے مراد ہے زمین کی طرف گرنا اور وَجَبَتِ الشَّمْسُ اسی سے ہے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا تھا فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا، تمہاری خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا۔ قربانی کا ہے۔ فرمایا، اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا، قربانی کا ہے۔ تیسری مرتبہ بھی فرمایا، اس پر سوار ہو جاؤ۔

جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے گیا

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور لے کر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا احرام باندھا، لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا۔ لیکن لوگوں میں بعض وہ تھے جو قربانی کا جانور لے گئے تھے اور وہ بھی تھے جو نہیں لے گئے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے

إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کو لوگوں سے فرمایا۔ جو تم میں سے قربانی کا جانور لایا ہے تو اُس کے لیے کوئی چیز حلال نہیں ہوگی جو اس سے حرام ہوئی یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے اور جو تم میں سے قربانی کا جانور نہیں لایا وہ بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوائے اور احرام کھول دے۔ پھر حج کا احرام باندھے اور جس کو قربانی میسر نہیں تو دورانِ حج تین روزے رکھے اور سات روزے جب اپنے گھر والوں میں لوٹے۔ پس جب کہ مکہ پہنچے تو طواف کیا اور حجرِ اسود کو سب سے پہلے بوسہ دیا۔ پھر تین پھیروں میں دوڑے اور چار میں چلے۔ طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا۔ خارج ہو کر صفا کی طرف آئے اور صفا و مروہ کے سات طواف کیے پھر کوئی چیز حلال نہیں ہوئی جو احرام میں حرام ہوئی تھی یہاں تک کہ اپنا حج پورا کر لیا اور یوم النحر کو قربانی ذبح کی اور واپس ہوئے تو بیت اللہ کا طواف کیا پھر ہر چیز کو حلال کر لیا جو احرام میں حرام ہوئی تھیں۔ لوگوں میں سے جو بھی قربانی لایا تھا اُس نے بھی اُسی طرح کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرح تمتع کیا جیسے مجھے سالم نے حضرت ابن عمر کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے خبر دی۔

بَابٌ ١٠٦٠ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ۔

١٥٧٨ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ لِأَبِيهِ أَقِمْ فَإِنِّي لَا آمَنُهَا أَنْ سَتُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذًا أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى

جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ ٹھہر جائیے کیونکہ امن نہ ہونے کے باعث آپ کو بیت اللہ شریف سے روک نہ دیا جائے۔ فرمایا کہ اگر ایسا کیا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے اور میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ پھر نکلے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر پہنچے تو حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور فرمایا کہ حج و عمرہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ پھر قدید سے قربانی کا جانور خریدا۔ جب پہنچ گئے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور حلال

الْهَدْيَ حِينَ قَدِمَ وَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

بَابٌ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَطْعَنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً.

١٥٧٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ.

١٥٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ.

بَابٌ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ.

١٥٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ.

١٥٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

ہوئے جب تک کہ دونوں سے حلال نہیں ہو گئے۔

جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ ڈالا پھر احرام باندھا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور لے جاتے تو ذوالحلیفہ میں تقلید اور اشعار کرتے۔ جانور کو قلادہ ڈال کر اُس کے کوہان کے دائیں جانب چھری مارتے۔

احمد بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے لیے قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر اُسے قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور اُسے روانہ کر دیا۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی۔

اُونٹ اور گائے کے لیے قلادہ بٹنا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہوا کہ احرام کھول دئیے جبکہ آپ نے نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے اور ہدی کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا حلال نہیں ہو سکتا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عروہ، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور آپ کی قربانی کے لیے قلادے میں بٹتی پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے کہ ایک احرام باندھنے والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

باب ١٠٦٩ إِشْعَارِ الْبُدْنِ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

١٥٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا أَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ۔

باب ١٠٧٠ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ۔

١٥٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

باب ١٠٧١ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ۔

١٥٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا۔

١٥٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا۔

قربانی کے جانور کا اشعار کرنا۔ عروہ نے حضرت مسور سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

عبداللہ بن مسلمہ، افلح بن حمید، قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانور کے لیے قلادہ میں نے بٹا۔ پھر آپ نے اس کا اشعار کیا اور قلادہ پہنایا یا میں نے اُسے قلادہ پہنایا۔ پھر اُسے بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور آپ مدینہ منورہ میں رہے۔ آپ پر کوئی بھی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی۔

جو قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمن نے زیاد بن ابو سفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جو قربانی بھیج دے تو اُس پر وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں یہاں تک کہ اس کی قربانی ذبح کی جائے۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات یوں نہیں جیسے حضرت ابن عباس نے کہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادے میں نے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں اپنے دستِ مبارک سے قلادہ پہنایا۔ پھر میرے والد محترم کے ساتھ اُنہیں بھیجا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے یہاں تک کہ قربانی کا جانور ذبح کیا گیا۔

بکریوں کو قلادے پہنانا

ابونعیم، اعمش، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی طرف بکریاں بھیجیں۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے لیے قلادے بٹے۔ پس بکریوں کو قلادے پہنائے اور آپ اپنے اہلِ خانہ میں احرام باندھے بغیر رہے۔

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا۔

ابو النعمان، حماد، منصور بن معتمر — محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بکریوں کے لیے قلادے بنایا کرتی، آپ انہیں بھیجتے اور حلال ہونے کی حالت میں ٹھہرے رہتے۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَائِدَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ۔

ابو نعیم، زکریا، عامر، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانور کے لیے قلادے بٹے، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے۔

بَابُ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ۔

روئی کے قلادے بنانا

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي۔

عمرو بن علی، معاذ بن معاذ، ابن عون، قاسم سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے ان کے قلادے روئی سے بٹے جو میرے پاس تھی۔

بَابُ تَقْلِيدِ النَّعْلِ۔

جوتے کا ہار بنانا

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا. تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

محمد، عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ، معمر، یحییٰ بن ابو کثیر، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے جانور کو ہانک رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا ہے۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اسے سوار ہوتے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے اور اس کے گلے میں جوتا تھا۔ محمد بن بشار نے اس کی متابعت کی ہے۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، عکرمہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ وَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا۔

قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا۔ اور حضرت ابن عمر جھول کو نہ پھاڑا کرتے مگر کوہان کی جگہ سے اور جب اسے نحر کر لیتے تو جھول کو اتار لیتے، اس خوف سے کہ خون میں خراب ہو جائے گی اور پھر اسے خیرات کر دیتے۔

١٥٩٠ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا.

قبیصہ، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے جن جانوروں کو نحر کروں اُن کی جھول اور کھال بھی خیرات کر دوں۔

باب مَنِ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا.

جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور اُسے ہار پہنایا۔

١٥٩١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ عَامَ حَجَّتِ الْحَرُورِيَّةُ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتَّى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ وَأَهْدَى هَدْيًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتَّى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَنَحَرَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا جس سال حضرت ابن زبیر کے عہدِ خلافت میں حروریہ نے حج کیا تھا۔ اُن سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا آپ کو روکے جانے کا خطرہ ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ میں وہی کروں گا جو حضور نے کیا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا یہاں تک کہ جب بیداء کے میدان میں پہنچے تو فرمایا۔ حج اور عمرہ تو ایک ہی بات ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کر لیا اور ہار پہنایا ہوا قربانی کا جانور بھی خرید لیا۔ یہاں تک کہ جب پہنچ گئے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور اس پر کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا اور کسی چیز کو اپنے لیے حلال نہیں کیا جو حالتِ احرام میں حرام ہوتی ہیں، یہاں تک کہ یوم النحر کو سر منڈایا اور نحر کیا اور یہی شمار کیا کہ حج و عمرہ کے لیے جو پہلا طواف کیا تھا وہی کافی ہے پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا۔

باب ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ.

آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے اُن کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا۔

١٥٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر حج کے ارادے سے نکلے۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ جب طواف کر لے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو احرام کھول دے۔ یوم النحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے یہ قاسم سے بیان کی تو

صلى الله عليه وسلم عن أزواجه. قال يحيى فذكرته للقاسم فقال أتتك بالحديث على وجهه.

باب النحر في منحر النبي صلى الله عليه وسلم بمنى.

١٥٩٥ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم سمع خالد بن الحارث حدثنا عبيد الله بن عمر عن نافع أن عبد الله كان ينحر في المنحر قال عبيد الله منحر رسول الله صلى الله عليه وسلم.

١٥٩٦ - حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أنس بن عياض قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع أن ابن عمر كان يبعث بهديه من جمع من آخر الليل حتى يدخل به منحر النبي صلى الله عليه وسلم مع حجاج فيهم الحر والمملوك.

باب من نحر بيده.

١٨٩٧ - حدثنا سهل بن بكار قال حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس وذكر الحديث قال ونحر النبي صلى الله عليه وسلم بيده سبع بدن قياما وضحى بالمدينة كبشين أملحين أقرنين مختصرا.

باب نحر الإبل مقيدة.

١٥٩٨ - حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا يزيد بن زريع عن يونس عن زياد بن جبير قال رأيت ابن عمر أتى على رجل قد أناخ بدنته ينحرها قال ابعثها قياما مقيدة سنة محمد صلى الله عليه وسلم وقال شعبة عن يونس أخبرني زياد.

باب نحر البدن قائمة وقال ابن عمر سنة محمد صلى الله عليه وسلم وقال ابن عباس صواف قياما.

١٥٩٩ - حدثنا سهل بن بكار حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة أربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين فبات بها فلما أصبح

فرمایا۔ انھوں نے حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

منحر میں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کی وہاں قربانی کرنا۔

اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کی جگہ پر قربانی کیا کرتے۔ عبید اللہ نے فرمایا اس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنا قربانی کا جانور مزدلفہ سے رات کے آخری حصے میں بھیجتے یہاں تک کہ آزاد اور غلام حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منحر میں پہنچ جاتا۔

جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے اور مدینہ منورہ میں دو سینگوں والے ابلق مینڈھے ذبح کیے۔

اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا۔

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس تشریف لائے جس نے نحر کرنے کے لیے اپنے اونٹ کو بٹھا رکھا تھا۔ فرمایا اس کو کھڑا کرکے باندھ دو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ شعبہ، یونس نے اسے زیاد سے روایت کیا ہے۔

اونٹ کو کھڑا کرکے نحر کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ صواف سے کھڑے ہوئے مراد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں رات گزاری۔ صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے اور تہلیل و تسبیح کی۔ جب بیداء کی بلندی پر چڑھے تو دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہا

ركب راحلته فجعل يهلل ويسبح فلما علا على البيداء لبى بهما جميعا فلما دخل مكة أمرهم أن يحلوا ونحر النبي صلى الله عليه وسلم بيده سبع بدن قياما وضحى بالمدينة كبشين أملحين أقرنين۔

جب کہ مکہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر فرمائے اور مدینہ منورہ میں دو ابلق مینڈھے سینگوں والے ذبح کیے۔

١٦٠٠ - حدثنا مسدد قال حدثنا إسماعيل عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس بن مالك قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة أربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين وعن أيوب عن رجل عن أنس ثم بات حتى أصبح فصلى الصبح ثم ركب راحلته حتى إذا استوت به البيداء أهل بعمرة وحجة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ ایوب نے ایک آدمی سے حضرت انس سے روایت کی، پھر صبح تک رات گزاری اور صبح کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا۔

باب لا يعطى الجزار من الهدي شيئا۔

قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے۔

١٦٠١ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان قال حدثني ابن أبي نجيح عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن علي قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم فقمت على البدن فأمرني فقسمت لحومها ثم أمرني فقسمت جلالها وجلودها قال سفيان وحدثني عبد الكريم عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن علي قال أمرني النبي صلى الله عليه وسلم أن أقوم على البدن ولا أعطي عليها شيئا في جزارتها۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا ہونے کے لیے بھیجا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے اُن کا گوشت تقسیم کیا پھر حکم فرمایا تو میں نے اُن کی جھول اور کھالیں تقسیم کیں۔ سفیان، عبدالکریم، مجاہد، عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا رہوں اور قصاب کو اُن کی مزدوری میں ان میں سے کچھ نہ دوں۔

ف: قربانی کے جانور کا گوشت، کھال یا جھول وغیرہ کوئی بھی چیز قصاب کو اس کی اجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔ اُسے مزدوری علیحدہ دی جائے۔ گوشت جو غربا، بہن بھائیوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے اگر قصاب اس زمرے میں آئے تو قربانی کے گوشت میں سے لیکن اُسے بھی دیا جا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب يتصدق بجلود الهدي۔

قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں

١٦٠٢ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج قال أخبرني الحسن بن مسلم وعبد الكريم الجزري أن مجاهدا أخبرهما أن عبد الرحمن بن أبي ليلى أخبره أن عليا أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم أمره أن يقوم على بدنه وأن يقسم بدنه كلها لحومها و

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، حسن بن مسلم اور عبدالکریم جزری، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانوروں کے پاس کھڑے رہیں اور جانوروں کا سارا گوشت تقسیم کر دیں بلکہ اُن کی کھالیں اور جھولیں بھی اور اُن میں سے مزدوری میں کچھ نہ دیا جائے۔

جلودها وجلالها ولا يعطي في جزارتها شيئا۔

باب يتصدق بجلال البدن۔

١٦٠٣ - حدثنا ابو نعيم حدثنا سيف بن ابي سليمان قال سمعت مجاهدا يقول حدثني ابن ابي ليلى ان عليا حدثه قال اهدى النبي صلى الله عليه وسلم مائة بدنة فامرني بلحومها فقسمتها ثم امرني بجلالها فقسمتها ثم بجلودها فقسمتها۔

باب واذ بوانا لابراهيم مكان البيت ان لا تشرك بي شيئا وطهر بيتي للطائفين والقائمين والركع السجود واذن في الناس بالحج ياتوك رجالا وعلى كل ضامر ياتين من كل فج عميق ليشهدوا منافع لهم ويذكروا اسم الله في ايام معلومات على ما رزقهم من بهيمة الانعام فكلوا منها واطعموا البائس الفقير ثم ليقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم وليطوفوا بالبيت العتيق ذلك ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه۔

باب ما ياكل من البدن وما يتصدق وقال عبيد الله اخبرني نافع عن ابن عمر لا يؤكل من جزاء الصيد والنذر ويؤكل مما سوى ذلك وقال عطاء ياكل ويطعم من المتعة۔

١٦٠٤ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج حدثنا عطاء سمع جابر بن عبد الله يقول كنا لا ناكل من لحوم بدننا فوق ثلاث منى فرخص لنا النبي صلى الله عليه وسلم فقال كلوا وتزودوا فاكلنا وتزودنا قلت لعطاء اقال حتى جئنا المدينة قال لا۔

١٦٠٥ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان

قربانی کے جانوروں کی جھولیں صدقہ کی جائیں۔

ابو نعیم، سیف بن ابی سلیمان، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹوں کی قربانی دی تو آپ نے مجھے حکم فرمایا اور میں نے ان کا گوشت تقسیم کر دیا۔ پھر حکم فرمایا تو ان کی جھولیں تقسیم کر دیں اور پھر حکم فرمایا تو ان کی کھالیں تقسیم کر دیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جبکہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر صاف ستھرا رکھ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے۔ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے پہچانے ہوئے دنوں میں، اس پر کہ انھیں روزی دی بے زبان چوپائے۔ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔ پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے۔ (۲۲، ۲۶ تا ۳۰)

قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے!

عبید اللہ نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ شکار کے عوض کی اور منت کی چیز کو نہ کھایا جائے اور اس کے سوا کھا لیا جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ تمتع کی قربانی سے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ ہم منیٰ کے تین دنوں کے سوا قربانیوں کا گوشت نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا۔ کھاؤ اور زاد راہ بناؤ۔ پس ہم کھاتے اور زاد راہ بناتے۔ میں نے عطاء سے کہا۔ کیا یہ فرمایا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے! فرمایا۔ نہیں۔

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ۔

بَابُ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ۔

١٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهِ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ۔

١٦٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَفَّانُ أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم ذی قعدہ کے پانچ روز باقی رہتے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی نیت سے نکلے۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کرکے احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یوم النحر کو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ نے یہ حدیث حضرت قاسم سے بیان کی تو فرمایا انھوں نے حدیث صحت بیان کی ہے۔

سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

محمد بن عبداللہ بن حوشب، ہشیم، منصور، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، کوئی مضائقہ نہیں۔

احمد بن یونس، ابوبکر، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے زیارت کر لی۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ عرض کی کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ — عبدالرحیم رازی، ابن خثیم، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ — قاسم بن یحییٰ، ابن خثیم، عطاء، حضرت ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ — عفان، وہیب، ابن خثیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ — حماد، قیس بن سعد، عباد بن منصور، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

محمد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض کی کہ میں نے شام ہونے کے بعد رمی جمار کی فرمایا، کوئی حرج نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

١٦٠٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلَافَةِ عُمَرَ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ بطحا میں تھے۔ فرمایا، کیا تم نے حج کر لیا؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا تم نے کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض کی کہ لبیک کہا کہ اس چیز کا احرام جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا، جاؤ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو۔ پھر بنی قیس کی ایک عورت کے پاس گیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ پس میں حضرت عمر کے دورِ خلافت تک لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا۔ میں نے اس کا حضرت عمر سے ذکر کیا تو فرمایا۔ اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو آپ احرام نہ کھولتے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جاتی۔

بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ۔

جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سر منڈانا۔

١٦١٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا ہے۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہوئے ہیں اور اپنی قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا قربانی کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ۔

احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال ترشوانا۔

١٦١١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ۔

ابو الیمان، شعیب بن ابو حمزہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر مبارک کے بال اتروائے۔

١٦١٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال والمقصرين وقال الليث حدثني نافع رحم الله المحلقين مرة أو مرتين قال وقال عبيد الله حدثني نافع وقال في الرابعة والمقصرين۔

۱۶۱۳۔ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا محمد بن فضيل حدثنا عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر للمحلقين قالوا وللمقصرين قال اللهم اغفر للمحلقين قالوا وللمقصرين قالها ثلاثا قال وللمقصرين۔

۱۶۱۴۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء حدثنا جويرية بن أسماء عن نافع أن عبد الله قال حلق النبي صلى الله عليه وسلم وطائفة من أصحابه وقصر بعضهم۔

۱۶۱۵۔ حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس عن معاوية قال قصرت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمشقص۔

باب ۱۰۸۹۔ تقصير المتمتع بعد العمرة۔

۱۶۱۶۔ حدثنا محمد بن أبي بكر حدثنا فضيل بن سليمان حدثنا موسى بن عقبة أخبرني كريب عن ابن عباس قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة أمر أصحابه أن يطوفوا بالبيت وبالصفا والمروة ثم يحلوا ويحلقوا أو يقصروا۔

باب ۱۰۹۰۔ الزيارة يوم النحر وقال أبو الزبير عن عائشة وابن عباس أخر النبي

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور بال ترشوانے والوں پر۔ کہا: اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور سر منڈانے والوں پر کہا۔ اللہ سر منڈانے والوں پر بھی۔ لیث نے نافع سے روایت کی ہے کہ ایک یا دو مرتبہ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ کہا عبید اللہ نے نافع سے روایت کی کہ چوتھی مرتبہ وَالْمُقَصِّرِيْنَ کہا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ اور بال ترشوانے والوں کی۔ کہا۔ اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ اور بال ترشوانے والوں کی۔ تین مرتبہ کہا اور پھر کہا۔ اور بال ترشوانے والوں کی بھی۔

عبد اللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ بن اسماء، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور آپ کے صحابہ میں سے ایک جماعت نے بھی جب کہ بعض نے ترشوائے۔

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے قینچی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک کترے۔

عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال ترشوانا۔

محمد بن ابو بکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دیں۔ سر منڈائیں یا بال ترشوائیں۔

قربانی کے روز زیارت کرنا۔ ابو الزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنًى وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ ثُمَّ يَأْتِي مِنًى يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ.

زیارت کو رات تک مؤخر کیا۔ ابو حسان نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام منیٰ میں بیت اللہ کی زیارت کیا کرتے — ابو نعیم، سفیان، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے ایک ہی طواف کیا پھر لیٹ گئے۔ پھر یوم النحر کو منیٰ میں آ گئے — اسے عبد الرزاق نے عبید اللہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۶۱۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوا وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ.

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو طواف زیارت یوم النحر کو کیا۔ حضرت صفیہ کو حیض آ گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ارادہ کیا جو آدمی اپنی بیوی کے متعلق کرتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! انہیں تو حیض آ گیا۔ فرمایا کہ انہوں نے تو ہمیں روک دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ یوم النحر کو طواف زیارت کر چکی تھیں۔ فرمایا تو نکل چلو — قاسم، عروہ، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ نے یوم النحر کو طواف زیارت کر لیا تھا۔

بَابٌ إِذَا رَمَى بَعْدَمَا أَمْسَى أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا.

جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، بھول کر یا بے خبری میں۔

۱۶۱۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ.

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاؤس، ان کے والد ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قربانی کرنے، سر منڈانے اور رمی کرنے کی تقدیم و تاخیر کے متعلق عرض کی گئی تو فرمایا۔ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱۶۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ میں سوال کیے گئے تو فرماتے — کوئی مضائقہ نہیں۔ ایک آدمی سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا۔ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں اور عرض

حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ ۔

بَاب ١٠٩٢ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

١٩٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۔

١٩٢١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۔

١٩٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

بَاب ١٠٩٣ الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى ۔

١٩٢٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى

کہ میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی! فرمایا، کوئی حرج نہیں۔

جمرہ کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ٹھہرے تو لوگ آپ سے سوال کرنے لگے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا! فرمایا کہ قربانی کرو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی! فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ اس روز جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ ایسے کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ موجود تھے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر کو خطبہ دے رہے تھے۔ ایک آدمی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام سے پہلے فلاں کام کر لیا ہے! پھر دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام فلاں کام سے پہلے کر لیا یعنی قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی یا اسی طرح کے سوالات۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سب کے متعلق فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ اس روز آپ سے جس بات کے متعلق بھی پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے اور پھر باقی حدیث بیان کی ——— متابعت کی اس کی معمر نے زہری سے۔

ایام منیٰ میں خطبہ دینا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یوم النحر

بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فَأَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا دن۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا شہر۔ فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا مہینہ۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے اس دن کی اس شہر میں اس مہینے کی حرمت ہے۔ یہ بات بار بار دہرائی۔ پھر سر مبارک اٹھا کر کہا۔ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آپ نے اپنی اُمت کو وصیت فرمائی کہ حاضر اسے غائب تک پہنچائے اور میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو.

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا یعنی مذکورہ حدیث سُنی ——— متابعت کی اس کی ابن عیینہ نے عمرو سے۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَرَجُلٌ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے اور ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے فرمایا۔ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے۔ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے۔ ضرور۔ فرمایا۔ یہ کونسا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا اور اس کا رسول۔ آپ خاموش رہے کہ ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ضرور ہے۔ فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے

أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهَذَا وَقَالَ هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ۔

باب ۱۰۳۰۔ هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى۔

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ـ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے جب تک کہ تم اپنے رب سے ملو گے۔ کیا میں نے پہنچا دیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا، اے اللہ گواہ رہنا۔ حاضر غائب تک پہنچا دے بعض وہ جس تک بات پہنچائی گئی سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے۔ میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ دن کونسا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ فرمایا کہ یہ حرمت والا دن ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ حرمت والا شہر۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ فرمایا کہ حرمت والا مہینہ۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزتیں اسی طرح حرام کر دیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر کے اندر۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر کو جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے جس سال کہ آپ نے حج کیا اور فرمایا تھا کہ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے لگے، اے اللہ گواہ رہنا اور لوگوں کو وداع کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حجۃ الوداع ہے۔

کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزاریں؟

محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی۔ یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن بکر، ابن جریج، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ان کے والد ماجد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی پلانے کی غرض سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ

عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو ضَمْرَةَ۔

کے اندر رہنے کی اجازت طلب کی تو اُنھیں اجازت مرحمت فرمادی گئی — اس کی ابو اُسامہ اور عقبہ بن خالد اور ابو ضمرہ نے متابعت کی ہے۔

بَاب ۱۰۹۵ رَمْيِ الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمَى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ۔

کنکریاں مارنا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اس کے بعد زوال کے بعد ماریں۔

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔

وبرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا امیر رمی کرے تو تم بھی رمی کرو۔ میں نے دوبارہ یہی پوچھا تو فرمایا۔ ہم انتظار کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو رمی کرتے۔

بَاب ۱۰۹۶ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي۔

وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا۔

۱۶۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا۔

عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وادی کے نشیب سے رمی کی تو میں عرض گزار ہوا۔ اے ابو عبدالرحمٰن! لوگ اُوپر والے حصے سے رمی کرتے ہیں۔ فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ وہ مقام ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی — عبداللہ بن ولید سفیان نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

بَاب ۱۰۹۷ رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جمرہ پر سات کنکریاں مارنا۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۶۳۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرۂ کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ فرمایا کہ اسی طرح اُس ہستی نے کنکریاں ماری تھیں جن پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی تھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

باب ۹۹۸ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ۔

جو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارے تو بیت اللہ کو بائیں جانب رکھے۔

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّهٗ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَرَاٰهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انھیں دیکھا کہ جمرۂ کبریٰ پر سات کنکریاں ماریں۔ بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا، پھر فرمایا کہ یہ وہی مقام ہے جہاں آپ پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

باب ۹۹۹ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَاءُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ أَنَّهٗ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتّٰى إِذَا حَاذٰى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ قَامَ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اعمش سے روایت ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا۔ وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں عورتوں کا ذکر ہے۔ میں نے ابراہیم سے ذکر کیا تو انھوں نے عبدالرحمن بن یزید کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب انھوں نے جمرۂ عقبہ پر رمی کی، وہ وادی کے نشیب میں آئے یہاں تک کہ جب درخت کے سامنے ہو گئے تو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی، پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی جگہ کھڑے ہوئے جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔

باب ۱۰۰۰ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جو جمرۂ عقبہ پر رمی کرے اور وہاں نہ ٹھہرے۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۰۰۱ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُوْمُ وَيُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ۔

جب دونوں جمروں پر رمی کر لے تو نرم زمین پر قبلہ رو کھڑا ہو۔

۱۶۳۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا وَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ

عثمان بن ابی شیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس، الزہری، سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزدیک والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہا کرتے۔ پھر آگے بڑھتے، یہاں تک کہ نرم جگہ میں قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جاتے اور بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر بیچ والے پر رمی کرتے، اس کے بعد بائیں جانب نرم زمین پر جا کر کھڑے ہو جاتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے

فيسهل ويقوم مستقبل القبلة فيقوم طويلا ويدعو ويرفع يديه ثم يرمي جمرة ذات العقبة من بطن الوادي ولا يقف عندها ثم ينصرف فيقول هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يفعله.

باب ١٣٠٢ رفع اليدين عند جمرة الدنيا والوسطى.

١٦٣٣ - حدثنا إسمعيل بن عبد الله قال حدثني أخي عن سليمان عن يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر كان يرمي الجمرة الدنيا بسبع حصيات ثم يكبر على إثر كل حصاة ثم يتقدم فيسهل فيقوم مستقبل القبلة قياما طويلا فيدعو ويرفع يديه ثم يرمي الجمرة الوسطى كذلك فيأخذ ذات الشمال فيسهل ويقوم مستقبل القبلة قياما طويلا فيدعو ويرفع يديه ثم يرمي الجمرة ذات العقبة من بطن الوادي ولا يقف عندها ويقول هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل.

باب ١٣٠٣ الدعاء عند الجمرتين. وقال محمد حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا يونس عن الزهري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا رمى الجمرة التي تلي مسجد منى يرميها بسبع حصيات يكبر كلما رمى بحصاة ثم تقدم أمامها فوقف مستقبل القبلة رافعا يديه يدعو وكان يطيل الوقوف ثم يأتي الجمرة الثانية فيرميها بسبع حصيات يكبر كلما رمى بحصاة ثم ينحدر ذات اليسار مما يلي الوادي فيقف مستقبل القبلة رافعا يديه يدعو ثم يأتي الجمرة التي عند العقبة فيرميها بسبع حصيات يكبر عند كل حصاة ثم ينصرف ولا يقف عندها قال الزهري سمعت سالم بن عبد الله يحدث مثل هذا عن أبيه عن النبي

اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرۂ ذات العقبہ پر کنکریاں مارتے اور اس کے نزدیک نہ ٹھہرتے۔ پھر واپس آجاتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

قریب والے اور درمیانی جمرہ کے نزدیک ہاتھوں کو اٹھانا۔

اسماعیل بن عبد اللہ، ان کے برادر محترم، سلیمان، یونس بن یزید، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزدیک والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر نرم زمین تک آگے بڑھتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ چنانچہ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر اسی طرح کرتے۔ پھر بائیں جانب کی نرم زمین کی طرف چلے جاتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرۂ ذات العقبہ پر رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسی طرح کیا کرتے۔

دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا۔ محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد منیٰ کے نزدیک والے جمرہ پر رمی کرتے تو سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کو مارتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سامنے کی طرف آگے بڑھتے اور قبلہ رو ہو کر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے کھڑے ہو کر دعا کرتے۔ یہاں کافی دیر ٹھہرتے۔ پھر دوسرے جمرہ پر آتے اور اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر وادی کے نزدیک بائیں جانب جاتے اور قبلہ رو ہو کر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے دعا کرتے۔ پھر اس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے نزدیک ہے۔ اس پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر لوٹ آتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ زہری نے کہا کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو اسی طرح حدیث بیان کرتے سنا۔ یہ اُن کے والد ماجد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے اور حضرت ابن عمر اسی طرح کیا کرتے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

باب الطِّيْبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِيْنَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا۔

باب طَوَافِ الْوَدَاعِ۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَّكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ۔

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذًا۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

رمی جمار کے بعد خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈانا۔

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے یگانۂ روزگار والد ماجد سے سنا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی طواف زیارت سے پہلے جب احرام کھولنے لگے اور جب طواف کرنے سے پہلے احرام باندھا اور انہوں نے اپنے ہاتھ پھیلا دیے۔

طواف وداع

مسدد، سفیان، ابن طاؤس، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کے ساتھ ہو مگر حائضہ کے لیے تخفیف ہے

اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں پڑھیں پھر کچھ دیر محصب میں سو گئے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا ___ متابعت کی اس کی لیث نے ___ خالد، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آجائے۔

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ فرمایا کیا وہ ہمیں روکے گی! لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر تو کوئی بات نہیں۔

محمد سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس سے اس

أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ امْرَأَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَهُمْ تَنْفِرُ قَالُوا لَا نَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَسَلُوا فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَسَأَلُوا فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أُمُّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ۔

١٦٣٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ۔

١٦٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتِ تَطُوفِينَ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ انْفِرِي فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ

عورت کے متعلق پوچھا جس نے طوافِ زیارت کر لیا تھا اور پھر اُسے حیض آ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ چلی جائے۔ انھوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم آپ کا قول لیں اور حضرت زید بن ثابت کا قول چھوڑ دیں۔ فرمایا کہ مدینہ منورہ جا کر پوچھنا۔ پس وہ مدینہ منورہ گئے اور پوچھا۔ جن سے پوچھا اُن میں حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ انھوں نے حدیثِ صفیہ بیان کی۔ روایت کیا اسے خالد اور قتادہ نے عکرمہ سے۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حائضہ کو چلے جانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ طوافِ زیارت کر چکی ہو۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ جائے۔ پھر اس کے بعد فرمانے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچ گئے تو آپ نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور آپ نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ پس آپ کے ساتھ جو ازواجِ مطہرات اور اصحاب تھے سب نے طواف کیا اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا اُس نے احرام کھول دیا۔ پس انھیں حیض آ گیا۔ ہم نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کیے جب کہ حصبہ والی رات آئی تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ میرے سوا آپ کے تمام ساتھی حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں۔ فرمایا کہ جس روز ہم آئے تو تم نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا۔ ہمارے ملنے کی جگہ فلاں ہے۔ پس میں حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم گئی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ حضرت صفیہ بنت حیی کو بھی حیض آ گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بانجھ سرمنڈی، تم تو ہمیں روک لو گی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض گزار ہوئیں۔ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں، چلو۔ میں آپ سے اُس وقت ملی جب آپ مکہ مکرمہ کی چڑھائی چڑھ رہے تھے اور میں اُتر رہی تھی۔ یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ اُتر رہے تھے۔ مسدد کا بیان ہے کہ جریر نے منصور سے لفظ لا کی اتباع نہیں کی۔

تَابَعَهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي خَوْلِهِمْ لَا۔

بَابُ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ

جو روانگی کے روز نماز عصر ابطح میں پڑھے۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے التماس کی کہ اگر آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق یہ چیز یاد ہو تو بتایئے کہ آٹھویں ذوالحجہ کو حضور نے نماز ظہر کہاں پڑھی فرمایا کہ منیٰ میں۔ میں عرض گزار ہوا کہ روانگی کے روز نماز عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ اور تم اس طرح کرو جیسے تمہارا امیر کرے۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔

عبدالمتعال بن طالب، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی تو تھوڑی دیر محصب میں سوئے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا (یہ الوداعی طواف ہوتا ہے)۔

بَابُ الْمُحَصَّبِ

محصب

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ تَعْنِي بِالْأَبْطَحِ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ وہ مقام جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرتے تاکہ آسانی سے روانہ ہو سکیں، وہ مقام ابطح ہے۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ تحصیب کوئی چیز نہیں بلکہ وہ منزل صرف ایک ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول اجلال فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ النُّزُولِ بِذِي طُوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اُترنا اور مکہ معظمہ سے لوٹتے وقت بطحا میں اُترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پہاڑوں کے درمیان ذی طویٰ میں رات گزارتے۔ پھر جب حج یا عمرہ کرنے مکہ مکرمہ

ابنِ عُمَرَ كَانَ يَبِيتُ بِذِي طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُنِخْ نَاقَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا ثَلَاثًا سَعْيًا وَأَرْبَعًا مَشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا.

١٦٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيْدُ اللهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

بَابُ التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

١٦٣٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ

جاتے تو ثنیہ کی طرف سے جو مکہ معظمہ کے بالائی حصے میں داخل ہوتے اور اپنی اونٹنی کو نہ بٹھاتے مگر مسجد کے دروازے کے پاس، پھر داخل ہوتے تو حجر اسود سے ابتدا کرتے۔ پھر سات طواف کرتے، تین دوڑ کر اور چار چل کر۔ پھر واپس لوٹتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر اپنی قیام گاہ پر جانے سے پہلے صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے اور جب اپنے حج یا عمرہ سے لوٹتے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث سے روایت ہے کہ عبیداللہ سے محصب کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے نافع کے حوالے سے فرمایا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزولِ اجلال فرمایا کرتے اور حضرت عمر اور حضرت ابن عمر بھی۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر یہاں یعنی محصب میں ظہر و عصر کی نماز پڑھتے۔ میرے خیال میں مغرب کے متعلق بھی فرمایا۔ خالد نے کہا کہ مجھے عشاء کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے۔

جو مکہ سے لوٹتے ہوئے ذی طویٰ میں اُترے۔

محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب پہنچنے والے ہوتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے اور جب صبح ہوتی تو داخل ہوتے اور واپسی پر جب ذی طویٰ سے گزرتے تو رات گزارتے اور صبح تک رہتے اور وہ بیان کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ دورِ جاہلیت میں ذوالمجاز اور عکاظ لوگوں کے تجارتی بازار تھے۔ جب اسلام آیا تو لوگوں نے ان میں جانا اچھا نہ سمجھا، یہاں تک

فكانهم كرهوا ذلك حتى نزلت ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلا من ربكم في مواسم الحج۔

باب ١١٣٤ الإدلاج من المحصب۔

١٦٤٩ - حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثني إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت حاضت صفية ليلة النفر فقالت ما أراني إلا حابستكم قال النبي صلى الله عليه وسلم عقرى حلقى أطافت يوم النحر قيل نعم قال فانفري قال أبو عبد الله وزادني محمد حدثنا محاضر حدثنا الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذكر إلا الحج فلما قدمنا أمرنا أن نحل فلما كانت ليلة النفر حاضت صفية بنت حيي فقال النبي صلى الله عليه وسلم حلقى عقرى ما أراها إلا حابستكم قال كنت طفت يوم النحر قالت نعم قال فانفري قلت يا رسول الله إني لم أكن حللت قال فاعتمري من التنعيم فخرج معها أخوها فلقيناه مدلجا فقال موعدك مكان كذا وكذا۔

کہ حکم نازل ہو گیا کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ حج کے دنوں میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

محصب سے رات کے آخری حصے میں کوچ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ روانگی کی رات میں حضرت صفیہ کو حیض آگیا۔ عرض گزار ہوئیں کہ میرے خیال میں آپ حضرات کو میں روک لوں گی۔ فرمایا کہ بانجھ سر منڈی کیا تم نے یوم النحر کو طواف نہیں کیا تھا؟ عرض گزار ہوئیں۔ ہاں۔ فرمایا تو پھر چلو — امام ابو عبد اللہ بخاری نے دوسری اسناد کے ساتھ یہ حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور حج ہی کی بات کرتے تھے جب ہم پہنچ گئے تو آپ نے احرام کھول دینے کا حکم فرمایا جب روانگی کی رات آئی تو حضرت صفیہ بنت حُیی کو حیض آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر منڈی، بانجھ میرے خیال میں تم ہمیں روک دو گی کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو چلو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ تنعیم سے عمرہ کر لو پس اُن کے ساتھ اُن کے بھائی چلے گئے۔ ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے۔ فرمایا کہ تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے۔

أبواب العمرة

عمرہ کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ١١٣٥ العمرة، وجوب العمرة وفضلها وقال ابن عمر ليس أحد إلا وعليه حجة وعمرة وقال ابن عباس إنها لقرينتها في كتاب الله وأتموا الحج والعمرة لله۔

١٦٥٠ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا

عمرہ، اس کا وجوب اور فضیلت۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں جس پر حج و عمرہ نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب میں اس کا ساتھی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر بن عبد الرحمٰن، ابو صالح